بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مؤلّفہ

جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب
پنشنر
کربلائی جعفری شیعہ

سابق حنفی سُنّی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ آئینۂ مذہب سنی

مؤلفہ

سابق حنفی سنی

فہرست مضامین

نمبر	عنوانات	صفحہ

نمبر	عنوانات	صفحہ

نمبر	عنوانات	صفحہ

نمبر	عنوانات	صفحہ
۱۳۴	کلوخ عمر	۹۰
۱۳۵	روحانیت حضرت عمر	۹۰
۱۳۶	قضایا عمر	۹۱
۱۳۷	مطاعن حضرت عثمان بن عفان خلیفہ سوم اجماعی	۹۲
۱۳۸	احداث	۹۴
۱۳۹	بی بی عائشہ اور حضرت عثمان	۹۵
۱۴۰	حیاء عثمانی	۹۷
۱۴۱	حدیث ارتداد صحابہ	۹۸
۱۴۲	اخلاق صحابہ وسب وستم	۹۸
۱۴۳	آئینہ ششم	۱۰۰
۱۴۴	نماز سنی	۱۰۰
۱۴۵	زمانۂ رسول صلعم میں نماز صحابہ کا حال	۱۰۱
۱۴۶	نماز علیؑ بمطابق نماز نبی صلعم	۱۰۴
۱۴۷	حدیث ثقلین	۱۰۵
۱۴۸	نماز علی علیہ السلام	۱۰۶
۱۴۹	ارسال الیدین	۱۰۸
۱۵۰	دعا شروع نماز	۱۰۸
۱۵۱	بسم اللہ الرحمن الرحیم بالجہر پڑھنا	۱۰۹
۱۵۲	رفع الیدین	۱۱۰
۱۵۳	سجدہ شکر	۱۱۰
۱۵۴	نماز وتر ایک رکعت ہے	۱۱۰
۱۵۵	دعا قنوت	۱۱۱
۱۵۶	خاتمہ ونتیجہ	۱۱۲

۱ - اصول دین - توحید - عدل - نبوت - امامت - قیامت - پانچ ہیں۔
۲ - فروع دین - نماز - روزہ ماہ رمضان - حج - زکوٰۃ - خمس - جہاد - تبرا
و تولا آٹھ ہیں۔

اوّل توحید - صفات ثبوتیہ وہ آٹھ ہیں جو خداتعالیٰ جل شانہ کے لائق ہیں اللہ تعالیٰ قدیم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ہر چیز پر قادر ہے - علیم جاننے والا ہر شے کا ہے - حی زندہ ہے ہمیشہ زندہ رہے گا - مرید صاحب ارادہ ہے جو چیز واقع ہوتی ہے اسکے اختیار سے ہوتی ہے نہ از روئے اضطرار کے - مدرک ہے یعنی دریافت کرنیوالا ہے ہر چیز ظاہر و باطن کا باوجودیکہ آنکھ اور کان نہیں رکھتا - متکلم پیدا کرنیوالا بات کا ہے جس چیز سے چاہے چنانچہ درخت کو قدرت دی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرتا تھا صادق کلام خدا کا درست اور سچا ہے۔

ب صفات سلبیہ یہ خدا کی ذات پر لائق نہیں اول یہ کہ خداوند تعالیٰ شریک اور مثل اپنی ذات میں نہیں رکھتا - دوسرے مرکب نہیں یعنی جسم اور عرض جوہر سے نہیں بنا ہے مانند آدمی کے کہ آب و گل سے ترکیب پایا ہے تیسرے متحیز نہیں ہے یعنی ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہ حاضر و موجود ہے مخصوص کوئی مقام و مکان نہیں رکھتا ہے وہ لامکان ہے چوتھے اسکی ذات پر حلول روا نہیں اور حلول اسے کہتے ہیں کہ ایک چیز دوسری میں سما جائے جس طرح کہ آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے جب روح نکل جاتی ہے تب آدمی مرجاتا ہے پس حقتعالیٰ کے لئے یہ بات روا نہیں - پانچواں خدا محل حوادث نہیں کہ پہلے اور طرح تھا بعد اس کے اور طرح کا ہو گیا جیسا کہ جوان سے بڈھا ہونے سے جاگتا چھٹا مرئی نہیں یعنی خدا دیکھنے میں نہیں آتا نہ آئیگا نہ دنیا میں نہ عقبیٰ میں - دوسرے کے محتاج نہیں سب صفات اس کی عین ذات ہیں (تحفۃ العوام حصہ اول ص۳) نہ اسکا جسم ہے نہ صورت (اصول کافی باب توحید)

دوم عدل - خداتعالیٰ عادل ہے عدل کے واسطے حکم دیتا ہے جو شخص جیسا فعل کریگا

ویسا بدلہ پائے گا ظلم اور فعل بد اللہ تعالیٰ سے صادر نہیں ہوتا بندہ اپنے فعل کا آپ مختار ہے اور برائی بدی بندہ کی ذات سے ہے مدتحفۃ العوام صفحہ ۱)

سوم نبوت سب انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے خلق پر مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں اور جو کتابیں ان پر نازل ہوئیں وہ سب خدا کی طرف سے ہیں اور جو معجزات انکے ہاتھوں سے واقع ہوئے ہیں سب صحیح ہیں اور وہ تمام انبیاء معصوم ہیں یعنی اول عمر سے آخر عمر تک گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے عمداً اور سہواً پاک اور منزہ ہیں اور کوئی صفت بد ان کی ذات میں نہیں مثلاً بغض کینہ کج خلقی وغیرہ کے اور مرضوں سے بھی بری ہیں جو موجب نفرت خلائق ہوں مانند کوڑھ و داغ سفید و اندھا بہرا گونگا ہونا اور جو پیشہ برا رزالت کا ہے وہ سب نہیں کرتے اور کسی نبی سے کوئی عمداً خطا اور سہواً نہیں ہوتی۔ ان سب کے بعد جناب خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن حضرت عبد اللہ ابن حضرت عبد المطلب ابن حضرت ہاشم ابن حضرت عبد مناف افضل اور برتر ہیں۔

چہارم امامت۔ انبیاء کی طرح سے امام بھی خدا کی جانب سے مقرر ہوئے ہیں بعد جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے فاصلہ یہ بارہ پاک اور مقدس امام بحکم خدا وصی اور جانشین ہوئے ہیں۔

حضرت امام علی علیہ السلام۔ امام حسن علیہ السلام۔ امام حسین علیہ السلام۔ امام زین العابدین علیہ السلام۔ امام محمد باقر علیہ السلام۔ امام جعفر صادق علیہ السلام۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ امام علی رضا علیہ السلام۔ امام محمد تقی علیہ السلام۔ امام علی نقی علیہ السلام۔ امام حسن عسکری علیہ السلام۔ امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام۔

پنجم قیامت۔ فرشتے۔ دوزخ۔ بہشت۔ حساب و کتاب برحق ہے تحفۃ العوام صفحہ ۲

(ڈاکٹر حاجی انور حسین کربلائی)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسالہ

آئینۂ

مذہب سُنّی

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا الَّذِیْ لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّہٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا و مولنا وشفیعنا محمد واھل بیتہ الاخیار الذین اَذْھَبَ اللّٰہُ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھَّرَھُمْ تَطْھِیْرًا **اَمَّا بعد** قال اللّٰہ تعالیٰ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے۔

۲۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

(۳ پارہ آل عمران) اور جو شخص اسلام کے سوائے کوئی اور دین چاہے تو ہرگز اس کیطرف سے قبول نہ ہوگا اور آخرت میں اس کا خرابہ ہوگا۔

۳۔ اور اسلام کیا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِكَتِہٖ وَكُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا

(پارہ پانچواں۔ النساء۔ رکوع ۲۰) ترجمہ۔ ایمان لانے والو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول (حضرت محمدؐ) پر۔ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (حضرت محمدؐ) پر اتاری۔ اور ان کتابوں پر جو قرآن سے پہلے اس نے اتاریں اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ بہت بڑا گمراہ ہوگیا + اور خلاصہ دین اسلام کا یہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

۴ اسلام کے ماننے والوں کا نام مسلمان رکھا گیا۔ اور مسلمان کی یہ تعریف ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک جانے اور سیدنا محمد عربی مکی المدنی کو اپنا سچا رسول اور خاتم النبیین سمجھے۔ کیونکہ توحید اور رسالت کے قائل مسلم کہلاتے رہے۔

ب دعا جناب ابراہیم خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ نبینا وبارک وسلم رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (پارہ اول۔ البقر۔ رکوع ۱۵)

(حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے کہا) پروردگار ہمارے اور ہم کو اپنا تابعدار کر دے اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا تابعدار ہو اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کر دے بے شک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

ج وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۔ يَا بَنِيَّ ۔ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (پارہ اول۔ البقر۔ رکوع ۱۶)

اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں (اسمٰعیل اور اسحاق) اور یعقوب نے بھی اپنے (بارہ) بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی بیٹا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ دین (اسلام) پسند کیا ہے تو مرتے وقت مسلمان ہی مرنا

د مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا (پارہ ۳۔ آل عمران۔ رکوع ۷) ترجمہ۔ ابراہیم تو نہ یہودی تھا نہ نصرانی تھا وہ تو ایک تابعدار مسلمان تھا

ہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (پارہ ۴ آل عمران) وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۔ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۔ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ (پارہ ۱۷۔ الحج۔ رکوع ۱۰) اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ حق ہے اسی نے تم کو چن لیا۔ اور دین میں سختی نہیں کی وہی دین جو تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا بس توحید اور رسالت کے ماننے والو۔ اللہ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعداروں کا نام مسلمان ہے اور یہ قومی اور امتیازی نام تمام فرقہ بندیوں تمام جھگڑا و فساد و تنازعات کو مٹا کر مسلمانوں کو متفق اور متحد

رکھتا ہے اور ایک ہی علم محمدی صلعم کے نیچے سب کو لاکر کھڑا کرتا ہے اور دیگر اقوام ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ یہود۔ پارسی۔ بدھ سے علیحدہ تمیز کراتا ہے کہ مسلمان ہی ایک فرقہ موحدین ہیں۔ اسی اسلام کی حفاظت۔ اتفاق اور یگانگت کے قائم رکھنے اور شیرازہ قومی کے نہ بکھرنے کے واسطے اللہ کے حکم سے اور فرمان رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطابق بعد النبی صلعم بارہ امام معصومین مقدسین زیادہ عالم ماہرین قرآن شریف۔ عابدین۔ زاہدین۔ نور رسول۔ لخت جگر رسول وخون رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صادقین۔ مامورین من اللہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے لیکر امام حسن عسکری علیہ السلام تک نسلاً بعد نسلاً ہدایت خلق کے واسطے تشریف لاتے رہے اور مسلمانوں کو ہدایت فرماتے رہے ان میں کا بارہواں امام یا خلیفہ حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام قیامت کے قریب ظاہر ہونگے اور اسلام کا بول بالا ہوگا انہی بارہ اماموں وخلیفوں کے تابعداروں کو شیعہ کہتے ہیں انہی کے احکام پر شیعہ کا عمل ہے انہی کی منقولہ احادیث ان کے نزدیک معتبر ہیں انہی کے قول و فعل پر عمل کر کے انہی کے ذریعہ صراط مستقیم وراہ نجات شیعہ مومنین حاصل کرنا چاہتے ہیں انہی کی امامت و خلافت نصی کے بارہ میں کئی حدیثیں کتب طرفین میں موجود ہیں ان کا قول و فعل بعینہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول فعل ہے۔ انہوں نے بلاکم وکاست ہم کو اللہ اور اسکے رسول مقبول صلعم کا فرمان پہنچادیا اور ہدایت حق فرمادی مگر نفسانیت کا برا ہو طمع دنیاوی اور حرص عزت وشان وشوکت، ورچند روزہ حکومت و بادشاہت نے مسلمانوں کو راہ حق سے پھرا دیا اور انہوں نے شروع سلطنت بنی امیہ معاویہ بن ابوسفیان کے عہد سے اسلام میں فرقہ بندی شروع کردی اور سب سے اول سنہ ۴۱ھ میں اہلسنت والجماعت کا مذہب قائم ہوا۔ حالانکہ اس کا وجود زمانۂ نبوت وزمانۂ خلافت راشدہ میں نہ تھا اور نہ مسلمانوں کا نام قرآن شریف واحادیث نبوی صلعم میں اہلسنت والجماعت کے نام سے پایا جاتا ہے اسی فرقہ اہل سنت والجماعت میں سے جو بڑا عالم مجتہد پیدا ہوا اس نے برخلاف کتاب اللہ وفرمان رسول اللہ صلعم اپنا ایک نیا مذہب ایک نیا دین پیدا کرلیا۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پرواہ نہ کی صرف زمانہ

کی رفتار اور سلطنت کے خواہش ور و یہ کیمطابق مسائل دینی گھڑے گئے رفتہ رفتہ اصلی اسلام کی چمک دمک بالکل ماند پڑتی گئی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اشعری معتزلی۔ جبریہ۔ قدریہ۔ خارجی صوفی۔ اباحیہ۔ بہیبیہ۔ چشتی۔ قادری نقشبندی سہروردی۔ وہابی۔ چکڑالوی۔ احمدی قادیانی و لاہوری وغیرہ بہتر فرقے بن گئے ان فرقوں کے مسائل۔ اعتقادات۔ معاملات۔ عبادات میں زمین و آسمان کا فرق ہے کل کی بات ہے کہ فرقۂ اہلحدیث اور مذہب حنفی سنی کا دنگل اور جھگڑا آمین بالجہر اور رفع الیدین پر رہا۔ کتنے مسلمانوں کے سر پھوٹے عدالتوں تک نوبت پہنچی۔ ایک دوسرے کو کفر و تکفیر کے فتوے دئے گئے اس فرقہ بندی سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا انہوں نے اپنے عقائد۔ اپنی رائے۔ اپنے قیاس اور بادشاہوں کے منشاء کے موافق مسائل فقہ۔ احادیث اور تفاسیر قرآن شریف بنانی شروع کر دیں اور اسلام کو سخت بدنام کیا اور وہ وہ شرمناک مسائل ان میں بیان کر دئے اور جھوٹی روایات اور حکایات جڑ دیں کہ جن کو دیکھ کر اور پڑھ کر غیر مذاہب کے لوگ ہنس رہے ہیں اور آریہ صاحبان اور عیسائیوں نے ہزاروں اعتراضات جما دئے جن سے کئی مسلمان سنی دین اسلام چھوڑ بیٹھے۔

مذاہب اربعہ

اسلام کے دو فرقے بانئ اسلام کی وفات حسرت آیات کے بعد ہو گئے۔ جن مسلمانوں نے خاندان نبوت و اہلبیت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی۔ پیروی کی۔ اطاعت کی۔ ان کو بہ حکم خدا تعالی و فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا امام۔ پیشوا۔ رہبر اور جانشین و ولی عہد سید المرسلین صلعم مان لیا وہ لوگ شیعہ کہلائے۔ اور دوسرے فرقۂ اسلام کا نام اہلسنت والجماعت ہے جنہوں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی علیہ السلام کو اجماعی خلیفہ اور جانشین پیغمبر صلعم قرار دیا اور بہ ترتیب خلافت فضیلت ایسے صحابہ کے بھی قائل ہوئے۔ علاوہ ان کے چار مجتہدین کے بھی مقلد ہوئے اور وہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ہے۔ امام شافعی۔ امام مالک اور امام احمد حنبل ہیں جو احادیث و روایات ان چار اماموں سے حاصل ہوں فرقہ اہل سنت کا انہی پر عمل ہے اس فرقہ کے دین اور مذہب کا دار و مدار انہی چار اماموں کے اقوال۔ قیاس

اجتہاد۔ اور فقہ پر ہے۔ اسی کا نام انہوں نے دین اسلام رکھا ہوا ہے۔ آئمہ اہلبیت کرام علیہم السلام سے کسی امر میں بھی تمسک نہیں کرتے! اور نہ بارہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل پر عمل کرتے ہیں۔ گویا مذہب شیعہ اور مذہب سنی کا آپس میں زمین و آسمان کا فرق ہے کہ ایک مذہب مغرب کو جا رہا ہے تو دوسرا مشرق کو۔ مذہب شیعہ کی کتب احادیث و فقہ و تفاسیر و تواریخ مذہب سنی کی کتب سے بالکل الگ ہیں۔ ایک دوسرے کی کتابوں کو ہرگز نہیں مانتے زمانہ نبوت و زمانہ خلافت میں یہ مذہب اہلسنت والجماعت ہرگز نہیں تھا۔ سب کے سب مسلمان و مومن کہلاتے تھے اور جو خاندان رسالت کے دشمن تھے وہ منافق کہلاتے سلطنت بنی امیہ کے بانی معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں مخالفت مذہب علی علیہ السلام میں سنہ ہجری میں فرقہ اہلسنت والجماعت کی بنیاد پڑی مگر فرقہ بندی اس زمانہ میں شروع نہ ہوئی اور شیعان علی علیہ السلام پر سخت ظلم ہوئے ان کو کہیں ملازمت نہ ملی انکے گھر لوٹ لئے گئے۔ وہ قتل کئے گئے بر سر منبر معاویہ اور اس کے ماتحت حاکم جمعہ کے روز جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام پر سب و تبرا و لعن کرتے تھے لوگوں کو منع کیا گیا جو روایت مذہب علی علیہ السلام کے موافق ہو بیان نہ کی جائے جو مدح آل سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو اس کو سزا دی جائے۔ اور جو مخالف اہل بیت رسالت اور موافق حضرات اصحاب ثلاثہ احادیث بنا کر لائے اس کو انعام دیا جائے حضرت ابوہریرہ۔ مغیرہ۔ عمرو بن عاص۔ عروہ بن زبیر احادیث گھڑنے میں مخصوص تھے۔ غرض مذہب شیعہ کے برخلاف سنی گورنمنٹ رہی تو فروغ کیسے ہو بنی امیہ کے دور کے خاتمہ کے بعد بنی عباس کو خلافت ملی ان کے پہلے بادشاہ ابوالعباس سفاح نے بنی امیہ سے انتقام لیا اور سلطنت بنی عباس میں مذہب شیعہ کو عروج ہوا اور اس کی اشاعت ہوئی اور چار مذاہب سنی بھی اسی بادشاہت میں جاری ہوئے۔

اول۔ امام اعظم صاحب کوفی نعمان بن ثابت سنہ ہجری میں پیدا ہوئے جوان ہو کر جناب سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام اور سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم فقہ و تفسیر حدیث سیکھ کر۔ اموی سلطنت کے رنگ میں رنگے گئے۔ اور زیادہ تر گورنمنٹ عباسیہ میں ان کا اجتہاد بمقابلہ امام جعفر صادق علیہ السلام جاری ہوا

کیونکہ انہوں نے مخالف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب منشاء ودلخواہ خلفائے وقت فقہ مرتب کی اس زمانہ میں قیاس کو حدیث پر ترجیح دی گئی اور ائمہ اہلبیت علیہم السلام کو سنی عالم ودرباری قاضی ومفتی حقیر اور کم پایہ علماء میں شمار کرتے تھے ان سے کوئی مسئلہ نہیں لیا جاتا تھا۔ بلکہ ان کے قول اور فعل کی مخالفت میں کئی احادیث بنائی جاتی تھیں جن پر سنی مسلمانوں کا عمل ہوتا جب سنہ ۱۷۰ھ میں خلیفہ ہارون رشید عباسی تخت پر بیٹھا اس نے قاضی ابویوسف شاگرد حضرت امام اعظم صاحب کو قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ پھر انہیں کے انتخاب وتجویز کیموافق تمام ممالک اسلامیہ میں قاضی مقرر کئے جانے لگے۔ قاضی یوسف نے اپنے زمانۂ قضا میں مذہب امام ابوحنیفہ رح کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کی اور اس میں وہ کامیاب ہوئے۔ اصول فقہ میں کتابیں تصنیف کیں اور دفتر مسائل فقہیہ مرتب کیا اور ان کا مذہب عراق سے لے کر سندھ وچین۔ بلاد عجم تک پہنچ گیا۔ قاضی ابویوسف نے بہت جگہ خلاف امام اعظم صاحب فتویٰ دیا ہے اور بقدر دوثلث کے مذہب ابی حنیفہ سے انکار کیا ہے اور خود اصلاح کی ہے۔ قاضی ابویوسف کو مذہب حنفی کی اشاعت میں اس سے بڑی مدد ملی کہ ان کا مذہب طبیعت گورنمنٹ ومزاج تمدن سے زیادہ موافق تھا۔

دوم مذہب امام مالکؒ جب سنہ ۱۸۰ ہجری میں منتصر خلیفۂ اندلس ہوا۔ تو اس نے یحییٰ بن کثیر شاگرد امام مالک کو اپنا پیشوا بنایا۔ ان کو منتصر کے عہد میں بڑا عروج ہوا تمام ملک اندلس میں انہیں کی تجویز سے قاضی مقرر ہوتے تھے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمانانِ اندلس جو پہلے اوزاعی فقیہ شام کے مقلد تھے سب امام مالک کے پیرو ہو گئے پھر تیسری صدی میں معز بن بادیس حکمران افریقہ نے مغرب وافریقہ میں مذہب امام مالک کو شائع کیا (ابن خلکان تذکرہ یحییٰ ھ ۲۱۶ جلد دوم ص ۱۰۵)

سوم مذہب امام شافعیؒ امام شافعی جب حجاز سے عراق میں تشریف لائے اور امام اعظم صاحبؒ کے اصحاب سے انہوں نے علوم سیکھے۔ تو مذہب اہل العراق ومذہب اہل الحجاز کو مرکب کر کے خود ایک جدید مذہب بنا دیا۔ اور بہت سے مسائل میں خلاف امام ابوحنیفہ وامام مالک حکم لگایا (مقدمہ ابن خلدون علم فقہ ص ۲۶۴/۲۶۵)

امام شافعی بغداد چھوڑ کر ۱۹۸ھ میں مصر تشریف لے گئے۔ بعض اعیان مصر نے شافعی مذہب اختیار کیا جب مصر پر خلفائے اسمٰعیلیہ نے قبضہ کر کے قاہرہ کو دار الخلافہ بنایا تو مصر سے فقہ اہلسنت مذہب حنفیہ و شافعیہ دونوں ہی رخصت ہو گئے۔ اور فقۂ اہلبیت رسالت صلعم کا عمل درآمد ہونے لگا۔ دوسو برس تک مذہب امامیہ جاری رہا جب ۵۶۷ھ ہجری میں سلطان صلاح الدین نے آثار دولت اسمٰعیلیہ کو ملک مصر سے مٹانا شروع کیا تو ایک مدرسہ شافعیہ اور دوسرا مدرسہ مالکیہ قائم کیا اور منصب قضا شافعی کو دیا جس سے تمام بلاد اسلامیہ میں مذہب شافعی کی اشاعت عام ہوئی (خطط مقریزی صفحہ ۳۴۳ جلد دوم)

چہارم مذہب امام احمد حنبلؒ - امام شافعی کے بعد طبقۂ محدثین میں سے احمد بن حنبل نمودار ہوئے۔ ان کے شاگردوں نے بھی امام اعظم صاحب کے شاگردوں سے علوم حاصل کئے پھر خود مذہب حنبلیہ قائم کیا امام احمد حنبل کا مذہب مثل ان مذاہب ثلاثہ کے اس وجہ سے شائع نہ ہو سکا کہ کسی حکومت و سلطنت نے اس کی سرپرستی نہ کی اگر آٹھویں صدی میں ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم اس مذہب کو تازہ نہ کرتے تو یہ مذہب باقی نہ رہتا شیخ عبدالقادر صاحب پیر بغدادی نے بھی مذہب حنبلی قبول کیا تیرہویں صدی میں جو فرقہ نجدیہ وہابیہ عرب میں نمودار ہوا جس نے بہت لوٹ مار کی۔ مدینہ منورہ کو لوٹا اور روضۂ اقدس جناب رسول مقبول صلعم کو گرا دیا وہ در اصل اصول مذہب امام احمد حنبل کا پیرو ہے ان چاروں مذاہب میں اصول و فروع مسائل میں بڑا بھاری اختلاف ہے ایک مذہب کے مسائل دوسرے مذہب کے مسائل سے ہرگز موافق نہیں جس چیز کو امام اعظم صاحب حرام کہتا ہے اس کو امام شافعی حلال جانتا ہے۔ مثلاً دریا و سمندر کی مردہ مچھلی امام اعظم صاحب کے نزدیک حرام مگر امام شافعی کے نزدیک حلال ہے۔ عبادت الٰہی نماز پنجگانہ کا سخت اختلاف ہے ایک مذہب کی نماز دوسرے مذہب سے نہیں ملتی اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مجتہدین نے اپنی اجتہاد۔ قیاس اور رائے سے اسلام میں مسئلے گھڑ لئے اور دین میں تفرقہ ڈالدیا ہمیشہ ان مذاہب میں لڑائی جھگڑا فساد دھینگا بازی چلتی رہی ہے نویں صدی سلطنت

پھر اکریس بیت اللہ شریف خانہ کعبہ کے اردگرد چار مصلے قائم ہوئے اور اسلام میں بدعت عظیم پیدا ہو گئی۔

۲۔ سلطنت بنی عباس مامون الرشید کے زمانہ میں فلسفۂ قدیم و منطق یونان و علم کلام شروع ہوئے یہ ایک ایسا مہلک بمدیہ علم پیدا ہوا جو علم نبوت و توحید مومنین کا مخالف تھا عقول فلاسفہ کو عقول انبیاء پر تقدیم دی گئی قرآن و حدیث میں شکوک پیدا کئے جانے لگے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص۳۱۱ مطبوعہ حیدرآباد) فلسفہ کی تحصیل اور علم کلام کی ایجاد سے تو یہ اثر ظاہر ہوا کہ مسلمان اختلافات میں ایسے پھنسے کہ نکلنا مشکل ہے اور علم یہود وغیرہ کو اپنے علوم میں مخلوط کرنے سے یہ پھل ملا کہ اس تنزیہ و تقدیس باری تعالیٰ کے برخلاف جو قرآن مجید کی آیات محکمات سے ظاہر و ثابت ہے۔ کچھ مسلمان اس کے قائل ہو گئے کہ خدا جہت فوق میں عرش پر بیٹھا ہوا ہے اس کے نیچے عرش اس طرح چرچراتا ہے جیسے بھاری بھرکم سوار کے نیچے زین چرچرائے۔ خدا پچھلے پہر رات کو اتر کر پہلے آسمان پر چلا آتا ہے۔ خدا کی آنکھیں ہیں۔ منہ ہے۔ ہاتھ ہیں۔ پاؤں ہیں۔ بروز حشر جب فرشتے اور آدمی پرا باندھے کھڑے ہونگے۔ تو اس دربار عام میں خدا مختلف صورتوں میں ظاہر ہو گا خدا کی پنڈلی کو لوگ سجدہ کریں گے۔ خدا کا دیدار ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ (نعوذ باللہ من ذٰلک)

مسلمانوں نے یہ عقاید یہودیوں سے لئے کہ یہودیوں کے عقیدہ میں اللہ تعالیٰ مجسم ہے کعب الاحبار یہودی کے مسلمان ہونے سے سنی سنائی کہانیاں مسلمانوں نے یاد کر لیں۔ اور توحید و صفات باریتعالیٰ کو بھلا بیٹھے۔ مفسرین اور محدثین نے یہودیوں اور عیسائیوں اور اقوال افلاطون وارسطو کو اپنی تفاسیر و کتب احادیث میں نقل کئے اور ہر ایک مفسر و محدث ایک دوسرے کی نقل کرتا چلا گیا قرآن شریف کے ترجمے انہی عقائد کے موافق کیئے گئے۔ قرآن شریف کے اصلی مفہوم کو بھلا دیا گیا۔ محاورات عرب۔ تشبیہات۔ آیات محکمات و متشابہات و استعارات کا خیال نہ کیا گیا۔ ظاہری معانی نے کر قرآن شریف کی عظمت و جلالت کو گرایا گیا۔ حقانیت و نورانیت کو مٹایا گیا۔ اسلام کی سیدھی سادی تعلیم کو وہمی اور خیالی بنا کر

دکھایا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام یورپ تمام آریہ وغیرہ مذاہب نے اسلام پر مضحکہ اڑایا
اور اسلام کو لٹیرا - ڈاکو - رہزن - تہذیب کا دشمن بنایا۔ آج مذہب سنی اسلام کو پیش
کرکے توحید و صفات باری تعالیٰ بھی ثابت نہیں کر سکتا۔
۳ - کتب احادیث اہلسنت و محدثین - حدیثوں کا گھڑا جانا معاویہ بن سفیان کے زمانہ
سے شروع ہوا اور سلطنت عباسیہ میں لاکھوں جھوٹی احادیث گھڑی گئیں محدثین
نے جو اکثر خراسانی عجمی تھے انہیں مخلوط احادیث سے اپنی کتابیں تالیف کیں جن
کے راوی سب کے سب خوشامدی درباری - رکابی مذہب - ملازم گورنمنٹ
خارجی - دشمنانِ اہل بیت رسالت صلعم - قاتلان امام حسین علیہ السلام - ایمان
فروش مسلمان تھے یہ محدثین جناب سرور عالم صلعم کے بعد کئی سو برس بعد پیدا
ہوئے اور تمام دشمنان خاندان رسول مقبول صلعم سے احادیث جمع شروع کر دیں
ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے کوئی حدیث بیان نہ کی بلکہ ائمہ اہلبیت سے لوگ اس
قدر روگردان تھے اور ان کو حقیر سمجھتے تھے کہ ان کے منہ پر ان کو برا کہتے تھے ان
کو علماء میں بھی شمار نہ کرتے تھے محدثین نے جناب رسالتمآب صلعم کی شان میں
توہین آمیز احادیث جمع کیں اور ان کی شان میں گستاخی کی اور بہتانات لگائے -
امہات المومنین کے حالات زندگی پر سخت حملے کئے کہ آج ایک عیسائی امہات
المومنین پر زبان درازی کر کے مسلمانوں کا سخت دل دکھاتا ہے بی بی عائشہ کے
نام پر ہزاروں جھوٹی احادیث منسوب کر دیں بی بی صاحبہ کی عمر نو سال کی تھی
کہ آپ بیاہی گئیں ہمرہ ہوا اٹھارہ سال کی عمر میں بیوہ ہوئیں پردہ نشین تھیں
غیر محرم لوگوں سے بات تک نہ کر سکتی تھیں تو فرمائیے یہ ہزاروں شرمناک احادیث
بی بی صاحبہ نے کس وقت فرمائیں - عوام الناس خارجی راوی کس طرح صحیح احادیث
بیان کر سکتے تھے - کیا یہ الفاظ احادیث بعینہ الفاظ جناب سرور کائنات ہو ہیں -
لاکھوں احادیث کیوں چھوڑ دی گئیں - اور عوام الناس راوی کس طرح سیدنا
امام محمد باقر و سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ثقہ و صادق ہو سکتے ہیں
اور ان کو اسلام سے کیسی ہمدردی ہو سکتی ہے - الغرض سنی مسلمانوں نے جب سے
وصیت رسول مقبول صلعم سے انحراف کیا ... دامن اہل بیت رسالت صلعم کو چھوڑا

تب سے وہ ضلالت وگمراہی۔ فرقہ بندی۔ فتنہ وفساد جھگڑا رگڑا۔ اختلافات میں پڑ گئے۔ اور صراط مستقیم سے دور ہو گئے۔ ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے مگر ایک غیر مذاہب کا ایک محقق اسلام کو قبول کرے۔ تو فرمائیے وہ کس فرقہ میں داخل ہو۔ جب کہ مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہتے پھرتے ہیں۔

اسماء محدثین اہلسنت والجماعت

نمبر شمار	نام محدث ومجتہد	نام کتاب	سال پیدائش	سال وفات	جناب سرور عالم صلعم کی وفات کے بعد کتنے سال پیدا ہوا
۱	امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رح	فقہ اکبر ومسند اعظم	سنہ ۸۰ھ	سنہ ۱۵۰ھ	۶۹ سال بعد صرف فقیہ ومجتہد تھے محدث نہ تھے جناب کو صرف اٹھارہ احادیث یاد تھیں اہل الرای مشہور ہیں
۲	امام مالک مجتہد	مؤطا	سنہ ۹۵ھ	سنہ ۱۷۹ھ	۸۴ سال بعد
۳	امام شافعی	مسند امام شافعی	سنہ ۱۵۰ھ	سنہ ۲۰۴ھ	۱۳۹ سال بعد
۴	امام احمد حنبل	مسند امام احمد	سنہ ۱۶۰ھ	سنہ ۲۴۱ھ	۱۵۰ سال بعد
۵	محمد بن اسماعیل بخاری	صحیح بخاری	سنہ ۱۹۴ھ	سنہ ۲۵۶ھ	۱۸۳ سال بعد
۶	ابوالحسن مسلم	صحیح مسلم	سنہ ۲۰۴ھ	سنہ ۲۶۱ھ	۱۹۳ سال بعد
۷	ابوداؤد	سنن ابوداؤد	سنہ ۲۰۲ھ	سنہ ۲۷۵ھ	۱۹۱ سال بعد
۸	ترمذی	جامع ترمذی	سنہ ۲۰۹ھ	سنہ ۲۷۹ھ	۱۹۸ سال بعد
۹	ابو عبداللہ ابن ماجہ	سنن ماجہ	سنہ ۲۰۹ھ	سنہ ۲۷۳ھ	۱۹۸ سال بعد
۱۰	ابو عبدالرحمان نسائی	سنن نسائی	سنہ ۲۱۵ھ	سنہ ۳۰۳ھ	۲۰۳ سال بعد

منقول از کتاب ترجمہ مشکوٰۃ امرتسری۔

وخطبات احمدیہ

ڈاکٹر نور حسین صاحب عفی عنہ از جھنگ سیال

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

آئینہ مذہب سنی میں توحید اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ

آئینہ اول۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات ثبوتیہ و سلبیہ

قرآن شریف میں جسقدر مروجہ ترجمے اہلسنت والجماعت واہل حدیث وحنفی سُنی مذہبان کی طرف سے شائع ہوئی ہین ان سب میں اللہ تعالیٰ کو مجسم قرار دیا گیا ہے اور عرش پر بٹھایا گیا ہے انسانی صفات میں ڈھالا گیا ہے اور منشاء کلام الٰہی کے برخلاف تفسیرین کر کے اسلام کو بدنام کیا ہے جن کو پڑھ کر کئی عالم آریہ وعیسائی بن گئے

اللہ تعالیٰ کا آسمان پر چڑھنا اور عرش پر بیٹھنا

۱۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (پارہ اول۔ البقرع ۳) ترجمہ پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ اور سات آسمان ہموار بنائے (تبویب القرآن ص۳)

۲۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (پارہ ۱۱۔ یونس ع ۱) ترجمہ پھر تخت پر چڑھا (تبویب القرآن) پھر قائم ہوا اوپر عرش کے۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین ص ۲۵۲)

۳۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (پارہ ۲۷۔ الحدید رکوع ۱) ترجمہ وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے پھر عرش پر چڑھا۔ (تبویب القرآن ص ۶۵)

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ

۱۔ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ (پارہ ۶ المائدہ ع ۹) نہیں اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے (تبویب القرآن ص۳۰ و ترجمہ شاہ رفیع الدین ص۱۵۱ موضح القرآن۔ تفسیر شاہ عبدالقادر ص۱۵۱ منزل دوم سیپارہ ۶۔

۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (قرآن شریف پارہ ۲۶ سورہ فتح ص۱۱) ترجمہ تحقیق وہ لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ

سے سوائے اس کے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے۔ ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ ان کے کے (ترجمہ شاہ رفیع الدین) موضح القرآن ص۱۳۶ منزل ۷۔

۲- وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (الزمر رکوع ۷) ترجمہ۔ ان کافروں نے اللہ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا اور وہاں تو یہ حال ہے کہ قیامت کے دن ساری زمینیں اس کی ایک مٹھی میں ہونگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہونگے یہ لوگ جس کو اس کا شریک بتاتے ہیں اس کی ذات ان سے کہیں پاک اور برتر ہے موضح القرآن ص۵۱۹ منزل ۶ (تبویب القرآن ص۵۵) و ترجمہ شاہ رفیع الدین سنی ص۴۳)

اللہ تعالیٰ کا منہ

۱- وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (پارہ اول۔ سورہ بقرہ رکوع ۱۳) ترجمہ۔ اور واسطے اللہ کے ہے مشرق اور مغرب پس جدھر کو منہ کرو تم پس وہی ہے منہ اللہ کا۔ تحقیق اللہ سمائی والا ہے جاننے والا (ترجمہ رفیع الدین ص۲۳)

عرش الٰہی کو اٹھانا اور اللہ تعالیٰ کا اس پر بیٹھ کر آنا

۱- وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ (پارہ ۲۹۔ الحاقہ) اور اٹھاویں گے تخت پروردگار تیرے کا اوپر اپنے اس دن آٹھ شخص (رفیع الدین ص۶۳۹)

۲- كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (پارہ ۳۰۔ فجر) ترجمہ۔ ہرگز نہیں جس وقت توڑی جائے گی زمین ریزہ ریزہ اور آویگا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر

اللہ تعالیٰ مکر کرتا ہے فریب کرتا ہے

۱- وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (پارہ ۳۔ آل عمران۔ الثلثہ) اور مکر کیا انہوں نے یعنی کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہتر مکر کرنے والا ہے۔

ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی ؒ

ب یہود عیسیٰ سے داؤ کیا اور اللہ نے ان سے داؤ کیا اور داؤ کرنیوالوں میں اللہ سب سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔ (ترجمہ مولوی نذیر احمد حاشیہ ص۵۳)۔

ج۔ اور فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے (ترجمہ حدیث التفاسیر صفحہ ۵ مطبوعہ فاروقی دہلی) اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہنسی ہے (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ ٹھٹھہ و مخول کرتا ہے

اَللّٰہُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۔ اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے اور بڑھاتا ہے ان کو ان کی شرارت میں بہکے ہوئے وہی ہیں (حدیث التفاسیر صفحہ ۱) (پارہ اول۔ البقرہ) ب۔ اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے اور کھینچتا ہے ان کو بیچ سرکشی ان کی کے بہکتے ہیں۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین صفحہ ۵) ج۔ یہ لوگ مسلمانوں کو کیا بنائیں گے حقیقت میں اللہ ان کو بناتا ہے (ترجمہ مولوی نذیر احمد صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا (پارہ اول سورۂ بقر) ترجمہ۔ خدا بہتیروں کو گمراہ کرتا ہے اور ایسی ہی مثال سے بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے۔ (ترجمہ نذیر احمد صفحہ ۶) موضح القرآن صفحہ ۹ (ب) گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو اور راہ دکھاتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو (رفیع الدین) ج۔ گمراہ کرتا ہے اس سے بہتیرے اور راہ پر لاتا ہے۔ اس سے بہتیرے (حدیث التفاسیر صفحہ ۶)

(نوٹ) جہاں جہاں لفظ ضلل کا قرآن شریف میں آیا ہے سنی مولویوں نے اس کے معنے گمراہ کے لکھے ہیں (معاذ اللہ) کیا اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اور شیطان بھی گمراہ کرتا ہے تو اس گمراہ کرنے میں کیا فرق ہے پھر انسان سے حساب کتاب کیوں

اللہ تعالیٰ بدی و برائی کرتا ہے

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (پ ۵۔ النساء ع ۷)

اور اگر ان کو نیکی ملتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اگر برائی ملتی ہے تو کہتے ہیں یہ تیری طرف سے ہے تو ان کو کہہ دے کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے امام اعظم صاحب فقہ اکبر میں فرماتے ہیں والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ نیکی اور بدی کی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے مسئلہ تقدیر میں کئی احادیث صحاح ستہ و مشکوٰۃ میں ہیں کہ جو کچھ نیکی یا بدی ہے سب اللہ کی طرف سے ہے یہ مذہب جبر

چوری کرتا ہے۔ زانی - زنا کرتا ہے۔ شرابی شراب پیتا ہے۔ ظالم ظلم کرتا ہے شیطن
خدا کا حکم نہیں مانتا۔ کافر گمراہ ہے و نسب اللہ ذکرآتا ہے تو جزا و سزا و حساب
وکتاب دوزخ بہشت کس واسطے ہیں۔
(نوٹ) مذہب شیعہ کا عقیدہ ہے۔ کہ بدی و برائی وگناہ کا مرتکب انسان خود
ہوتا ہے اور وہ مختار ہے اللہ تعالےٰ بدی نہیں کراتا۔

آئینۂ دوم

مذہب سنی میں احادیث تجسیم و تشبیہ۔ خراسانی محدثین بخاری مسلم۔ ابن ماجہ
وغیرہ نے دوسری تیسری صدی میں احادیث جمع کرنی شروع کردیں یہودیوں
وعیسائیوں اور زندیقوں۔ مجوسی لوگوں کے عقائد کے موافق اللہ تعالیٰ کی ایسی صفات
بیان کیں کہ انسانی صورت میں ڈھال کر دکھا دیا اور ہمیشہ سے یہی عقیدہ اہلسنت
چلا آتا ہے اور یہ ہندوستان دھرمی عقیدہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ مجسم ہے
اور وہ صورت رکھتا ہے۔

صورت انسان و دیدار خدا تعالیٰ	مشکوٰۃ۔ کتاب الادب۔ باب السلام الفصل الاول۔ الربع الثالث صہ ۳۱۹

سطر ۸ مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر مترجم پر ہے۔
۱۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق اللہ
آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعًا الخ ترجمہ حضرت ابوہریرۃ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے آدم
کو اپنی صورت پر۔ لمبائی اس کی ساٹھ گز کی۔ ف یہ حدیث بھی اپنی ظاہر پر
محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان
ہے۔ اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے (دیکھو حاشیہ مشکوٰۃ
صہ ۳۱۹ باب السلام از مترجم کتاب الحدیث) نوٹ۔ اللہ تعالیٰ بے مثل و بے مثال ہے
۲۔ حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سعید
ابن المسیب وعطاء بن یزید اللیثی ان ابا ھریرۃ اخبرھما ان الناس

قالوا یارسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیامۃ قال ھل تمارون فی القمر لیلۃ البدر لیس دونہ سحاب قالوا لا یارسول اللہ۔ قال فھل تمارون فی الشمس لیس دونھا سحاب قالوا لا۔ قال فانکم ترونہ کذلک یحشر الناس یوم القیامۃ فیقول من کان یعبد شیئا فلیتبعہ فمنھم من یتبع الشمس ومنھم من یتبع القمر ومنھم من یتبع الطواغیت وتبقی ھذہ الامۃ فیھا منافقوھا فیاتیھم اللہ فیقول انا ربکم فیقولون ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ فیاتیھم اللہ عزوجل فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا۔ فیدعوھم۔ الخ (مترجم صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل السجود پارہ ۳۔ صفحہ ۱۰۰ احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ ابوالیمان نے بیان کیا ہے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے۔ انہوں نے کہا مجھ کو سعید ابن مسیب اور عطاء بن یزید اللیثی نے خبر دی ان دونوں سے ابوہریرہ نے بیان کیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم قیامت کے دن اپنے مالک کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا۔ چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کیا تم کو شک رہتی ہے جب اس برابر نہ ہو (مطلع صاف ہو) انہوں نے کہا (ہرگز) نہیں یارسول اللہ صلعم آپ نے فرمایا بھلا سورج کے دیکھنے میں کیا تم کو شبہ رہتا ہے جب ابر نہ ہو انہوں نے کہا نہیں (بالکل نہیں اشک کا کیا موقع ہے صاف دیکھتے ہیں) آپ نے فرمایا تو اسی طرح (بے شک وشبہ) تم اپنے مالک کو بھی دیکھو گے قیامت کے دن لوگ اکٹھا کئے جائینگے۔ پھر پروردگار فرمائے گا۔ جو کوئی جس کو پوچھتا تھا۔ وہ اسکے ساتھ ہو جائے۔ تب کوئی تو سورج کے ساتھ ہو جائے گا اور کوئی چاند کے کوئی شیطانوں اور بتوں اور ٹھاکروں کے۔ اس امت کے لوگ مسلمان رہ جائینگے ان میں منافق وغیرہ سب ملے جلے ہونگے پھر اللہ جل جلالہ (ایک نئی صورت میں) ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں اور وہ کہیں گے ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا مالک آئے۔ جب ہمارا مالک آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالےٰ اگلی صورت میں ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے (بیشک) تو ہمارا خدا ہے۔ پھر ان کو بلائے گا (ترجمہ۔

مولوی وحید الزمان محدث مترجم بخاری) صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ان
بے ریش ہے (حاشیہ ایضاً)

۳- دیدار خدا تعالیٰ۔ صحیح بخاری کتاب التفسیر پارہ ۱۸ صفحہ ۱۰۱ و صفحہ ۱۰۲۔ احمدی
پریس لاہور پر ہے حتیٰ اذا۔ لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر او فاجر
اتاھم رب العلمین فی ادنی صورۃ من التی راوہ فیھا۔ فیقال ماذا
تنظرون تتبع کل امۃ ما کانت تعبد قالوا فارقنا الناس فی الدنیا علیٰ
افقر ما کنا الیھم ولم نصاحبھم ونحن ننتظر ربنا الذی کنا نعبد۔ فیقول
انا ربکم فیقولون لا نشرک باللہ شیئاً مرتین او ثلثاً۔ ترجمہ۔ اس
میدان میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص خدا کو پوجتے تھے ان میں اچھے
برے سب طرح کے ہونگے مگر سب موحد۔ اسوقت پروردگار ایک صورت
میں جلوہ گر ہوگا جو پہلی صورت سے جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے ملتی جلتی ہوگی
پر وہ صورت نہ ہوگی اور ان لوگوں سے کہا جائے گا تم کس کی انتظار میں ہو ہم کو
دنیا میں جب ان مکررہ لوگوں کی احتیاج تھی اس وقت تو ہم ان سے جدا رہے
ان کا ساتھ نہیں دیا ہم تو اپنے سچے خدا کا انتظار کر رہے ہیں جس کو ہم دنیا میں
پوجتے رہے اسوقت پروردگار فرمائے گا میں تمہارا مالک ہوں وہ دو بار یا تین
بار یوں کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہیں (ترجمہ۔
مولوی وحید الزمان) اس حدیث سے پروردگار کے لئے صورت ثابت ہوتی۔
اگر صورت نہ ہو تو پھر اس کا دیدار کیونکر ہوگا (حاشیہ بخاری ایضاً)

۴- دیدار اللہ تعالیٰ اور انسان سے گفتگو۔ دیکھو مشکوٰۃ۔ باب الحساب
الربع الرابع صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ امرتسر مضمون بالا ہے کچھ الفاظ کا اختلاف ہے

۵- اللہ تعالیٰ کا دیدار جنت کے باغ میں۔ روبرو گفتگو خدا تعالیٰ کا اپنے منہ
سے پردہ و نقاب اٹھا لینا اور مسلمانوں سے مجلس کرنا۔ دیکھو کتاب مشکوٰۃ
باب صفۃ الجنۃ و اھلھا الربع الرابع صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ امرتسر۔

ابوہریرہ نے کہا مجھ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ بہشتی
جسوقت داخل ہونگے بہشت میں اتر ینگے۔ اس میں بقدر زیادتی عملوں اپنے کے

پھر اذن دیا جائے گا۔ ان کو میخ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سے پس زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اور ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ ان کے لئے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ بہشتیوں کے لئے بیچ ایک بڑے باغ کے باغوں بہشت سے

دید نہیں باقی رہے گا اس مجلس میں کوئی شخص مگر کہ کلام کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ بے واسطہ اور اٹھادے گا پردہ یہانتک کہ فرماوے گا خدا تعالیٰ ایک شخص کو ان میں سے فلانے کیا یاد رکھا ہے۔ تو اس دن کو کرتا تھا تونے ایسا اور ایسا

ج۔ جب مسلمان بہشتی بازار جنت سے اپنی بیویوں کی طرف پھریں گے پھر کہیں گے خوش آئے تم اپنے گھر میں۔ کہ تحقیق آیا تو اس حال میں کہ تجھ پر جمال نہیں ہے اس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہم سے پس کہیں گے اپنی بیویوں سے کہ تحقیق ہم نے ہم نشینی کی اپنے پروردگار کی آج کے روز اور روایت کیا ترمذی نے اس کو ابن ماجہ نے۔ خلاصہ طولانی حدیث کا لکھا گیا ہے جسکو شک ہو مشکوٰۃ نکال کر دیکھ لے)

۶۔ دیدار خدا تعالیٰ جل شانہ روز قیامت کو۔ دیکھو مشکوٰۃ۔ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ الربع الرابع صفحہ ۱۹۵ متفق علیہ حدیث۔ مطبوعہ امرتسر۔ و ترجمہ ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۳۵ از ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰ و صفحہ ۲۰۹

۷۔ **اللہ تعالیٰ کا چہرہ** عن صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالیٰ تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا۔ الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار۔ قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالیٰ فما اعطوا شیئا احب الیھم من النظر الی ربھم ثم تلی للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ الربع الرابع صفحہ ۱۹۵ مطبوعہ امرتسر۔ ترجمہ۔ حضرت صہیب سے روایت ہے کہ جناب نبی صلعم نے فرمایا جس وقت کہ داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں۔ فرماوے گا اللہ تعالیٰ چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دوں میں تمکو پس کہیں گے۔ کیا تو نے ہمارا منہ روشن نہیں کیا۔ کیا تو نے ہم کو بہشت میں داخل نہیں کیا۔ کیا نجات نہیں دی تو نے ہم کو آگ دوزخ سے فرمایا حضرت نے پس اٹھایا جائے گا پردہ پس

دیکھیں گے طرف چہرہ مبارک اللہ تعالیٰ کے پس نہ دئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہے نزدیک ان کے نظر کرنے سے طرف پروردگار کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت ان لوگوں کے لئے نیکی کی ہے۔ ثواب نیک ہے اور زیادہ اس پر مترجم ابن ماجہ جلد اول ص ۸۶

۸۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرء وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

رواہ احمد وترمذی مشکوٰۃ باب رؤیۃ اللہ الربع الرابع ص ۱۹۴ و ص ۱۹۵۔ ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق ادنیٰ بہشتیوں کا از روئے مرتبہ البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھے گا طرف اپنی باغوں کے اپنی عورتوں کے۔ اور اپنی نعمتوں کے اور اپنے خدمت گاروں کے اور اپنے تختوں کے مقدار مسافت ہزار برس کے۔ اور گرامی تر ان کا نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا کہ دیکھے گا طرف منہ مبارک اس کے صبح اور شام پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کتنے منہ اس دن ترو تازہ اور خوش و خورم ہوں گے۔ طرف رب اپنے کے دیکھنے والے ہیں کتاب و سنت اور اجماع صحابہ اور سلف امت سے یہ امر ثابت ہے کہ آخرت میں مومنوں کو خدا کا دیدار ہوگا اور روایت کی حدیث کو قریب بیس صحابہ نے رسول اللہ سے (حاشیہ مشکوٰۃ امرتسری)

۹۔ حضرت جابر سے نقل ہے۔ کہ جناب نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت جب بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہوں گے ناگہاں نکلے گا ان کے لئے ایک نور پس اٹھاویں گے سر اپنے پس ناگہاں دیکھیں گے رب نے تحقیق تجلی کی ہے ان پر اوپر انکے سے پس فرما وے گا اللہ تعالےٰ السلام علیکم یا اھل الجنۃ اور کہا یہ ہے مرادیہ قول اللہ تعالےٰ کا ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ فرمایا آنحضرت صلعم نے پس دیکھے گا۔ اللہ تعالےٰ طرف ان کے اور دیکھیں گے وہ طرف اللہ کے پس نہ التفات کریں گے طرف کسی چیز کے نعمتوں بہشتوں میں سے جب تک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالےٰ کے یہاں تک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ ان کی نظروں سے۔ اور

باقی رہے گا تا نور اینت اس کا (روایت کیا ابن ماجہ نے مشکوٰۃ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ الربع الرابع۔ صفحہ ۱۹ ترجمہ مترجم مشکوٰۃ امرتسری۔) مترجم ابن ماجہ جلد اول صفحہ

۱۰- اللہ تعالیٰ کا پہلو

صفوان بن محرز نے کہا ایسا ہوا کہ ایک بار عبداللہ بن عمر طواف کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمان یا ابن عمر کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی بات میں کچھ سنا ہے (جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں سے کرے گا۔) انہوں نے کہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدنی المومن من ربہ وقال ھشام یدنو المومن حتی یضع علیہ کنفہ فیقررہ بذنوبہ الخ (میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن اپنے پروردگار کے نزدیک لایا جائے گا۔ ہشام نے یوں کہا۔ کہ مومن اپنے پروردگار سے قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ پروردگار اپنا ایک جانب (پہلو) ۱۲) پر رکھ دے گا۔ اس کے گناہ سب اس کو جتلائے گا (مترجم صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ پارہ ۱۹۔ صفحہ ۲۴۔ احمدی پریس لاہور۔ ترجمہ مولوی وحید الزمان اہل حدیث)

ب۔ بخاری۔ کتاب المظالم۔ باب قول اللہ تعالیٰ الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ پارہ ۹۔ صفحہ ۲ یہی مضمون دیکھو)

ج۔ مشکوٰۃ۔ باب الحساب۔ الربع الرابع مطبوعہ امرتسر۔ صفحہ ۱۲۲ یہی حدیث بالا متفق علیہ دیکھو)

۱۱- اللہ تعالیٰ کی پنڈلی و سجدہ

قولہ تعالیٰ یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون (سورہ قلم۔ پارہ ۲۹) ترجمہ۔ جس دن کہ کھولا جائے گا۔ پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے طرف سجدہ کے۔ پس نہ کر سکیں گے ف حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتی تھی اس کے ساتھ جاوے گی۔ مسلمان کھڑے رہ جاوینگے پروردگار آئے گا جس صورت میں نہ پہچانیں فرماوے گا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ۔ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آوے گا تو ہم پہچان لیں گے فرماوے گا کچھ اس کا نشان جانتے ہو کہیں گے جانتے ہیں پھر ظاہر

وگا ان کی بینجان موافق اور پنڈلی کھولے گا۔ تو سجدہ میں کرینگے جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا۔ اس کی پیٹھ نہ مڑے گی اکٹا کرے گا یہ ان کا اعتقاد توحید از مانیکو صورت پوجنے سے سبے بیزار رہیں۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی معہ حاشیہ موضح القرآن) دیکھو احادیث النفاسیر وغیرہ

ب۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن ومؤمنۃ و یبقی من کان یسجد فی الدنیا رئاءً او سمعۃً فیذھب لیسجد فیعود ظہرہ طبقاً واحداً۔ ترجمہ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ قیامت کے دن پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا۔ ہر ایک ایمان دار مرد اور ایمان دار عورت اس کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے سجدہ اور عبادت کیا کرتے تھے۔ ان کی نیت ریا کی تھی وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ اکڑ کر ایک تختہ ہو جائے گی۔ سجدہ نہ کرسکیں گے (بخاری۔ کتاب التفسیر۔ ن والقلم پارہ بیسواں۔ صفحہ مترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب احمدی پریس لاہور)

ج۔ مشکوۃ۔ باب الحشر۔ الربع الرابع صفحہ ۱۲ امرتسری۔ یہی حدیث متفق علیہ دیکھو

د۔ مشکوٰۃ۔ باب الحوض والشفاعۃ الربع الرابع صفحہ ۱۶ و صفحہ ۱۶۱ امرتسری۔ متفق علیہ طویل حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صورت بدل سکتا ہے دوسرا انسان کے سامنے آتا ہے تیسرا ہنستا ہے اور روبرو بالمشافہ بات چیت کرتا ہے۔ موضح القرآن شاہ عبدالقادر۔ منزل ہفتم۔ پارہ ۲۹ صفحہ خادم الاسلام دہلی

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور انگلیاں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہود کا ایک عالم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا محمد ہم اپنی کتابوں میں یہ لکھا پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری

مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا پھر فرمائے گا انا الملک میں بادشاہ ہوں یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں تصدیقاً القول الحبر ثم قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون آپ نے اس عالم کی تصدیق کی پھر یہ آیت پڑھی (بخاری کتاب التفسیر سورہ زمر پارہ ۲۰ صفحہ و صفحہ ۹ احمدی پریس ترجمہ مولوی وحید الزمان محدث) مترجم ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹ و ۹۹۔

ف۔ اس حدیث سے پروردگار کے لئے انگلیاں ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلعم نے اس یہودی کی تصدیق کی۔ اور یہ امر محال ہے کہ آنحضرت صلعم باطل کی تصدیق کریں (حاشیہ بخاری ایضاً)

ب ابن عباس کی صحیح حدیث میں ہے۔ اتی فی الیل ربی فی احسن صورۃ فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردہا بین ثدیی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میرے رب نے مجھ کو اپنا آپ دکھایا ایک اچھی صورت میں اور میرے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھا کہ اس کی انگلیاں کی پوروں کی ٹھنڈک مجھے اپنی چھاتی میں محسوس ہوئی (حاشیہ بخاری پارہ ۲۰ صفحہ احمدی پریس لاہور)

ج۔ ان اباھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقبض اللہ الارض ویطوی السموات بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض۔ ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لیگا۔ اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں۔ اب دوسری دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں (مترجم بخاری۔ کتاب التفسیر سورہ زمر۔ پارہ ۲۰ صفحہ ۹) ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۔ (اللہ تعالےٰ کا داہنا ہاتھ دیکھو مترجم بخاری۔ کتاب الزکوۃ پارہ چھٹا صفحہ احمدی پریس لاہور) ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو

شخص حلال کمائی سے ایک کھجور برابر صدقہ کرے اور اللہ حلال ہی کمائی کو قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے۔

۵۔ قولہ تعالیٰ قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی (پارہ ۲۳۔ سورہ ص رکوع ۵) ترجمہ۔ پروردگار نے فرمایا ابلیس تو نے اس کو کیوں سجدہ نہیں کیا جس کو میں نے اپنے خاص دونوں ہاتھوں سے بنایا۔ ف اہلحدیث اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں ان کی تاویل نہیں کرتے۔ حدیث میں ہے کہ تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا اور توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے (تبویب القرآن مولفہ مولوی وحیدالزمان صـ۱۵)

۶۔ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اس حال میں دیکھا کہ مٹھیاں دونوں ہاتھ اس کے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ۔ اختیار کیا میں نے دہنا ہاتھ اپنے پروردگار کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے بابرکت ہیں پھر کھولا اس کو پس ناگہاں اس میں شکل آدم کے اور اولاد ان کی تھی الخ (مشکوٰۃ۔ باب اسلام۔ الثالث صـ۲۸ امرتسری درمیانی ٹکڑا حدیث کا ہے)

ز۔ اللہ تعالیٰ کا پنجہ اور ہاتھ دیکھو مشکوٰۃ۔ باب النفخ فی الصور الربع الرابع صـ۱۳۴ و صـ۱۳۵ امرتسری۔ حدیث متفق علیہ مضمون موافق حدیث ج بخاری پارہ ۲۔ صـ۹)

ح۔ روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زمین دن قیامت کے روٹی ہو گی اس کو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرے گا جیسا کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی دستر میں درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہو گی بہشتیوں کی (حدیث متفق علیہ مشکوٰۃ باب الحشر الفصل الاول۔ الربع الرابع صـ۱۳ امرتسری)

اللہ تعالیٰ کا کمر۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم

قال خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقو الرحمٰن فقال لہ
مہ قالت ھذا مقام العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل
من وصلک واقطع من قطعک قالت بلٰی یا رب قال فذاک قال ابوھریرۃ
اقرءوا ان شئتم فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و
تقطعوا ارحامکم ۔ ترجمہ ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم
نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے جب سب مخلوقات پیدا کرچکا۔ اس وقت رحم (ناطہ) مجسم ہوکر
اٹھ کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہائیں یہ کیا کرتا ہے
وہ عرض کرنے لگا میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کوئی مجھ کو کاٹے (ناطہ
توڑے برادری چھوڑے) اللہ تعالٰے نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو کوئی
مجھ کو جوڑے وہ مجھ سے جوڑے اور جو کوئی تجھ کو توڑے وہ مجھ سے توڑے
اس وقت ناطہ (رحم) کہنے لگا پروردگار میں اس پر راضی ہوں پروردگار نے
فرمایا ایسا ہی ہوگا ابوہریرہ کہتے تھے اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تائید میں (سورۃ
محمد) کی یہ آیت پڑھو۔ فھل عسیتم ان تولیتم الخ ۔ ف حقو اس مقام کو
کہتے ہیں جہاں پر ازار باندھتے ہیں۔ اہل حدیث نے اور صفات اللہ تعالٰی
کی طرح اس میں بھی تاویل نہیں کی اور اس کو اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھا
ہے (ترجمہ بخاری کتاب التفسیر والذین کفروا پارہ ۲۰۔ ص ۲۲ احمدی پریس لاہور)

اللہ تعالٰی کا کرسی پر بیٹھنا

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال قیل لہ
ما المقام المحمود ۔ قال ذالک یوم ینزل اللہ تعالٰی علٰی کرسیہ فیاط کما
یاط الرحل الجدید من تضایقہ وھو کسعۃ ما بین السماء والارض
ویجاء بکم حفاۃ عراۃ عزلا فیکون اول من یکسی ابراھیم یقول
اللہ تعالٰی اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من ریاط الجنۃ
ثم اکسی علٰی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون
والاخرون (رواہ الدارمی ۔ مشکوٰۃ ۔ الربع الرابع باب الحوض والشفاعۃ ص ۱
سطر ۶۔ امرتسری) ترجمہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جناب

اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جناب صلعم سے کہا گیا کہ مقام محمود کیا ہے
آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا پس
آواز کرےگی جیسا نیا چمڑے کا زین اپنی تنگی سے آواز کرتا ہے اور فراخی کرسی کی مانند
فراخی درمیان آسمان اور زمین کے اور تم کو ننگے پاؤں۔ ننگے بدن بے ختنہ لایا
جائے گا سب سے اول حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا
پہناؤ میرے دوست کو دو چادریں نرم کتان سفید بہشتی چادروں میں سے
لائی جاویں گی۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پیچھے لباس پہنایا جاؤنگا
پھر میں اللہ تعالےٰ کے داہنے طرف کھڑا ہوں گا۔ اس میری کھڑے
ہونے پر اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا رونا

خدا کی آنکھیں دکھنی آئیں تو فرشتوں نے بیمار پرسی
کی۔ اللہ تعالیٰ طوفان نوح پر اتنا رویا کہ آنکھیں جوش
کر آئیں عرش اس کے بیٹھنے سے چرچراتا ہے اور عرش کے چاروں طرف سے
چار چار انگل اس کا جسم باہر رہتا ہے (کتاب ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۷۰ و ۹۰)

اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے

قولہ تعالیٰ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ (پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۷) ترجمہ۔ بیشک
تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت
پر چڑھا۔ ف۔ اہلحدیث نے استواء کے معنے یہی لئے ہیں کہ عرش پر بلند ہوا
یا بیٹھا یا چڑھ گیا یا جما۔ استواء اس پروردگار کی ایک صفت ہے۔ جیسے
سمع اور بصر وغیرہ اور اس سے ظاہری معنے بلا تاویل مراد ہے (تبویب
القرآن صفحہ ۳۹) (رفع العجاجہ عن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۳)
(ب) اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی (سیپارہ ۱۶۔ طٰہٰ) رحمان جو عرش بریں
پر براجرہا ہے۔ (ترجمہ نذیر احمد صاحب) وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا
(تبویب القرآن مؤلفہ مولوی وحید الزمان صاحب) وہ رحمٰن ہے اوپر عرش کے
قرار پکڑا اس نے (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی) حدیث میں آیا ہے

کہ عرش آسمانوں پر قبہ کی مانند ہے اور وہ چرچراتا ہے اللہ کی عظمت سے جیسے پالان سوار کے بوجھ سے (بر فتح العجاجہ عن سنن ابن ماجۃ جلد اول ۵۸)

اعتراض۔ جب عرش پیدا نہ ہوا تھا تب اللہ تعالیٰ کس پر بیٹھا تھا عرش محدود شی ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ غیر محدود۔ تو فرمائیے محدود کے اندر غیر محدود کس طرح سما سکتی ہے۔ وہ محدود تخت جس پر خدا کے شنیان بیٹھا ہے۔ ضرور محدود چیز ہے جب محدود ہے تو حادث ہے جب حادث ہے تو فانی ہے تو پھر ہر جگہ حاضر و ناظر اعتقاد مطلق کیسے ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا نزول

عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ (بخاری پارہ ۵ ص۱ کتاب التہجد باب الدعاء والصلوۃ من آخر اللیل احمدی پریس لاہور)

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارا پروردگار بلند اور برکت والا۔ ہر رات کو جس وقت رات کا اخیر تیسرا حصہ رہ جاتا ہے۔ پہلے آسمان پر اترتا ہے۔ فرماتا ہے کون مجھ سے دعاء کرتا ہے میں قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے میں دوں کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں۔

(ب) جامع ترمذی جلد اول مترجمہ نول کشور کتاب الصلوۃ باب فی نزول الرب تبارک وتعالیٰ ص۱۵۵)

اللہ تعالیٰ کا مصافحہ کرنا

عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول من یصافحہ الحق عمر واول من یسلم علیہ واول من یاخذ بیدہ فیدخلہ الجنۃ (سنن ابن ماجۃ جلد اول فضل عمر مترجمہ ص۵۴) ترجمہ۔ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے جس سے اللہ مصافحہ کرے گا یعنی قیامت میں عمر ہیں۔ اور پہلے جس پر سلام کرے گا عمر ہیں اور پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر داخل کرے گا۔ جنت میں یہی ہیں (نوٹ) حضرت عمر تو تمام انبیاء

ودرسلین علیہم السلام سے بڑھ گئے کیوں نہ ہو اللہ کے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کو آگ لگائی آنحضرت کو زبان کہا یہ اس کا انعام وصلہ ہے (صابری عنہ)
ب۔ تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی۔ حالات حضرت عمر میں مصافحہ کرنا دیکھو
د۔ مضر وکہمس واحمد ہجیمی سنی اہلحدیث جائز رکھتے ہیں خدا کا ہاتھ سے چھونا اور مصافحہ کرنا اور خالص مسلمان اس سے معانقہ کرتے ہیں۔ دنیا وآخرت میں داؤد کہتا تھا خدا کی داڑھی اور اندام نہانی کی بابت مت پوچھو۔ باقی جو چاہو سوال کرو خدا کا جسم بھی ہے۔ گوشت بھی ہے خون بھی ہے اور اعضاء بھی ہیں۔ ہاتھ پیر۔ سر۔ زبان۔ آنکھیں۔ خدا سینہ تک کھوکھلا ہے اور نیچے ٹھوس۔ ملل ونحل ص۳۷)

اللہ تعالیٰ کا ہنسنا

عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدھما الآخر یدخلان الجنۃ یقاتل ھذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشھد (ترجمہ بخاری۔ پارہ گیارہواں۔ ص۵۲ باب الکافر یقتل المسلم کتاب الجہاد والسیر احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دے گا۔ دنیا میں ایک دوسرے نے قتل کیا ہوگا۔ اور دونوں بہشت میں جائیں گے۔ پہلا اس لئے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کی توفیق دی۔ وہ مسلمان ہوا۔ پھر اللہ کی راہ میں شہید ہوا

(ب) صحیح بخاری کتاب المناقب۔ پارہ پندرہ۔ ص۱۰ احمدی پریس لاہور۔ اللہ تعالیٰ کا ہنسنا یا تعجب کرنا۔

ج۔ مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ۔ الربع الرابع ص۱۶۵ امرتسری۔ اللہ تعالیٰ کا ہنسنا دیکھو
د۔ مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ الربع الرابع ص۱۶۸ امرتسری۔ اللہ تعالیٰ کا ہنسنا جب مسلمان مجرم کہے گا یا رب العالمین تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے

(۵) انجاح الحاجۃ عن سنن ابن ماجۃ جلد ۱ مطبوعہ صدیقی لاہور ص۸۵ و ص۹۲

اللہ تعالے اپنے بندوں کے ناامید ہو جانے اور عذاب کے قریب ہو جانے سے ہنستا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لکھنا

عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کتب ربکم علی نفسہ بیدہ قبل ان یخلق الخلق رحمتی سبقت غضبی (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجۃ جلد اول صہ ۹۱) ترجمہ۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لکھا تھا تمہارے رب نے اپنے لئے اپنے ہاتھ سے قبل پیدائش مخلوق کے کہ رحمت میری آگے بڑھ گئی میرے غصہ سے۔

اللہ تعالیٰ بے ریش جوان ہے

اللہ تعالے بے ریش جوان ہے اور عرش پر بیٹھا ہے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔ رتی رتی ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے اس کی ذات جہت فوق میں عرش پر ہے۔ مگر اس کا علم اور سمع اور بصر ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اس کو اختیار ہے جب چاہے جہاں چاہے آئے جائے جس سے چاہے بات کرے جس صورت میں چاہے اپنے تئیں دکھلائے۔ کوئی امر مانع نہیں اہل حدیث کا خدا یہ ہے۔ (حاشیہ مترجم بخاری پارہ ۳ صہ ۱۰۰ و صہ ۱۰۱)

اللہ تعالیٰ کا قدم دوزخ میں

عن انس رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یلقی فی النار وتقول ھل من مزید حتی یضع قدمہ فتقول قط قط (مترجم بخاری۔ پارہ بیسواں صہ ۳۳۔ کتاب التفسیر سورۃ ق احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی۔ اور کچھ ہے اور کچھ ہے اس کا پیٹ نہیں بھرنے کا یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دے گا۔ اسوقت کہے گی بس بس میں بھر گئی۔ (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

ب۔ عن ابی ھریرۃ رفعہ واکثر ما کان یوقفہ ابو سفیان یقال

لجہنم ھل امتلأت وتقول ھل من مزید فیضع الرب تبارک وتعالیٰ
قدمہ علیہا فتقول قط قط۔ (مترجم بخاری۔ بیسواں پارہ صـ۲۳ کتاب
التفسیر سورۃ ق۔ احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ ابوہریرہ سے محمد بن موسیٰ نے
کہا۔ ابوسفیان نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا یعنی آنحضرت کا قول اور اکثر
موقوفاً ابوہریرہ کا قول بیان کرتے تھے۔ دوزخ سے پوچھا جائے گا (اللہ تعالیٰ
پوچھے گا) کیا تو بھر گئی وہ عرض کرے گی۔ کچھ اور ہے کچھ اور ہے آخر
پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔ اسوقت کہنے لگے گی بس بس میں بھر گئی
اللہ تعالیٰ کی زلفیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت
ربی شاباً جعد لہ وفترۃ (کنز العمال جلد
وشرح فقہ اکبر صـ۱۵۲) ترجمہ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے
اپنے رب کو جوان زلفوں والا دیکھا۔ اور شرح فقہ اکبر صـ۱۵۲ پر صرف جوان
(شاب) کا لفظ ہے

ب۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رئیت ربی فی احسن صورۃ۔
ترجمہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو اچھی
صورت میں دیکھا (دیکھو شرح فقہ اکبر۔ قیومی پریس کانپور صـ۵۲ اسطر ۱
ملل ونحل صـ۸۵ و ۷۹)

ج۔ قال الامام ابوحنیفۃ رئیت رب العزۃ فی المنام تسعاً و تسعین
مرۃ ثم راہ مرۃ اخری تمام المائۃ (شرح فقہ اکبر قیومی پریس کانپور صـ۱۵۲
سطر ۶) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت صاحب کوفی نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ
کو ۹۹ دفعہ دیکھا۔ ایک دفعہ آخری دیدار کیا کل سو دفعہ دیکھا۔

د۔ عن الامام الاحمد قال رئیت رب العزۃ فی المنام فقلت یا رب
لم یتقرب المتقربون الیک قال بکلامی یا احمد قلت یا رب بفہم
او بغیر فہم قال بفہم او بغیر فہم (شرح فقہ اکبر صـ۱۵۲ اسطر ۲)
ترجمہ۔ امام احمد حنبلؒ نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا میں
نے عرض کیا یا رب کس بات سے تیرے ساتھ مقربین نزدیک دربار ہوتے ہیں

فرمایا قرآن شریف کے پڑھنے سے اے احمد میں نے کہا اے رب خواہ سمجھ کر پڑھے یا نہ پڑھے فرمایا سمجھ کر یا نہ سمجھ کر پڑھے۔

۵۔ امام احمد حنبل کے مذہب میں خدا کی صورت مانند صورت انسان ہے خدا کے ہاتھ۔ انگلیاں۔ پاؤں۔ زر دوزی جوتی اور گھونگروالے بال ہیں وہ کبھی آسمان پر چڑھتا ہے اور کبھی دنیا کی طرف اترتا ہے (تاریخ ابن اثیر جزری جلد ۸ ص ۹۸) نعوذ باللہ من ذلک تعالیٰ اللہ عما یقولون الظالمون والملحدون علواً کبیراً ۔ سبحان اللہ عما یشرکون) ۵

جو کتاب پاک تھی اللہ سے آئی ہوئی ۔ آہ سنی تیرے ہاتھوں اسکی رسوائی ہوئی

آئینہ سوم

مذہب سُنی میں شان نبوت

مذہب سنی میں جب معرفت و توحید الٰہی جل شانہ ہی نہیں کہ اللہ تعالےٰ کو انسان کی طرح مجسم قرار دیا ہے تو شان نبوت کہاں ہوگی مذہب سنی تمام انبیاء و مرسلین کو گنہگار و خطا کار اور مجرم ٹھیراتا ہے اور عصمت الانبیاء علیہم السلام کو مٹاتا ہے خاصکر جناب احمد مجتبیٰ و محمد مصطفےٰ نبی آخر الزمان سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کنگال مفلس نادار گمراہ۔ معمولی آدمی و ظالم معاذاللہ عورتوں کا عاشق اور ڈاکو ولیٹرا ثابت کرکے شان نبوت کو اڑاتا ہے۔ قرآن شریف کے غلط معانی بنا کر اور جھوٹی احادیث دوام الناس خارجیوں۔ ناجیوں۔ دشمنان اہلبیت رسالت صلعم سے بیان کرکے اسلام کو خراب کرتا ہے اور آریہ۔ یہودی و عیسائی صاحبان کو اسلام پر ہنساتا ہے۔ اور اسلام کو ایک گرا ہوا مذہب بتلاتا ہے۔ سنئے جناب۔

۱۔ مذہب سنی قرآن شریف کا غلط ترجمہ کرکے بتلاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ یعنی گندم کھایا وہ گنہگار و خطا کار ہو گیا۔ (سیپارہ ۱۶ سورہ طہ۔ سیرہ البقر رکوع ۴)

۲- حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنے نالائق فرزند کی بے جا سفارش کی اور گناہ کیا (قرآن شریف پارہ ۱۲ صٹ - ہود)

۳- حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے معاذ اللہ تین صاف جھوٹ بیان کئے، اور گناہ کیا ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہو جاؤں گا تاروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے دوسرا یہ کہنا کہ اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہے اور تیسرا یہ کہ حضرت ابراہیم اور سارہ دونوں سفر میں جا رہے تھے راستے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے لوگوں نے اس سے جڑ دیا یہاں ایک مرد آیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی خوبصورت۔ ظالم بادشاہ نے حضرت ابراہیم کو بلا بھیجا۔ اور ان سے پوچھا کہ یہ عورت تمہاری کون ہے انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم بادشاہ کے پاس سے ہو کر حضرت سارہ پاس آئے اور کہنے لگے اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میری اور تمہاری سوا کوئی مومن نہیں ہے سب مشرک اور کافر ہیں اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کون ہے۔ تو میں نے تم کو بہن کہہ دیا۔ تم بھی اپنے تئیں میری بہن کہنا ایسا نہ ہو میں جھوٹھا ہو جاؤں خیر اس ظالم بادشاہ نے سارہ کو جبرا بلوا بھیجا جب وہ اس کے پاس پہنچیں۔ تو مردود نے ان پر ہاتھ ڈالا لیکن ہاتھ ڈالتے ہی سزا ملی زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اب کیا کہنے لگا اے عورت تو میرے لئے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا۔ سارہ نے دعا کی تو اچھا ہو گیا پھر اس مردود نے اگلی سزا فراموش کر کے ہاتھ ڈالا پھر اسی آفت یا پہلے سے بھی زیادہ آفت میں مبتلا ہوا۔ پھر کہنے لگا اے عورت میرے لئے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا تب اس ظالم نے خدمتگاروں میں سے کسی کو بلایا اور کہنے لگا واہ اچھی عورت میرے پاس لائے یہ عورت نہیں شیطان ہے (مردود خود شیطان تھا) اور ہاجرہ کو سارہ کے حوالے کر کے رخصت کر دیا۔ وہ حضرت ابراہیم پاس پہنچیں دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے نماز ہی میں ہاتھ کے اشارے سے پوچھا۔ کیا کیفیت گذری سارہ نے کہا اللہ نے اس کافر بدکار کی تدبیر نہ چلنے دی۔ اس کا فریب اسی پر الٹ دیا۔ اور ہاجرہ خدمت کے لئے دلوائی۔ ابو ہریرہ نے یہ حدیث

بیان کرکے لوگوں سے کہا آسمان کے پانی والو یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں (ترجمہ مولوی وحید الزمان مترجم بخاری پارہ ۱۳ صفحہ ۶۳ کتاب بدء الخلق و بخاری پارہ ۱۹ صفحہ ۱۵۷)

۴۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی فرعونی کو مکا مار کر قتل کیا اور گناہ کیا۔ (قرآن شریف ۔ ۲۰ القصص)

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ موت کی آنکھ پر مکا مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جب وہ آیا آپ کسی کام میں مشغول تھے اس نے ستایا آپ نے اس کو نہ پہچانا ایک طمانچہ رسید کیا ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی وہ اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا۔ اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اللہ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا موسیٰ پاس پھر جا اور کہہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھو جتنے بال ان کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس زندہ رہیں گے۔ فرشتے نے ایسا ہی کیا حضرت موسےٰ نے عرض کیا۔ پھر اس کے بعد حکم ہوا موت۔ انہوں نے کہا تو ابھی ہی۔ خیر انہوں نے خدا سے دعا مانگی یا اللہ مجھ کو بیت المقدس سے ایک پتھر کی مار پر نزدیک کر دے۔ (مترجم بخاری ۔ پارہ پانچواں صفحہ ۴۵ کتاب الجنائز۔ باب من احب الدفن فی الارض المقدسۃ)

۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے باوجود ۹۹ بیبیوں کے اپنے غلام اوریا کی خوبصورت بی بی سے نکاح کیا اس کے خاوند کو ایک لڑائی میں بھیج دیا وہ شہید ہوا حضرت داؤد نے اس کی شہادت کا چنداں غم نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو تنبیہ آئی کہ تم نے ننانوے بی بیاں رکھ کر اس پر قناعت نہ کی اور ایک غریب کی بی بی پر نظر ڈالی ۔ اس بات پر مواخذہ ہوا اب جو بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس عورت پر عاشق ہو گئے تھے۔ اور اس کے خاوند کو قتل کرانے کی فکر میں تھے۔ یہ سب غلط ہے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ایسی باتیں بیان کرے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے لگاؤں گا۔ (تبویب القرآن صفحہ ۶۹۶ پ ۲۳ سورہ ص قرآن شریف تفسیر معالم التنزیل)

۶- حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کا سامان سفر طیار کر دیا تو پانی پینے کا کٹورہ
اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا قافلہ والو
تم بیشک چور ہو۔ (سورۂ یوسف پارہ ۱۳)

۷- حضرت یونسؑ نے اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی قوم کو جب کسی
طرح انہوں نے نہ مانا یہ سنا دیا کہ فلاں وقت اللہ کا عذاب تم پر اترے گا
اور یہ کہہ کر حضرت یونسؑ اس بستی سے نکل گئے جب عذاب نمودار ہوا تو
ان کی قوم والوں کو حضرت یونسؑ کی سچائی معلوم ہوئی اور ان کی تلاش کی۔
لیکن نہ پایا آخر سب بستی والے مل کر ایک میدان میں نکلے اور بارگاہ الٰہی
میں رونا پیٹنا عاجزی کرنا شروع کر دیا وہ ارحم الراحمین ہے اس کو رحم آگیا
اور عذاب اٹھا دیا گیا اس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام اسی بستی کیطرف
آئے دیکھا تو بستی آباد ہے اور وہ لوگ خوش و خرم ہیں انہوں نے خیال کیا۔
کہ اب میں ان لوگوں میں کیا منہ لے کر جاؤں پہلے تو وہ مجھ کو جھوٹا سمجھتے تھے
میری بات نہ مانتے تھے اب تو اور زیادہ دغاباز کہیں گے! وہاں رنج و غم
میں خفا ہو کر دوسرے ملک کو چل دیے راہ میں کشتی ملی۔ اس پر سوار ہوئے
کشتی پر کچھ آفت آئی وہ رک گئی ناخدا نے کہا کوئی بھاگا ہوا غلام اسپر سوار
ہے وہ نکل جائے تو کشتی چلے آخر قرعہ ڈالا تو حضرت یونسؑ پر نکلا ان کو دریا
میں دھکیل دیا ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا اسوقت وہ سمجھے کہ بھاگا ہوا غلام
میں ہی تھا جو اپنے مالک کے حکم پر ناراض ہو کر چلا آیا انہوں نے توبہ کی اور
دعا پڑھی۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین مچھلی نے ان کو
ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار ہو گئے تھے کدو کے درخت کے سائے میں
ہے۔ (تہذیب القرآن جلد ۴۰۱ قرآن شریف سورہ یونس۔ الانبیاء والصافات
والقلم۔) سنی جناب کو گنہگار و خاطی کہتے ہیں۔

۸- جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی شان میں سنیوں کی گستاخی و بہتان

تمام سنی مفسر اور محدث اور مورخ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گنہگار و خاطی

شمار کرتے ہیں اور جتنی بناوٹی کتب احادیث اور سوانحعمریاں ان لوگوں نے لکھی ہیں
ان سب میں توہین نبوت و بے ادبی و گستاخی ٹپکتی ہے ان کو پڑھ کر کوئی محقق آپ
کو ہرگز نبی و رسول نہیں مان سکتا آریہ و عیسائیوں نے ان پر ہزاروں اعتراضات
کئے۔ بہتان سنی دیکھو۔

الف۔ قولہ تعالیٰ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ؀ اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا
پس راہ دکھائی (ترجمہ شاہ رفیع الدین) اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکتے
بھٹکتے پھر رہے ہو۔ تو تم کو دین اسلام کا سیدھا رستہ دکھایا (ترجمہ نذیر احمد)

ب۔ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
ترجمہ۔ اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی حقیقت میں ہم نے کھلم کھلا تمہاری
فتح کرادی تاکہ تم اس فتح کے شکریے میں حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش
کرو اور خدا اس کے صلے میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔
(ترجمہ مولوی نذیر احمد) تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے
تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔
(ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی)

ج۔ مذہب سنی کا اجماع ہے کہ معاذ اللہ جناب رسول اللہ صلعم کے والدین
مشرک۔ کافر و بت پرست تھے (کل تواریخ گواہ ہیں)

د۔ جب بی بی عائشہ سے آنحضرت صلعم نے نکاح کیا تو اس وقت بی بی صاحبہ
کی عمر چھ برس کی تھی اور سہیل آپ کا نو برس کی عمر میں ہوا۔ (بخاری کتاب المناقب
پارہ پندرہ صفحہ و صفحہ ۵۵ احمدی پریس لاہور)

ہ۔ تصویر بی بی عائشہ

عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا اریتک فی المنام مرتین اری انک
فی سرقۃ من حریر ویقول ھذہ امرءتک فاکشف عنہا فاذا ھی
انت فاقول ان یک ھذا من عند اللہ یمضہ (بخاری کتاب المناقب
پارہ پندرہ صفحہ ۵۵۔ باب التزویج النبی عائشۃ۔ احمدی پریس لاہور)
ترجمہ۔ حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا

میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا جیسے تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہے اور جبرئیل کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بی بی ہے جو میں کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی تھی میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا (مشکوۃ باب مناقب ازواج النبی صلعم ازربع ازابع صلہ ۲ امرت سری)

۶۔ تصویر بی بی عائشہ

عن عائشۃ ان جبرائیل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فقال ھٰذہ زوجتک فی الدنیا والاٰخرۃ (رواہ الترمذی یشکوۃ باب مناقب ازواج النبی صلعم الفصل الثانی۔ الربع الرابع ص ۲۵ امرت سری) ترجمہ۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ ان کی صورت ریشمی سبز کپڑے کے اندر جبرئیل رسول صلعم کے طرف لائے یہ آپ کی بیوی دنیا اور آخرت میں ہے۔

۷۔ بی بی عائشہ کے لحاف میں وحی

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میری سوکن نے میری باری کے تحفہ کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تذکرہ کیا بی بی ام سلمۃ کے بار بار عرض کرنے پر آپ نے جواب دیا۔ فقال لہا لا توذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتینی وانا فی ثوب امرءۃ الا عائشۃ (بخاری۔ دسواں پارہ ص ۲۵ کتاب الھبہ۔ احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ عائشہ کے مقدمہ میں مجھ کو مت ستاؤ کسی عورت کے کپڑے میں جب میں ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی مگر عائشہ کے کپڑے میں آتی ہے۔

۸۔ بی بی عائشہ سے روزہ سے مباشرت

عن عائشۃ رضی ان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کان یقبلہا وھو صائم ویمص لسانہا (رواہ ابوداؤد مشکوۃ ربع ۲۔ باب تنزیہۃ الصیم فصل ثانی ص ۲، مطبوعہ امرتسر) ترجمہ۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے حضرت

عائشہ کا اور ہوتے روزدار اور جو سنتے زبان ان کی۔

۹۔ بی بی عائشہ کو سجدہ

عن عائشة قالت كنت امد رجلی فی قبلة النبی صلی الله علیه وآله وسلم وھو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتھا فاذا قام مددتھا۔ (مترجم بخاری پارہ پانچواں صفحہ ۳۳ ابواب العمل فی الصلوٰۃ باب ما یجوز من العمل فی الصلوٰۃ احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ بی بی عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبلے میں (یعنی آپ کے منہ کی طرف) میں اپنے پاؤں لمبے کئے ہوئے ہوتی۔ آپ نماز پڑھتے ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے ہاتھ لگاتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں لمبے کر لیتی (بخاری پارہ دوم باب الصلوٰۃ علی الفراش کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۳۱۲)

۱۰۔ بی بی عائشہ کی دوڑ

عن عائشة رضی اللہ عنها انها كانت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر قالت فسابقته فسبقته علی رجلی فلما حملت اللحم سابقته فسبقنی فقال ھذہ بتلك السبقة (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی ربع ۲ صفحہ ۱۰۔ امرتسری) ترجمہ۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی عائشہ نے کہا پس میں حضرت کے ساتھ اپنے پاؤں پر دوڑی پس میں بڑھ گئی جب میں فربہ ہوئی حضرت کے ساتھ دوڑی پس آنحضرت مجھ سے بڑھ گئے حضرت صلعم نے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اس آگے جانے کے ہے۔

۱۱۔ بی بی عائشہ کی گڑیاں

عن عائشة قالت كنت العب بالبنات عند النبی صلی الله علیه واله وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی فکان رسول صلی الله علیه واله وسلم اذا دخل ینقمعن منه فیسربھن الی فیلعبن معی (متفق علیه۔ مشکوٰۃ ربع ۲۔ باب عشرۃ النساء فصل اول صفحہ ۹ امرتسری) ترجمہ۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ میں گڑیوں کے ساتھ جناب پیغمبر

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کھیلا کرتی تھی۔ اور میری سہجولیاں میرے ساتھ
کھیلا کرتی تھیں جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے لائے تو میری ہم
جولیاں چھپ جاتیں پس آنحضرت صلعم ان کو میرے ساتھ کھیلنے کو بلاتے
ب عن عائشۃ قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ
تبوک اوحنین وفی سہوتھا ستر فہبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر
عن بنات لعائیشۃ لعب فقال ماھذا یا عائیشۃ قالت بناتی ورای
بینھن فرسالہ جناحان من رقاع ماھذا الذی اری وسطھن
قالت فرس قال وماھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان
قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلاً لھا اجنحۃ قالت فضحک حتی رایت
نواجذہ (رواہ ابوداؤد مشکوۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی ملا
ربع ۲۔ اصح تیسری) ترجمہ۔ اور حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے تشریف لائے۔ اور
عایشہ کے گھر کے شہ نشین میں پردہ پڑا ہوا تھا۔ پس ہوا چلی اور عایشہ کی کھیلنے
کی گڑیوں کے پردے کا کونہ کھول دیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ کیا ہے عائشہ
نے کہا۔ یہ میری گڑیاں ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گڑیوں کے درمیان
ایک گھوڑا دیکھا۔ کہ اس کے دو پر کپڑے کے ہیں پھر حضرت نے فرمایا یہ کیا چیز
ہے جو اس پر ہے۔ عرض کی یہ دو پر ہیں۔ فرمایا کیا گھوڑے کے دو پر عائشہ
نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے تھے اور ان کے پر
تھے۔ عایشہ نے کہا آنحضرت صلعم ہنسے یہانتک کہ میں نے حضرت کی کچلیاں دیکھیں

۱۲۔ بی بی عایشہ کے گھر گانا بجانا

عن عائشۃ رضہ ان ابابکر دخل
علیھا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم
عندھا یوم فطر او اضحیٰ وعندھا قینتان بما تقاذفت الانصار یوم بعاث
فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
دعھما یا ابابکر ان لکل قوم عیداً وان عیدنا ھذا الیوم (مترجم
بخاری کتاب المناقب پارہ ۱۵ منشا احمدی پریس لاھور) ترجمہ حضرت

عائشہ نے کہا حضرت ابوبکر عید الفطر یا عید اضحی کے دن ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس دو چھوکریاں بعاث میں جو انصار نے کہا تھا وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) حضرت ابوبکر نے دو بار یوں کہا یہ شیطانی گانا بجانا آنحضرت صلعم نے یہ سن کر حضرت ابوبکر سے فرمایا ان کو جانے دے (گانے دے) بات یہ ہے ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا خوشی کا ہے (ترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب)

۳۱۔ عن عائشۃ رض قالت کانت عندی جاریۃ من الانصار زوجتھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ الا تغنین فان ھذا الحی من الانصار یحبون الغناء (مشکوۃ باب اعلان النکاح ج ۲ مع ترجمہ اہل سنت سری) بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک لڑکی انصار میں سے تھی میں نے اس کا نکاح کر دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ کیا گانے کو نہیں کہتی اس لئے کہ یہ قوم انصار کی گانے کو دوست رکھتی ہے

۳۲۔ بی بی عائشہ اور کھیل تماشا

عن عائشۃ رض ان ابابکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منیٰ تدففان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابابکر فانھا ایام عید وتلک الایام منیٰ وقالت عائشۃ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد فزجرھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم امنا بنی ارفدہ یعنی من الامن (مترجم بخاری کتاب المناقب۔ قصۃ الحبش پارہ چودھواں ص ۲۷ احمدی پریس لاہور)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیق ان کے پاس آئے۔ اس وقت انصار کی دو چھوکریاں منا کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے پڑے تھے ابوبکر نے ان کو جھڑکا ان کی آواز سنتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

منہ کھول فرمایا ابوبکر ان کو گانے دے بجانے دے یہ عید کے خوشی کے دن ہیں اور وہ دن منٰی کے تھے یعنی ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں اور حضرت عائشہ نے اسی سند سے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو اپنی پیٹھ پیچھے چھپائے ہوئے تھے میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی (ہتیاریوں کی مشق) حضرت ابوبکر نے ان کو ڈانٹا مسجد میں یہ کھیل کیسا آنحضرت صلعم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو بنی ارفدہ تم بیفکر ہو کر کھیلو

۱۵ - ترجمہ بخاری - کتاب العیدین پارہ ۴ - صہ ۳۱ - احمدی پریس لاہور دوسری حدیث اسی مضمون کی ہے مگر اس میں مسجد کا ذکر نہیں ہے - یہ دن عید کا تھا اس دن حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل کرتے تو یا تو میں نے آنحضرت سے خواہش کی یا خود آپ نے فرمایا تو کھیل دیکھنا چاہتی ہے میں نے عرض کی جی ہاں فاقامنی وراءہ خدی علی خدہ آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپ کی گال پر تھا آپ فرماتے تھے کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ جب میں اکتا گئی تو آپ نے فرمایا بس - بس میں نے کہا جی ہاں فرمایا اچھا جا -

۱۶ - حبشن کا ناچ دربی بی عائشہ رض

عن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسًا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقالت یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت - رواہ الترمذی - وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب - مشکوٰۃ مناقب عمر - الربع الرابع صہ ۳۲۶ امرتسری) ترجمہ - بی بی عائشہ سے روایت ہے - کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے - کہ ہم نے شور وغوغا اور لڑکوں کی آواز سنی رسول خدا صلعم کھڑے ہوئے پس ناگاہ ایک عورت

حبشیہ کودتی تھی اور اس کے گرد لڑکے تھے پس حضرت نے فرمایا اے عایشہ آ
اور تماشا دیکھ پس میں آئی اور میں نے اپنی گالی اوپر کندھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
سلم کے رکھی پس میں نے اس حبشیہ کو درمیان کندھے اور سر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دیکھنا شروع کیا
پس حضرت نے مجھ کو کہا کیا تو سیر نہیں ہوئی شروع کیا میں نے کہ میں کہتی تھی کہ میں سیر
نہیں ہوئی تا کہ میں اپنی منزلت حضرت کے نزدیک دیکھوں۔ عمر ناگاہ نمودار ہوئے
دیکھنے والے لوگ متفرق ہوئے اس عورت کے گرد سے جناب رسول خدا صلعم
نے فرمایا تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن و انس کے کہ عمر سے بھاگتے ہیں
نوٹ۔ نبی آخر الزمان صلعم اور تماشا و کھیل ازواج مطہرہ کو دکھانا۔ اس کے
علاوہ حضرت عمر کا درجہ رعب داب جناب سرور عالم صلعم سے زیادہ ثابت ہوا
کہ نبی مکرم صلعم سے شیطان نہ بھاگا مگر حضرت عمر سے بھاگ گیا۔ وا رے سنی
مسلمانو عجیب بہتان باندھا ہے

۱۷۔ گانا بجانا جائز ہے	عن محمد بن حاطب الجمحی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین الحلال والحرام

الصوت والدف فی النکاح (رواہ احمد۔ والترمذی۔ والنسائی وابن ماجہ۔
مشکوٰۃ۔ ربع ۲۔ باب اعلان النکاح صد ۲۸۲ امرتسری) **ترجمہ**۔ محمد بن حاطب
سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان
حلال اور حرام کے آواز کرنا اور دف بجانا نکاح میں ہے۔ **نوٹ**۔ خفیہ نکاح
کرنا حرام ہے جب تک اعلان نہ کیا جائے اور دف نہ بجائی جاوے
۱۸۔ حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے۔ کہ میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود
انصاری کے ہاں ایک شادی میں داخل ہوا۔ اور کتنی ایک چھوکریاں گاتی تھیں۔
پس میں نے کہا اے دو صحابیو رسول خدا صلعم کے اور اہل بدر کے یہ تمہارے
پاس کیا کیا جاتا ہے پس ان دونوں صحابیوں نے کہا بیٹھ اگر تو چاہتا ہے اگر چاہے
چلا جا کیونکہ ہم کو شادی کے وقت گانے کی رخصت دی گئی ہے۔ (رواہ
النسائی باب المحرمات مشکوٰۃ صد ۲۸۶)

۹۔ حاکم کی روایت میں حضرت انس ہیں یوں ہے کہ جب آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے وقت) مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی گاتی نکلیں۔ وہ کہہ رہی تھیں ؎

نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار

دوسری روایت میں یہ ہے کہ انصار کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں۔ وہ یوں کہہ رہی تھیں۔ ؎

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یحبکن۔ تم یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے (حاشیہ بخاری مترجم۔ کتاب المناقب پارہ ۱۵ صـ ۷۷ احمدی پریس لاہور) ومواہب لدنیہ۔

۲۔ **حیض میں مباشرت** عن عائشۃ رض قالت کانت احدانا اذا کانت حائضا امرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فتاتزر بازار ثم یباشرھا۔ ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا پھر مباشرت کرتے اس کے ساتھ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صـ ۲۳۷) (صحیح بخاری جلد اول۔ دوسرا پارہ کتاب الحیض باب من سمی النفاس حیض)

ب۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میں اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دونوں جنب ہوتے اور ایک برتن سے غسل کرتے آپ مجھ کو حکم کرتے ہیں ازار باندھ لیتی پھر آپ مجھ سے مباشرت کرتے میں حائضہ ہوتی (بخاری پارہ ۲ باب مباشرۃ الحائض)

ج۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم دونوں غسل کرتے تھے ایک برتن سے ایک پیالے سے جس کو فرق کہتے تھے داؤدی نے اس حدیث سے یہ دلیل کی کہ مرد کو اپنی عورت کی شرمگاہ

اور عورت کو اپنے مرد کی شرمگاہ دیکھنا درست ہے۔ (بخاری پارہ دوم باب غسل الرجل مع امرءتہ تسہیل القاری صہ)

۲۱۔ عن میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر نساءہ فوق الازار وھن حیض۔ ترجمہ۔ ام المؤمنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عورتوں سے مباشرت کرتے تھے ازار کے اوپر اور وہ حائضہ ہوتیں (دیکھو المعلم ترجمہ صحیح المسلم ملک کتاب الحیض مطبوعہ صدیقی پریس لاہور۔ وصحیح بخاری جلد اول کتاب الحیض)

نوٹ۔ واہ رے سنی مسلمانو۔ جناب رسول اللہ صلعم بانی اسلام صاحب شریعت پر عجب بہتان باندھا ہے کہ آنحضور صلعم کو مخالف قرآن شریف ٹھہرایا ہے اللہ تعالیٰ کا صریح حکم ہے۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ الخ (پارہ ۲ البقرہ ع)

ترجمہ۔ اور سوال کرتے ہیں تجھ کو حیض سے کہہ کہ وہ ناپاک ہے پس کنارہ کرو عورتوں کو بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ ان کے یہاں تلک کہ پاک ہوں پس جب نہالیں پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکی کرنیوالوں کو (ترجمہ شاہ رفیع الدین) کیا جناب نبی مکرم صلعم نے قرآن شریف کی صریح نفی فرمائی

۲۲۔ بی بی عایشہ کا مکان اور سینگ شیطان

عن عبد اللہ قال قام النبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم خطیبا فاشار نحو مسکن عائشۃ فقال ھنا الفتنۃ ثلثا من حیث یطلع قرن الشیطن (بخاری کتاب الجہاد والسیر۔ پارہ ۱۲ باب ... احمدی پریس لاہور) ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عایشہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے نکلیں گے یہیں سے شیطان کا سر نمودار ہوگا۔ یہ پیشین گوئی جنگ جمل میں پوری ہوئی کہ جناب بی بی عایشہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے امام برحق خلیفہ مطلق۔ قرآن ناطق۔ وصی رسول

حاشیہ: (... ایمان ...)

صلعم جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بیعت کرکے باغی ہوگئے اور بصرہ میں شامیوں کو اکٹھا کرکے لڑائی شروع کی اس لشکر کی سپہ سالارہ بی بی عائشہ تھیں ستر ہزار مسلمان قتل کرا کر بی بی عائشہ اپنے اونٹ کا زانو کٹوا کر اسیر ہوئیں۔ جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام نے ان کو باعزت و حرمت و شان مدینہ منورہ واپس روانہ کر دیا (دیکھو۔ تاریخ اعثم کوفی۔ تاریخ طبری۔ تاریخ مسعودی وغیرہ)

۲۳۔ بی بی عائشہ کی سازش

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مجھ کو یہ خواہش رہی۔ کہ حضرت عمر سے یہ پوچھوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں۔ جن کے شان میں سورہ تحریم کی یہ آیت اتری اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو بہتر ہے۔ (ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما) تمہارے دل بگڑ گئے ہیں پھر ایسا ہوا میں نے ان کے ساتھ حج کیا اور رستے سے مڑنے میں بھی چھاگل لے کر ان کے ساتھ مڑا انہوں نے حاجت پوری کی۔ جب لوٹ کر آئے تو میں نے چھاگل سے ان کے ہاتھ پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے پوچھا۔ امیر المومنین آنحضرت صلعم کی بی بیوں میں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کے باب میں اللہ نے فرمایا ان تتوبا الی اللہ اگر تم دونو اللہ کی درگاہ میں توبہ کرتی ہو۔ انہوں نے کہا ابن عباس تجھ سے تعجب ہے عائشہ اور حفصہ مراد ہیں (مترجم بخاری۔ کتاب المظالم۔ پارہ ۹ صفحہ ۸۵۔ احمدی پریس لاہور)

حدیث مغافیر

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب عسلا عند زینب ابنۃ جحش ویمکث عندھا فواطیت (فتواصیت یہ لفظ مشکوٰۃ میں ہے) انا وحفصۃ عن ایتنا دخل علیھا فلتقل لہ اکلت مغافیر انی اجد منک ریح مغافیر قال لا ولکنی کنت اشرب عسلا عند زینب ابنۃ جحش فلن اعود لہ وقد حلفت لا تخبری بذالک احدا (بخاری کتاب التفسیر صفحہ ۶۹ پارہ بیسواں سورہ تحریم احمدی پریس ومشکوٰۃ باب الخلع والطلاق الربع ۲۔

ص۲۵۱ امر تیرہ مشکوۃ میں یہ لفظ زیادہ ہیں۔ تبتغی مرضات ازواجہ فنزلت یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک الآیۃ متفق علیہ ترجمہ۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ ایسا ہوا آنحضرت صلعم ام المومنین زینب بنت جحش پاس شہد پیا کرتے وہاں ٹھیرے رہتے میں نے اور ام المومنین حفصہ دونوں نے یہ صلاح کی کہ ہم میں سے جسکے پاس آپ تشریف لائیں وہ یوں کہے آپ نے مغافیر (بدبودار چیز گوند) کھایا ہے اور آپکے جسم سے اسی کی بدبو آرہی ہے پھر ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا نہیں مغافیر نہیں کھایا۔ بلکہ زینب پاس شہد پیا ہے اور آج سے میں نے قسم کھائی اب شہد نہیں پیونگا لیکن تو اس کی خبر کسی کو نہ کیجو۔ حضرت خوشی اپنی بیویوں کی چاہتے تھے۔ تب یہ آیت اتری اے نبی اس چیز کو جو اللہ نے تجھ پر حلال کی ہے اپنی بیویوں کی خوشی کی خاطر کیوں حرام کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہ تھے اخلاق۔ امہات المومنین۔ مسلمان غور کریں۔

۲۴۔ معراج جسمانی سے انکار

بی بی عائشہ اور معاویہ جسمانی معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انکاری ہیں۔ تفسیر کبیر رازی۔ شفاء قاضی عیاض) اور کل علماء اہلسنت کا اس مسئلہ میں اتفاق نہیں کوئی روحانی معراج خواب بتلاتا ہے کوئی جسمانی غرض فضیلت معراج کو بھی ان لوگوں نے شک میں ڈال دیا ہے۔ ان کی کوئی بات اصولی اور ٹھکانے کی نہیں۔ حضرت ابوبکر نے معراج کی تصدیق کی تو ان کا لقب صدیق ہوا اور بی بی عائشہ نے معراج کی تکذیب کی تو ان کو صدیقہ کا لقب دیا گیا سنیوں کا عجب انصاف ہے۔

۲۵۔ بی بی عائشہ کا مسواک اور جان کندنی

بی بی عائشہ راوی ہیں۔ کہ مرض الموت میں عبد الرحمن بن ابوبکر کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آپ نے ادھر نگاہ ڈالی میں سمجھ گئی کہ آپ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس کو لے لیا اور چبا کر جھاڑ کر آپ کو دی۔ آپ نے بہت اچھی طرح سے اس کو دانتوں پر پھیرا۔

پھر وہ مسواک مجھ کو دے دیتے وقت آپ کا ہاتھ گر گیا یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اس نے آپ کے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا (مترجم بخاری اٹھارواں پارہ۔ صفحہ ۳۶۔ کتاب المغازی۔ احمدی پریس لاہور)

۲۵۔ آنحضرت صلعم کی مفلسی

عن انس انه مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر و اھالة سنخة ولقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا له بالمدینة عند یھودی واخذ منه شعیرا لاھله ولقد سمعته یقول ما امسی عند ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوة (مترجم بخاری۔ آٹھواں پارہ صفحہ ۳۹۔ کتاب البیوع)

حضرت انس نے کہا کہ وہ آنحضرت صلعم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی کھانے کے لئے گئے۔ اس وقت آنحضرت صلعم کی حالت یہ تھی کہ آپ نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گرو رکھوائی تھی۔ اور اس سے اپنی بیبیوں کے لئے کچھ جو غلہ لیا تھا۔ اور میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلعم کے گھر والوں پاس کبھی شام کو ایک صاع گیہوں یا غلے کا جمع نہیں ہوا۔ حالانکہ اس کے پاس نو بیبیاں ہیں۔

۲۶۔ عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعله ویخیط ثوبه ویعمل فی بیته کما یعمل احدکم فی بیته وقالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبه ویحلب شاته ویخدم نفسه (رواہ الترمذی مشکوٰۃ باب اخلاقه وشمائله صفحہ ۲۵۲۔ الربع الرابع) ترجمہ۔ عائشہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتے اور اپنا کپڑا آپ سی لیتے اور اپنے گھر میں کام کرتے جیسے کہ کام کرتا ہے ایک تمہارا اپنے گھر میں اور عائشہ نے کہا آنحضرت صلعم ایک آدمی تھے آدمیوں میں سے اپنے کپڑوں کی جوئیں دیکھتے اور اپنی بکری دوہتے اپنی خدمت کرتے

۲۷۔ آپ کے اختیارات

قال حدثنی ابو ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قام

فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الغلول فعظمہ وعظم امرہ
قال لا الفین احدکم یوم القیامۃ علی رقبتہ شاۃ لہا ثغاء علی رقبتہ
فرس لہ حمحمۃ یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد
ابلغتک الاخرۃ (بخاری کتاب الجہاد والسیر پارہ ۱۲ صـ ۵۲ احمدی پریس
لاہور) **ترجمہ** - ابوزرعہ نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے ابوہریرہ نے انہوں نے
کہا آنحضرت صلعم ہم کو خطبہ سناتے کھڑے ہوئے اور آپ نے لوٹ کے مال
میں چوری کرنے کا بیان کیا اس کو بڑا گناہ فرمایا اس کی سزا بڑی فرمائی آپ نے فرمایا
دیکھو۔ ایسا نہ ہو میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری
لادے دیکھوں۔ وہ میں میں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں وہ ہنہنا
رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ صلعم میری مدد کرو میں کہوں مجھے کچھ
اختیار نہیں میں نے تو دنیا میں اللہ کا حکم تجھ کو پہنچا دیا تھا۔ یا اپنی گردن پر
اونٹ لادے جو بڑ بڑا رہا ہو اور یہ کہہ رہا ہو یا رسول اللہ میری فریاد سنیے
اس اونٹ کو میری گردن سے چھڑائیے میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔
میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔

۲۸ - زید سے کم زاہد تھے

عن عبد اللہ ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی زید بن عمرو بن نفیل
باسفل بلدح قبل ان ینزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فقدمت
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفرۃ فابی ان یاکل منہا ثم قال زید انی
لست اکل مما تذبحون علی انصابکم ولا اکل الا ما ذکر اسم اللہ علیہ (بخاری
کتاب المناقب۔ پندرہ پارہ صـ ۲۲۔ احمدی پریس لاہور) **ترجمہ**
عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زید بن عمر
بن نفیل سے بلدح میں ملے۔ نبوت سے پہلے آپ کے سامنے دسترخوان
چنا گیا زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ اور کہا میں ان جانوروں کا
گوشت نہیں کھاتا جن کو تم تھانوں پر کاٹتے ہو میں اس جانور کا گوشت
کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے۔ (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۲۹- آپ کا صبر کم تھا

عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف ع ثم اتنی الداعی لاجبتہ (بخاری کتاب بدء الخلق پارہ ۱۳ صفحہ ۸) ترجمہ - ابوہریرہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے پاس پناہ لینا چاہتے تھے اور میں تو اگر یوسف کی طرح اتنی مدت تک قید میں رہتا پھر کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اس کے ساتھ چلا جاتا (حضرت یوسف کی طرح صبر نہ کرتا) ترجمہ مولوی وحید الزمان۔

۳۰- قیامت کو بیہوش ہونا

عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیامۃ فاکون اول من یفیق- فاذا انا بموسٰی اخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقۃ الطور-

(متنرجم بخاری کتاب بدء الخلق پارہ ۱۳ صفحہ) ترجمہ - حضرت ابوسعید خدری سے روائیت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا میں کیا دیکھوں گا موسٰی عرش کا پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں ان کو مجھ سے پہلے ہوش آ جائے گا یا بے ہوش ہی نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ کوہ طور پر بے ہوش ہو چکے۔

۳۱- حضرت یونس سے مقابلہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی (بخاری کتاب بدء الخلق پارہ ۱۳ صفحہ) حضرت عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہئے میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں۔

۳۲- آپ کو خاتمہ کی خبر نہ تھی

ام العلا انصار کی ایک عورت

فرماتی ہیں۔ کہ حضرت عثمان بن مظعون جو مہاجرین میں سے تھے فوت ہو گئے جب انکو کفن پہنا چکے۔ اسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے بے ساختہ یہ نکلا ابو السائب (حضرت عثمان) اللہ تم پر رحم کرے۔ میں اس کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی آنحضرت صلعم نے فرمایا تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے ان کو عزت دی میں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ صلعم آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر عثمان کو عزت نہ ہوگی تو پھر اللہ کس کو عزت دے گا۔ آپ نے فرمایا عثمان کو تو موت آچکی اور خدا کی قسم میں اس کے لئے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا وللّٰہ انا رسول اللہ ما یفعل بی۔ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہونا ہے (بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہ۔ صہ ۷۹)

۱۲۳ آنحضرت نے مردار مچھلی کھائی

جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم ہتوں کی فوج میں شریک تھے۔ ابو عبیدہ سردار تھے ہم کو شدت سے بھوک لگی پھر ایسا ہوا سمندر نے ایک مری ہوئی مچھلی (حوتاً میتاً) کنارے پر پھینکی ویسی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کو عنبر کہتے ہیں آدھے مہینے برابر اس میں کھاتے رہے۔ پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی۔ کھڑی کرائی تو اونٹ کا سوار اس کے تلے سے نکل گیا ابو عبیدہ نے کہا اس کا گوشت کھاؤ جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اللہ نے جو روزی تمہارے لئے نکالی اس کو کھاؤ اگر کچھ تمہارے پاس ہو تو ہم کو بھی کھلاؤ یہ سن کر بعضے لوگ اس کا بچا ہوا گوشت لے کر آئے آپ نے بھی کھایا (ترجمہ مولوی وحیدالزمان بخاری کتاب المغازی۔ پارہ ۱۷۔ صہ ۱۸۸)

۱۲۴۔ آنحضرت صلعم کا صحابہ کو گوشت گوہ کھلانا

ابن عباس سے روایت ہے ام حفید نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں آنحضرت صلعم کو پنیر اور گھی اور گوہ بھیجی آپ نے پنیر اور گھی کھایا و ترک الضب تقذراً اور گوہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دیا۔

ابن عباس نے کہا تو گوہ آنحضرت صلعم کے دسترخوان پر کہایا گیا صحابہ نے کہایا۔
اور اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کہایا جاتا (بخاری) کتاب الهبہ دسوار ،
پارہ ۳۲ ترجمہ مولوی وحید الزمان

۳۵۔ آنحضرت صلعم کا اجتہاد حضرت عمر سے کم تہا

عن عبد اللہ بن عمران عبد اللہ بن ابی لما توفی جاء ابنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطنی قمیصک اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ فقال اذنی اصلی علیہ فاذنہ فلما اراد ان یصلی علیہ جذبہ عمر فقال الیس اللہ نہاک ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین قال استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم فصلی علیہ فنزلت ولا تصل علی احد منھم مات ابدا و لا تقم علی قبرہ (بخاری۔ کتاب الجنائز سپارہ پانچواں صفحہ ۵۵) ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ عبد اللہ بن ابی منافق مشہور جب مر گیا اس کا بیٹا عبد اللہ جو پکا مسلمان تہا آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا اپنا قمیص عنایت فرمائیے اور اس پر نماز پڑھئے۔ اس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے اپنا قمیص اس کو دے دیا اور فرمایا جنازہ طیار ہو۔ تو مجہہ کو خبر کر عبد اللہ نے خبر کر دی۔ آپ نے نماز پڑھنے کا قصد کیا حضرت عمر نے آپ کو کہینچا اور عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا آپ نے فرمایا مجہہ کو یہ اختیار دیا ہے ان کے لئے دعا کر یا نہ کر اگر ستر بار دعا کرے گا جب بھی اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشنے کا غرض آپ نے اس پر نماز پڑھی پہر سورہ برات اتری منافق کا جنازہ مت پڑہ الخ۔

ب۔ فقال یا ابا ھریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیک من وراء ھذا الحائط یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ فبشرہ بالجنۃ جناب رسول خدا صلعم اپنی جوتیاں ابوہریرہ کو دیکر فرمایا جو تجہہ کو اس باغ کے پیچہے ملے اور وہ سچے دل یقین سے گواہی دیتا ہو کہ سوائے اللہ تعالی کے کوئی معبود نہیں اسکو بہشت کی بشارت دی۔ سب سے اول حضرت عمر نے ابوہریرہ سے ملاقات کی انہوں نے پوچہا کہ ای ابوہریرہ

یہ جوتیاں کیسی ہیں انہوں نے کہا کہ یہ دونوں جوتیاں پیغمبر خدا صلعم کی ہیں انہوں نے مجھکو بھیجا ہے کہ جو شخص صدق دل یقین سے گواہی دے رسوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی لائق عبادت نہیں تو اس کے واسطے جنت کی خوشخبری ہے پس عمر نے ابوہریرہ کو چھاتی میں مار اور گرا دیا اور کہا کہ واپس چلا جا اے ابوہریرہ پس آیا ابوہریرہ خدمت جناب سرور عالم صلعم میں اور رونے لگا اس عمر مجبہ پہ غلبہ کرکے چلے آئے پس ناگہاں عمر بھی پیچھے سے آ نکلے پس فرمایا جناب سرور عالم صلعم نے اے ابا ہریرہ تیرا کیا حال ہے عرض کیا کہ میں عمر سے ملا اور اس کو خبر دی اس نے مجھے چھاتی میں مار کر گرا دیا کہ میں پیچھے گر پڑا اور واپس لوٹا دیا جناب نے فرمایا اے عمر کیا سبب ہے کہ تو نے اس کو مارا کہا یا رسول اللہ آپ پر میری ماں باپ قربان ہوں۔ کیا آپ نے ابوہریرہ کو جوتیاں دے کر بھیجا کہ جو کوئی کلمہ شہادت صدق دل سے پڑھے۔ اسکو خوشخبری جنت کی دی۔ جناب نے فرمایا ہاں۔ عمر نے کہا یہ حکم نہ دیجئے میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ لوگ اس پر بھروسہ کریں اور عمل چھوڑ بیٹھیں پس فرمایا رسول خدا صلعم نے پس چھوڑ دے انکو (رواہ مسلم مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان سر لع اول صـ۲۲ امرتسری)

نوٹ۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر کا اجتہاد اور عقل معاذ اللہ جناب رسول خدا صلعم سے زیادہ

ج۔ معاملہ اسیران بدر

بدر کی لڑائی میں جب مشرکین قید ہو کر آئے تو حضرت ابوبکر نے فدیہ لیکر چھوڑ دینے کی رائے دی اور حضرت عمر نے کہا کہ سب کو قتل کیا جائے مگر جناب رسول خدا صلعم نے ان کو چھوڑ دیا اس پر عتاب الٰہی ہوا اور حضرت عمر کی رائے غالب رہی (در منثور سیوطی جلد ۳ صـ۲۰۳)

آپ کا گالی دینا

آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک میں اپنے دو غازی صحابیوں کو پانی کے واسطے گالیاں دیں۔ فسبّہما النبی صلعم (المعلم ترجمہ مسلم صـ۲۳۱ ۱۲ جلد سادس)

آنحضرت صلعم کی اجتہاد خطائی

۱۔ بعض منافقوں نے آپ سے جہاد سے چھٹی چاہی۔ اور آنحضرت صلعم نے انہیں اجازت دی تھی۔ وہ اجتہاد غلط تھا۔ خدا نے فرمان جاری ہوا عفی اللہ عنک لم اذنت لہم (پ ۱۰ ع ۱۲) حالانکہ تمام آیات کے پڑھنے سے منافقین کو جہاد میں منع تھی اور آنحضرت کو اجازت تھی۔ کہ ان کو روک دیں۔

۲- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ میں نے مکہ معظمہ میں سے زمین نخلستان کی طرف ہجرت کی اور آپکا گمان یہ ہوا کہ وہ زمین یمامہ ہے یا طائف لیکن وہ مدینہ نکلا

۳- ایکدفعہ کھجوروں کے پیوند کرنے کے واسطے زمینداروں کو فرمایا مگر اس سال میوہ کم نکلا۔ آپنے فرمایا کہ میں انسان ہوں مجھ سے بھی غلطی ہوتی ہے دین کے کام میں میرا حکم مانو (رواہ مسلم)

۳۶- آنحضرت صلعم کا قافلہ لوٹنا

عبد اللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں کسی لڑائی میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی آپکو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا۔ سوا تبوک کی لڑائی کے اور بدر کی لڑائی میں جو میں پیچھے رہگیا تو ہمیں نہ جانے سے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں کیا انما خرج رسول اللہ صلعم یرید عیر قریش حتی جمع اللہ بینہم وبین عدوھم علی غیر میعاد کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدر میں لڑنے کی نیت نہیں گئے تھے بلکہ قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے مگر اللہ نے ناگہانی مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا (بخاری کتاب المغازی پارہ ۱۶ ص ۱ باب قصہ غزوہ بدر احمدی پریس لاہور) نوٹ! اے اللہ کے پیارے نبی صلعم آپ کی شان وعظمت اس بہتان و افترا سے پاک و برتر ہے۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم آپ دنیا میں بشیر ونذیر و رحمۃ اللعالمین بنکر آئے آپنے اپنا سارا مال و متاع اللہ کے نام پر لٹا یا اسمعیل بخاری نے آپ پر بھاری بہتان باندھا ہے معاذ اللہ آپ کو ڈاکو اور لٹیرا بنا دیا اور شان رسالت کو مٹا دیا

آنحضرت صلعم اور وسوسہ شیطان

ابن عباس و محمد بن کعب القرظی اور سوائے انکے جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کی قوم قرآن کو تسلیم نہیں کرتی تو انہوں نے اپنے دل میں تمنا کی کہ اللہ تعالٰے کی طرف سے کوئی ایسی آیت قرآن شریف نازل ہو کہ جو ان کے اور انکی قوم کے درمیان دوستی پیدا کردے پس ایسا ہی ہوا کہ ایکدن مجلس قریش میں اللہ تعالٰے نے سورۂ والنجم (پارہ ۲۷ ر ۲) اتاری جناب رسول اللہ صلعم نے اسکو پڑھا جب اس آیت پر پہنچے افرءیتم اللات والعزی ومنٰوۃ الثالثۃ الاخری شیطان نے آپ کی زبان پر یہ بات ڈالدی جس کی وہ تمنا کرتے تھے یعنی یہ فقرہ۔ تلک الغرانیق العلٰی وان شفاعتھن لترتجی یعنی بت بڑے بزرگ ہیں اور تحقیق ان سے

شفاعت کی امید رکھنی چاہئیے جب قریش نے اس کو سنا اس سے بہت خوش ہوئے (تفسیر معالم التنزیل۔ سورہ والنجم۔ پ ۲۷) تفسیر بیضاوی جلالین وزاد الآخرہ۔ مواہب لدنیہ۔ ابی حاتم۔ طبری۔ ابن المنذر۔

نوٹ۔ یہ واقعہ غلط اور سنیوں کے مفسرین کا بہتان وافترا ہے اور اس سے قرآن شریف ونبوت کی تکذیب ہوتی ہے جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم بت شکن تھے بت پرستی کو دور کرنے آئے نہ کہ بتوں کی تعریف کرنے کو۔ شیطان کا وسوسہ اور تسلط آپ پر پایا جاتا ہے حالانکہ یہ شان رسالت سے بعید ہے قرآن شریف کا فرمانا ہے کہ جن اور انس ملکر قرآن شریف بنانا چاہیں تو ہرگز نہیں بنا سکتے یہاں شیطان نے آیت بنا کر کلام الٰہی میں ملادی پس یہ سراسر الزام واتہام ہے جو مسلمانوں نے جناب سردار دوجہان پر لگایا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسی شان واوصاف رسالت کو پڑھکر اور دیکھ کر سواد اعظم میں سے سنی مسلمانوں نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کر دیا اور کئی جھوٹے نبی اور رسول بن گئے کیونکہ ان کا حوصلہ بڑھ گیا نہ ہر ایک معمولی شخص نبی اور رسول بن سکتا ہے۔ نیک اوصاف اور عصمت کی شرط نہیں۔ مسلمانوں تم ایسی کتابوں کو جن میں نہ شان نبوت ہو نہ شان رسالت نہ امامت یا مرسل بنا کر سمندر میں ڈبودو۔

آنحضرت صلعم اور سکرات موت

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ (مرض الموت) میں آپ کے سامنے پانی کی چھاگل رکھی تھی۔ آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیر کر فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا فی الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک نکل گئی آپ کا ہاتھ گر گیا (مترجم بخاری۔ اٹھارواں پارہ۔ صلا۔ کتاب المغازی۔

ب۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے میری ہنسلی اور ٹھڈی کے بیچ میں انتقال فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلعم پر موت کی سختی دیکھی اس کے بعد سے میں موت کی سختی کسی کے لئے برا نہیں سمجھتی۔ (مترجم بخاری اٹھارواں پارہ صلا کتاب المغازی احمدی پریس لاہور)

ج ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں جتنی موت کی سختی میں نے آنحضرت صلعم پر دیکھی اتنی کسی پر نہیں دیکھی (حاشیہ بخاری اٹھارواں پارہ صلا کتاب المغازی۔ احمدی پریس لاہور)

د۔ آپ فرماتے تھے یاالٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کے (جامع ترمذی جلد اول۔ ابواب الجنائز ص۲۹۹۔ مطبع نولکشور)

نوٹ: جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا المومن یموت بعرق الجبین (ترمذی) مومن پیشانی کے پسینے سے مرتا ہے یعنی مومن پر موت کی شدت نہیں ہوتی سوائے عرق پیشانی کے سنیوں نے معاذ اللہ معمولی مومن فقیروں اور اولیاء اللہ سے بھی گھٹا دیا کہ جنہوں نے کلمہ شریف پڑھا اور روح پرواز کر گیا۔ اللہ اللہ نبی آخر زمان حبیب الرحمن شفیع المذنبین ورحمۃ للعالمین ہوں اور ان پر موت کی سختی۔ تعجب ہے۔

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر موت آسان کر دی کیونکہ میں نے بی بی عائشہ کی ہتیلی کی سفیدی بہشت میں دیکھی (مدارج النبوۃ وفاۃ النبی)

آنحضرت صلعم کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

یہ فعل زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا اب بھی جہال بدو اور عیسائی قوم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں۔ جس سے کپڑے و بدن پلید ہو جاتے ہیں۔ عن حذیفۃ قال اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما ثم دعا بماء فجئتہ بماء فتوضا۔ (بخاری پہلا پارہ کتاب الوضوء باب البول قائما وقاعدا۔ ص۸۹ مطبع احمدی) ترجمہ۔ حذیفہ رض نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے (کوڑا روڑی)۔ کو وہاں پر آئے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا پھر پانی منگایا میں پانی لایا آپ نے وضوء کیا۔ ف ابن حجر نے کہا کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی حضرت عمر نے فرمایا البول قائما احصن للدبر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مقعد کو مضبوط رکھتا ہے۔ (حاشیہ وحید الزمان)

آپ کے ران کا کھلنا

امام طحاوی اور بیہقی نے نکالا حفصہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک دن اپنا کپڑا اپنے دونوں رانوں کے بیچ میں رکھا تو ابوبکر آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ نے ان کو اجازت دی۔ اسی حال میں پھر عمر آئے ان کو بھی اجازت دی۔ اسی حال میں پھر کئی شخص آپ کے اصحاب میں سے آئے حضرت اپنے حال پر بیٹھے رہے۔ حضرت عثمان کے آنے پر

آپ نے کپڑے پہنے اوپر پھیلائے (تسہیل القاری ترجمہ بخاری صفحہ ۲۷۵ مطبع صدیقی)
نوٹ۔ ران ستر عورت ہے ننگا کرنا گناہ ہے آپ نے باقی صحابہ کی پرواہ نہ کی اور مرتکب گناہ ہوتے رہے (معاذ اللہ)

شق الصدر

سنی عالم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دو دفعہ سینہ چیرا گیا اور دھو کر نور بھر دیا گیا۔ گویا پیدائشی نور نہ تھے۔ اور نہ اللہ پاک بغیر سینہ چیرنے کے آپ کو معرفت و نورانیت وحقانیت نہیں بخش سکتا تھا جبرئیل علیہ السلام نے جہاں سے چیرا دیا وہ دل کی جگہ نہیں تھی۔ حضرت جبرئیل تشریح انسان سے واقف نہ تھے۔

۱۔ عن مالك بن صعصعة ان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدثهم عن ليلة اسری به بينما انا فی الحطيم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی ات فشق ما بين هذه الى هذه يعنی من ثغرة نحره الى شعرته فاستخرج قلبی ثم اوتيت بطشت من ذهب مملوا ايمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعيد وفی رواية ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئی ايمانا و حكمة الاخره (مشکوٰۃ باب فی المعراج فصل اول صفحہ ۲۷۵ الربع الاول اھر تسری) ترجمہ۔ مالک بن صعصعہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اس رات کے واسطے کہ آنحضرت صلعم معراج کو تشریف لے گئے ہیں حطیم اور بعض وقت فرمایا حجر میں تھا کہ اس حال میں لیٹا ہوا تھا ناگاہ میرے پاس آنے والا آیا اس نے چیرا۔ حلقوم سے بالوں تک پس میرا دل نکالا میرے پاس ایک طشت سونے کا ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا۔ میرا دل دھویا گیا پھر بھرا گیا۔ اور پھر دل میرا پھیرا گیا ایک روایت میں ہے کہ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ پھر ایمان اور حکمت سے بھرا گیا۔

نوٹ۔ معاذ اللہ اس سے پیشتر نبی مکرم میں ایمان وحکمت نہ تھی۔

۱۔ آنحضرت صلعم کو نسیان

عن عائشة سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم رجلا يقرء فی المسجد فقال رحمه الله لقد اذكرنی كذا وكذا اية من سورة كذا (بخاری باب

نسیان القرآن) ترجمہ ۔ عایشہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا ۔ پس کہا کہ خدا اسپر رحم کرے مجھ کو یہ آیتیں اس سورہ سے یاد دلائیں۔

۲۔ عن عائشۃ قالت سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم رجلا یقرء فی سورۃ باللیل فقال یرحم اللہ لقد اذکرنی کذا و کذا آیۃ کنت انسیتہا من سورۃ کذا (بخاری باب نسیان القرآن) حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو ایک سورۃ پڑھتے سنا رات کو پس فرمایا کہ خدا اس پر رحم کرے مجھکو فلاں فلاں آیتیں یاد دلائیں جن کو میں فلاں سورۃ سے بھول گیا تھا

نوٹ ۔ بخاری صاحب ممکن ہے کہ آنحضرت صلعم کو اور سورتیں بھی بھول گئی ہوں آپ نے ایک اولو العزم پاک و مقدس ناطق بالحق نبی آخرالزمان پر نسیان کی تہمت لگائی ۔ اللہ تعالے آپ سے سمجھے ۔ آپنے یہ نہ سمجھا کہ مخالفین مذہب اسلام نے بھی جو اس زمانہ میں زیادہ تر یہودی اور مشرکین تھے بہت سی باتیں سچ اور جھوٹ آنحضرت کی نسبت مشہور کی تھیں وہ عرب میں پھیل گئی تھیں ۔ رفتہ رفتہ بطور روایت کے بیان ہونے لگیں ۔ اور لوگوں نے غلطی سے ان کو حدیثوں میں شمار کیا آج اہل اسلام میں آریہ اور عیسائی انہی سنی مذہب کی احادیث پر اعتراض کرتے ہیں اور تردید مذہب اسلام میں کئی کتابیں شائع کی ہیں کیا کوئی سنی عالم بتا سکتا ہے کہ ایسے اعتراضات مذہب شیعہ پر بھی کبھی کسی نے کئے ہیں ۔ اور کیا مذہب شیعہ کے کتابوں میں ایسے موضوعات اور بیہودات ہیں جن سے اسلام و بانی اسلام پر دھبہ پڑتے نہیں نہیں وہ تو پاک اور مقدس اماموں کی پاک کلام ہے اسلام کو پاکیزہ و منزہ ثابت کرتی ہیں ۔ اے اللہ کے پیارے نبی صلعم آپکی شان ان سنیوں کے بہتانات سے صاف و پاک اور منزہ ہے آپ کا شان قرآن عظیم الشان ہے جو ہمیشہ قیامت تک ہر ایک سے مقابلہ کرتا رہے گا ۔

آیئنہ چہارم ۔ تحریف القرآن و تحریق الفرقان

مذہب سنی کے کتب احادیث و تفاسیر سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر و عثمان نے

قرآن شریف کو جمع کرتے وقت بزرگ اہل بیت رسالت صلعم جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام و حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر قاری و حافظ صحابہ کرام کو شامل نہیں کیا۔ نہ کوئی کمیٹی پڑتال مقرر کی نہ مجمع عام میں حافظوں کے روبرو قرآن سنایا گیا صرف ایک صحابی حضرت زید بن ثابت نوجوان سے قرآن شریف کو لکھوالیا حضرت عثمان نے قرآن شریف کی تنزیل کو بدل ڈالا۔ سات قراءت کو مٹا دیا اور ایک قراءت قریش مقرر کر دی باقی کل مصاحف و اوراق وغیرہ جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ اور حضرت شیخین کے زمانہ تک محفوظ چلے آتے تھے اور تبرکات وحی تھے جن کو خود جناب رسول اللہ صلعم نے اپنے کاتبوں سے لکھوائے تھے وہ قابل قدر و حفاظت تھے ان سب کو جلا دیا۔ اور مروان بن حکم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر کا جمع کیا ہوا قرآن شریف بھی جلا ڈالا۔ صحابہ میں اختلاف قراءت رہا۔ کئی آیات بکری کھا گئی کئی آیات گم ہو گئیں۔ غرض اہلسنت کے نزدیک مصحف عثمانی مکمل ہرگز نہیں ہے دیکھو مظاہر الحق جلد ۲۔ فضائل القرآن صفحہ ۱۱۲ بخاری کتاب فضائل القرآن پارہ ۲۰ صفحہ ۱۲۲ احمدی پریس لاہور)

قرآن شریف کی سات قرائت

۱-۱ن ابن عباس رضی اللہ عنہما حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اقرأنی جبرائیل علی حرف فراجعتہ فلم ازل استزیدہ ویزیدنی حتی انتھی الی سبعۃ احرف (بخاری کتاب فضائل القرآن۔ پارہ بیس ۲۰ صفحہ ۱۲۵ احمدی پریس لاہور) ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے مجھ کو پہلے عرب کے ایک ہی محاورہ پر قرآن پڑھایا میں نے ان سے کہا اس میں بہت سختی ہو گی میں برابر ان سے کہتا رہا۔ اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی ب۔ بخاری کتاب فی الخصومات پارہ ۹ صفحہ ۲۶ پارہ ۱۸ احمدی پریس لاہور سات قرءت پر قرآن شریف اترا۔

جمع القرآن۔ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ جب یمامہ کی لڑائی میں جو

مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی مسلمان مارے گئے۔ سات سو صحابہ شہید ہوئے تو ابو بکر صدیق نے مجھ کو بلوا بھیجا میں گیا تو دیکھا حضرت عمر وہاں بیٹھے ہیں۔ ابو بکر نے کہا عمر میرے پاس آئے اور کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت مارے گئے میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو اسی طرح لڑائیوں میں قاری مارے جائیں اور بہت سا قرآن جو اسوقت سینوں میں تھا ہاتھ سے جاتا رہے۔ تو میں مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ قرآن کو اکٹھا کرنے کا حکم دیجئے اس وقت میں نے عمر سے کہا یہ تو بتلاؤ کہ جو کام آنحضرت صلعم نے نہیں کیا (قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا) اور تم کیسے کروگے عمر نے کہا اگر یہ کام حضرت نے نہیں کیا تو خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اس میں بڑی مصلحت ہے میرا سینہ بھی کھول دیا مجھ کو بھی یہ کام مناسب نظر آیا۔ اور عمر کی جو رائے تھی وہی رائے میری بھی قرار پائی۔ زید بن ثابت کہتے ہیں ابو بکر نے کہا تو ایک جوان عقلمند آدمی ہے ہم کو تیرا اعتبار ہے اور تو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں وحی بھی لکھا کرتا تھا (قرآن سے خوب واقف ہے) ایسا کر قرآن کی تلاش کر اس کو اکٹھا کر زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے تم ایک پہاڑ اٹھاؤ تو مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا۔ جتنا کہ یہ کام مشکل معلوم ہوا یعنی قرآن کا جمع کرنا۔ میں نے ان سے کہا تم لوگ وہ کام کیونکر کروگے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا ابو بکر نے کہا گو آنحضرت نے یہ کام نہیں کیا مگر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے۔ اور برابر مجھ سے یہ کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے جیسے ابو بکر و عمر کے دل میں یہ بات ڈالدی تھی میرے بھی دل میں ڈال دی۔ فتتبعت القرآن اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت اٰخر سورة التوبه مع ابی خزیمة الانصاری۔ لم اجدها مع احد غیرها لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز ما عنتم حتی خاتمه براءة فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاه اللہ تعالیٰ ثم عند عمر حیاته ثم حفصة بنت عمر یعنی میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں باریک پتلے پتھر یا ٹھیکروں پر لکھا پایا۔ کچھ لوگوں کو زبانی یاد تھا۔ غرض اسی طرح جا بجا سے جمع کیا یہاں تک کہ میں نے سورہ توبہ کی آخری آیت صرف ابو خزیمہ انصاری پاس لکھی ہوئی پائی اور لوگوں کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی یعنی یہ آیت لقد جاءکم

رسول من انفسکم الآیۃ پھر یہ مصحف جو زید بن ثابت نے مرتب کیا ابوبکر صدیق کی وفات تک ان کے پاس رہا۔ ان کے بعد حضرت عمر کے پاس رہا حضرت عمر کے وفات کے بعد ام المومنین حفصہ پاس تھا۔ بخاری باب فضائل القرآن بیسواں پارہ صفحہ ۱۲۱ ترجمہ بولوی وحید الزمان

احراق قرآن

انس بن مالک نے بیان کیا کہ حذیفہ بن یمان حضرت عثمان پاس آئے وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ ارمینیہ اور آذربیجان فتح کرنے کو لڑ رہے تھے حذیفہ اس سے گھبرا گئے کہ ان لوگوں نے قرآن کی قرات میں اختلاف کیا اور حضرت عثمان سے کہنے لگے خدا کے واسطے امیر المومنین اس سے پہلے کہ مسلمان یہود اور نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں۔ اس امت کی خبر لیجیئے ان کو مصیبت سے بچا لیجیئے یہ سن کر حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دو ہم اس کی نقلیں اتار کر پھر تم کو واپس کر دیں گے ام المومنین حفصہ نے بھیج دیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا انہوں نے اس کی نقلیں اتاریں حضرت عثمان نے تینوں کے لوگوں یعنی عبداللہ سعید اور عبدالرحمن سے یہ بھی کہہ دیا اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں جو انصاری تھے۔ قرات میں اختلاف ہو تو قریش کے محاورے پر لکھنا اسلئے کہ قرآن انہی کے محاورے پر اترا ہے خیر انہوں نے ایسا ہی کیا جب مصحفوں کو طیار کر چکے تو حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کا مصحف تو ان کے پاس واپس کر دیا اور ان مصحفوں میں سے ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بھجوا دیا۔ وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق اور اس کے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا ان سب کے جلا دینے کا حکم دیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے خارجہ بن زید ابن ثابت نے بیان کیا۔ انہوں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں ہم مصحف لکھ رہے تھے۔ اس وقت سورہ احزاب کی ایک آیت کا پتہ ملا جو حضرت حفصہ کے مصحف میں بھی نہ تھی۔ اور میں نے بارہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ آیت پڑھتے سنا تھا آخر ہم نے اس کو تلاش کیا کہیں تو ملتی ہی نہ تھی وہ خزیمہ بن ثابت

انصاری کے پاس لکھی ہوئی ملی وہ آیت یہ ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ۔ ہم نے اس کو سورہ احزاب میں لگا دیا (مترجم بخاری فضائل القرآن۔ پارہ بیسواں۔ ص۱۲۲ و ص۱۲۳ مطبع احمدی لاہور۔

ب۔ حضرت عثمان کا قرآن جلانا دیکھو۔ تاریخ خمیس مطبوعہ مصر ص۲۳۲۔ جلد ۲

ج۔ دیکھو صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر ص۱۰۱ عربی۔

د۔ روضۃ الاحباب مطبوعہ تیغ بہادر لکھنو۔ ص۲۲۹ جلد دوم۔ ۱۶۵

ہ۔ مشکوٰۃ مطبوعہ محمدی دہلی ص۱۵۰

و۔ مشکوٰۃ مطبوعہ امرتسر۔ کتاب فضائل القرآن۔ ربع ۲۔ ص۱۳۱

ز۔ ترجمہ تاریخ اعثم کوفی مطبوعہ بمبئی ص۱۷۴

ح۔ تفسیر اتقان علامہ جلال الدین سیوطی مطبوعہ احمدی ص۱۶۸۔ وازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ مقصد دوم

ط۔ سکرز آف محمد و شنگٹن اردنگ مطبوعہ لنڈن ۱۸۵۰ء ص۱۶۲ انگریزی۔ (مولف کے پاس موجود ہے)

کل پانچ قرآن

کتب احادیث سے ثابت ہے کہ زمانہ خلافت راشدہ میں پانچ قرآن نثیر موجود تھے۔

۱۔ مصحف عائشہ۔ بی بی عائشہؓ کا قرآن۔ مصحف عثمانی سے علیحدہ تھا اور اسکی ترتیب الگ تھی۔ حضرت یوسف بن مالک نے کہا۔ کہ میں حضرت عائشہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے عراق کا ایک شخص آیا وہ پوچھنے لگا کفن کیسا ہونا چاہئے انہوں نے کہا۔ افسوس اس سے مطلب کس طرح کا بھی کفن ہو تجھے کیا نقصان پہنچا پھر وہ کہنے لگا۔ ام المومنین ذرا اپنا مصحف تو مجھ کو دکھائیے۔ انہوں نے کہا کیوں۔ کیا ضرورت ہے۔ اس نے کہا میں آپ کا مصحف دیکھکر سورتوں کی ترتیب پہچان لوں بعضے لوگ اس کو بے ترتیب پڑھتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا پھر اس میں کیا قباحت ہے جونسی سورت تو چاہے۔ پہلے پڑھ اور جونسی سورت چاہے بعد پڑھ۔ اگر اترنے کی ترتیب دیکھنا ہے تو پہلے تو مفصل کی ایک سورت اتری اس میں جنت اور جہنم کا ذکر ہے جس میں بہشت اور دوزخ کا ذکر ہے جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہو گیا

اعتقاد سے فراغت ہوئی۔ اس کے بعد حلال و حرام کے احکام اترے الا آخرہ
(بخاری پارہ بیسواں ص ۱۲۵ و ص ۱۲۶ فضائل القرآن)

۲۔ مصحف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مسعود اور ان کی شاگردوں نے اپنا قرآن حضرت عثمان کو نہ دیا اور نہ اس کو جلایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا مصحف حضرت عثمان کے مصحف کی ترتیب پر نہ تھا (بخاری۔ پارہ بیسواں ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷ فضائل القرآن)

ب۔ حضرت شقیق بن سلمہؓ نے کہا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا۔ تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے قرآن کی ستر سے کچھ زائد سورتیں خود آنحضرت صلعم کے منہ سے سیکھی ہیں۔ تو میں حضرت عثمان کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا کہ اپنا مصحف جلا ڈالوں۔ اور ان کے مصحف کے ترتیب کے موافق پڑھا کروں۔ خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو یہ معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں لیکن یہ صحیح نہیں کہ میں ان سب سے افضل نہیں ہوں۔
(بخاری پارہ بیسواں ص ۱۲۵ فضائل القرآن۔ باب القراء من اصحاب النبی صلعم)

۳۔ مصحف علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام کا مصحف بہ ترتیب نزول تھا۔ شروع میں سورۂ اقراء پھر سورۂ مدثر۔ پھر سورۂ قلم اور اسی طرح پہلے سب کی سورتیں تھیں۔ پھر مدنی سورتیں
(حاشیہ بخاری پارہ بیسواں ص ۱۲۷۔ کتاب فضائل القرآن)

ب۔ ابن سیرین کہتا ہے اگر وہ قرآن شریف ہم تک پہنچتا تو حقیقت میں علم کا بڑا ذخیرہ تھا (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی زمیندار پریس ص ۹۹ ۱۳۸)

ج۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے قرآن شریف کو جمع کیا۔ آپ نے اسی ترتیب کے ساتھ جمع کیا جسطرح کہ نازل ہوا (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۹۹)

۴۔ **مصحف حفصہ**۔ اس کو حضرت ابوبکر کے زمانہ بادشاہت میں حضرت زید بن ثابت نے جمع کیا تھا وہ زندگی بھر حضرت بی بی حفصہ بنت حضرت عمر کے پاس رہا مروان نے مانگا تو بھی انہوں نے نہیں دیا ان کی وفات کے بعد مروان نے عبداللہ بن عمر سے

وہ مستعار منگوایا اور جلا ڈالا۔ (حاشیہ بخاری۔ پارہ بیسواں صہ ۱۲۳ کتاب فضائل القرآن و مظاہر حق جلد دوم۔ فضائل القرآن)

۵۔ مصحف عثمانی

سورتوں کی ترتیب۔ وجود قراءت وغیرہ میں حضرت عثمان نے تصرف کیا آنحضرت صلعم کے عہد میں ترتیب سورتوں کی نہ تھی اور اسی لئے نمازی کو جائز ہے کہ جس سورت کو چاہے پہلے پڑھے جس سورت کو چاہے بعد میں پڑھے ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں (حاشیہ بخاری۔ پارہ بیسواں صہ ۱۲۳ ترجمہ مولوی وحید الزمان)

اختلاف قراءۃ صحابہ

اس اختلاف سے صاف ثابت نہیں ہے کہ صحیح قراءت کون ہے آیا موجودہ مروجہ قرآن شریف کے آیات یا قراءت صحابہ ان دونوں میں کلام الٰہی اصلی کون ہے

۱۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سودا گری کرنا برا سمجھا اس وقت سورہ بقر کی یہ آیت اتری۔ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم فی مواسم الحج قرءھا ابن عباس (مترجم بخاری۔ کتاب البیوع۔ پارہ آٹھواں صہ ۳۶)

۲۔ عن صفوان بن یعلی عن ابیہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرء علی المنبر ونادوا یا مالک قال سفیان فی قراءتہ عبداللہ ونادوا یامال (مترجم بخاری۔ کتاب بدءالخلق پارہ ۱۳ صہ ۸۱) ترجمہ۔ صفوان بن یعلی نے اپنے یعلی بن امیہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر سورہ زخرف کی اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یامالک سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ہے۔ ونادوا یامال (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۳۔ نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یوں ہی پڑھا ہے سکذب اصحاب الیکۃ المرسلین اور مشہور قراءت اصحاب الایکۃ ہے۔ (مترجم بخاری حاشیہ تیرھواں پارہ صہ ۹۵۔ کتاب بدءالخلق)

۴۔ ابراہیم نخعی نے کہا عبداللہ بن مسعود کے شاگرد شام کے ملک میں ابوالدرداء صحابی پاس گئے۔ ابوالدرداء ڈھونڈ کر ان سے ملے۔ اور ان سے پوچھا عبداللہ بن مسعود کی طرح تم میں کونسا شخص قرآن پڑھتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔ ابوالدرداء نے کہا۔ کس کو زیادہ یاد ہے۔ انہوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ ابوالدرداء نے علقمہ سے پوچھا۔ اچھا عبداللہ بن مسعود سورۂ والیل کو کس طرح پڑھتے تھے۔ علقمہ نے کہا۔ یوں پڑھتے۔ الذکر والانثی۔ ابوالدرداء کہنے لگے۔ اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے۔ مگر یہ شام کے ملک والے چاہتے ہیں یوں پڑھوں وما خلق الذکر والانثی میں تو خدا کی قسم کبھی اس طرح نہیں پڑھنے کا (ترجمہ مولوی وحید الزمان) پارہ بیسواں کتاب فضائل القرآن۔ صفحہ ۹۶ و صفحہ ۱۲۳ و صفحہ ۱۲

۵۔ حضرت عمر کی قرأت یوں تھی غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین (بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۳۱ سورۂ بقر ترجمہ احمدی پریس)

۶۔ قرأت ابن عباس۔ عن عطاء سمع ابن عباس یقرء وعلی الذین یطوقونہ فدیۃ طعام مسکین قال ابن عباس لیست بمنسوخۃ۔ ترجمہ عطاء ابن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ یوں پڑھتے تھے وعلی الذین یطیقونہ طعام مسکین ابن عباس نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے (ترجمہ بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۵ احمدی پریس لاہور)

۷۔ ابن عمر نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما اور مشہور قرأت میں قیاما ہے (بخاری مترجم کتاب التفسیر پارہ ۱۸ صفحہ ۲۶ کتاب التفسیر سورۂ نساء)

۸۔ قرأت ابن مسعودؓ آیت متعہ ابن مسعود نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم منھن الی اجل مسمی جس سے حرمت متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے (بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۱۱۱ کتاب التفسیر)

۹۔ قرأت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین لیکن جمہور نے اس

آیت کو نہیں پڑھا مصحف عثمانی میں نہیں لکھی گئی۔ (بخاری کتاب التفسیر تبت یدا ابی لہب
پارہ بیسواں ص۱۱۵ مترجمہ مولوی وحید الزمان)
۱۰۔ فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب وقد تب ھلکن اقراھا الاعمش اعمش نے نہیں
ہی پڑھا۔ (بخاری۔ کتاب التفسیر تبت یدا ابی لہب۔ پارہ بیسواں ص۱۱۵)
۱۱۔ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس کو عبداللہ بن مسعود قرآن میں داخل
نہیں سمجھتے تھے بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے و کہتے یہ دونوں سورتیں صرف
اسلئے آئیں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں۔ (بخاری پارہ بیسواں ص۱۱۵ مترجم) کتاب التفسیر
۱۲۔ علامہ سیوطی نے ابن عمر کی طرف اس قول کو منسوب کیا ہے قال ابن عمر لا یقولن
احدکم قد اخذت القرآن کلہ ومایدریہ ما کلہ قد ذھب منہ کثیرا تم مر سے
کوئی شخص اس بات کو نہ کہے۔ کہ اس نے تمام قرآن کو حاصل کیا ہے ہرگز تمام حاصل
نہیں کیا تحقیق اس قرآن سے بہت کچھ چلا گیا۔ (اتقان علامہ سیوطی جلد ۲ ص۲۵)
۱۳۔ حضرت عائشہ کی طرف اس قول کو منسوب کیا ہے۔ قالت کانت
سورۃ الاحزاب بقرانی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائتی
ایۃ۔ فلما کتب عثمان المصاحف لم تقدر منھا الا ما ھو الآن۔
بی بی عائشہ نے فرمایا سورۂ احزاب سورۂ بقر کے برابر زمانہ نبوت میں دو
سو آیت تھی۔ جب عثمان نے قرآن لکھا۔ سب کو نہ لکھا۔
۱۴۔ تفسیر ثعلبی اور تفسیر المشکل ابن قتیبہ میں ہے ان عثمان قال ان قولہ تعالیٰ
ان ھذان لساحران ان فی القرآن لحنا فقال رجل صحیح ذالک الغلط
فقال دعوہ فانہ لا تحلل حراما ولا یحرم حلال۔
یعنی حضرت عثمان نے فرمایا۔ کہ حق تعالےٰ کا یہ قول ان ہذان
لساحران غلط ہے۔ ایک شخص نے کہا اس غلطی کو صحیح کر دیجئے
تو جواب دیا اس کو چھوڑ دو۔ یہ کسی حرام کو حلال اور کسی حلال کو حرام تو کرتا نہیں

چند آیات بکری کھا گئی

ازالۃ الخفاء مقصد سوم حالات عثمان:۔

آئینہ پنجم اہل سنت کی شان صحابہ کبار میں گستاخی و بہتان

مذہب سنی کی کتابوں میں ہر ایک مسئلہ۔ ہر ایک عقیدہ۔ ہر ایک بات کا اختلاف ہے کوئی مسئلہ یقینی نہیں۔ سب کے سب مشکوک ہیں۔ چونکہ یہ تمام کتب غیر معصوم۔ عوام الناس دریدہ دشمنان دین اسلام کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ ان کی اپنی قیاس و اجتہاد اور رائے کا نتیجہ ہے۔ سب کے سب مخالف کتاب اللہ ہیں جن سے ایک محقق اور غیر مذہب کا عالم راہِ نجات و صراط مستقیم حاصل نہیں کر سکتا بلکہ سینوں کے اختلافات کو پڑھ کر اور دیکھکر ایک گورکھ دھندے میں پڑ جاتا ہے۔ نہ ان میں شانِ الوہیت ہے۔ اور نہ ہی شانِ نبوت تو یہ لوگ شانِ صحابہ کرام کو کیا جانیں گے۔ مذہب سنی میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان سب سے افضل اور بہتر و اعلیٰ مانے جاتے ہیں۔ انکے مناقب و فضائل میں صحاح ستہ و دیگر کتب تواریخ میں زمین آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں بعض جگہ انکو درجہ نبوت سے بھی بڑھایا گیا ہے مگر جب انکے عیب اور نقص اور مطاعن لکھنے بیٹھے ہیں۔ تو پچھلا لکھا ہوا یاد نہیں رہا۔ انکو درجہ اسلام سے بھی گرا دیا ہے۔ انکے اخلاق وفاداری۔ اسلام۔ ایمان پر سخت حملہ کیا ہے۔ ان کی کتابوں سے صاف ظاہر ہے کل صحابہ عدول اور ثقہ نہ تھے۔ اور جو اصحاب بدری تھے انسے بھی گناہ کبیرہ سرزد ہوئے

مطاعن حضرت ابوبکر خلیفہ اجماعی اول

اخلاق حضرت ابوبکر

کان ابوبکر سبابا او نسابا ترجمہ حضرت ابوبکر بہت گالیاں دینے والے تھے۔ یا زیادہ نسب جاننے والے۔ یہ حضرت عقیلؓ کی لڑائی کا معاملہ ہے (تاریخ الخلفاء عربی علامہ سیوطی صفحہ ۶۳)

۲۔ ابو ہریرہ نے کہا۔ ایک مسلمان (ابوبکر صدیق) اور ایک یہودی آپس میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان کے لوگوں پر چن لیا (فضیلت دی) اسنے قسم کھائی یہودی نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے موسےٰ کو سارے جہان کے لوگوں پر چن لیا جب یہودی نے یہ کہا۔ تو مسلمان نے ہاتھ اٹھایا۔ اس کو ایک طمانچہ لگایا۔ وہ یہودی آں حضرت

صلعم کے پاس آیا اور مسلمان سے جو اس کا حال گذرا وہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا کا تخیرونی علے موسیٰ فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسیٰ باطش بجانب العرش فلا ادری کان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ۔ (ترجمہ) مجھکو موسے پر فضیلت مت دو۔ قیامت کے دن ایسا ہوگا۔ لوگ بے ہوش ہوجائیں گے مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا۔ میں دیکھونگا موسے عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں وہ بے ہوش کر مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آجائیں گے یا ان لوگوں میں ہونگے جن کو اللہ نے مستثنے کیا (مترجم بخاری۔ پارہ تیرہواں صفحہ ۹۳۔ کتاب بدء الخلق۔ احمدی پریس لاہور)

نوٹ۔ اس سے تین باتیں ثابت ہوئیں حضرت ابوبکر کا گالی دینا حضرت موسے سے آں حضرت صلعم کا درجہ زیادہ نہ ہونا آپ کا بے ہوش ہوجانا۔

۲۔ ایک مشرک کو گالی دینا عروہ نے کہا قسم خدا کی تمہاری ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں۔ یہ پنج ل لوگ ہی کرینگے۔ تم کو چھوڑ کر چل دینگے یہ سنکر ابوبکر صدیق کو غصہ آیا انہوں نے کہا۔ امصص بظر اللات انحن نفر عنہ وندعہ ابی جالات کا بظر چاٹ کیا ہم حضرت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے (مترجم بخاری۔ گیارہواں پارہ۔ کتاب الشروط مع الناس صفحہ ۲ احمدی پریس لاہور بروا قعہ صلح حدیبیہ) نوٹ بظر کے معنے لغت اور بخاری سے دیکھو فحش کلمہ ہے۔

۳ فقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا لاھنیئا لکم واللہ لا اطعمہ ابدا (تیسرا پارہ۔ کتاب مواقیت الصلوٰۃ صفحہ ۳۰)

حضرت ابوبکر نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو کہا او پاجی اور برا کہا۔ اور مہمانوں کو کہا کہ یہ کھانا تم کو خوشگوار نہ ہو میں تو قسم خدا کی اس کھانے سے کبھی نہیں کھاؤں گا۔

حضرت ابوبکر کا اونٹ اور دو حین قیمت

قال یا رسول اللہ ان عندی ناقتین اعددتهما للخروج فخذ احدهما قال قد اخذتها بالثمن (کتاب البیوع آٹھواں پارہ۔ بخاری صفحہ ۱۰)

حضرت ابوبکر نے کہا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے پہلے ہی سے سفر کے لئے طیار کر رکھا ہے ایک آپ لیجئے آپ نے فرمایا میں نے قیمت سے لیلی

ب - حضرت ابوبکر نے دو اونٹنیاں جو اُن کے پاس تھیں اُنکو کیکر کے پتے کھلانے شروع کئے چار مہینے تک یہی کھلاتے رہتے . . . . ابوبکر نے کہا تو آپ دونوں اونٹنیوں میں سے کوئی اُونٹنی لے لیجئے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لُونگا (کتاب المناقب - پندرہواں پارہ صفحہ ٦٢ - بخاری)

ف کہتے ہیں یہ اونٹنی قصویٰ تھی - یا جدعا اُس کی قیمت آٹھ سو درم تھی (حاشیہ بخاری ١٥/٦٢ مترجمہ مولوی وحید الزمان)

ج - شیخ عبدالحق صاحب دہلوی مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ٨١ مطبوعہ نول کشور پر لکھتے ہیں - کہ حضرت ابوبکر کے پاس دو اُونٹ تھے کہ چارسو درہم بروائتے آٹھ سو درہم کو خریدی تھی اور چار ماہ تک گھاس دانہ کھلایا تھا - اور موٹا کیا تھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کئے کہ قبول فرمادیں لیکن آں حضرت صلعم نے قیمت کی شرط پر ایک اونٹ خریدا - اور نوسو درہم ادا کئے اور نہ چاہا کہ راہِ خدا میں کسی کی مدد و استعانت ہو یہی روایت دیکھو روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ٢٥ - در سیرۃ النبی ج صفحہ ١٩٨

جہاد فی سبیل اللہ اور حضرت ابوبکر کی خدمات اسلامی

١ جنگ بدر میں حضرت علی علیہ السلام حضرت امیر حمزہ اور حضرت ابوعبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب نے جہاد کیا اور فتح حاصل کی مگر حضرت ابوبکر صرف چھپر کے نیچے سرور عالم صلعم کے پاس بیٹھے رہے (بخاری - پارہ ١٦ - صفحہ ٩ - کتاب المغازی)

٢ جنگ اُحد میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان بھاگ گئے (ازالۃ الخفا - مقصد دوم صفحہ ١٢ تفسیر ابن کثیر جلد پنجم صفحہ ٣٠١ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ٩١ مطبوعہ بمبئی سطر ٢٥ - خمیس و حبیب السیر)

٣ - جنگ خندق یا احزاب میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے باوجود فرمانے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی خبر لانے کے واسطے صاف انکار کر دیا حضرت حذیفہ یمانی خبر لائے (درمنثور سیوطی جلد ٥ صفحہ ١٨٥)

٤ - عمر بن عبدود کے مقابلہ میں سوائے حضرت علی علیہ السلام کے کوئی صحابی نہ نکلا سب کے سب دم بخود ہوگئے اور ڈر گئے (روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ١٠٩)

۵ جنگ خیبر سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دو دفعہ ناکامیاب ہو کر واپس ہوئے (مناقب مرتضوی ترجمہ خصائص نسائی۔ مطبع محمدی لاہور صفحہ ۱۲۔ ازالتہ الخفاء مقصد دوم صفحہ ۴۹۔ بخاری۔ کتاب المناقب حضرت علی علیہ السلام حدیث ۳)

۶ جنگ حنین صرف چار اصحاب کبار حضرت علی علیہ السلام۔ حضرت عباس۔ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت ابوسفیان بن حارث ثابت قدم رہے۔ باقی سب کے سب فرار ہو گئے۔ (تفسیر حسینی جلد اول صفحہ ۲۳۴ روضتہ الصفا جلد دوم صفحہ ۲۵۴)

۷۔ سریہ وادی الرمل یا ذات السلاسل میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر دونوں عمرو بن عاص کے ماتحت کر کے روانہ کئے گئے۔ مگر وہ دونوں شکست کھا کر مدینہ واپس ہوئے آخر کو حضرت علی علیہ السلام نے جا کر اس کو فتح کیا (تاریخ حبیب السیر جلد ثانی صفحہ ۷۔ و روضتہ الصفا جلد دوم صفحہ ۲۶۴ بمبئی) دونوں حضرات اُنکے پیچھے نماز پڑھتے رہے (بخاری۔ پارہ ۱۷ صفحہ ۸۷)

۸ حج اکبر کے موقعہ پر حضرت ابوبکر سے سورۂ برات واپس لی گئی اور اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت علی علیہ السلام کے حوالہ کی گئی۔ (احمد۔ نسائی۔ ترمذی۔ مشکوۃ باب مناقب علی۔ مترجم خصائص نسائی مطبع محمدی لاہور صفحہ ۵۴ بخاری پارہ ۱۱ صفحہ ۳۔ احمدی پریس لاہور)

۹ جنازہ رسول مقبول صلعم سے محرومی

حضرت ابوبکر نے جنازہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ پڑھا کفن دفن میں شریک تک نہ ہوئے۔ بنی سقیفہ میں جا کر خلافت اجماعی لینی کی تیاری اور انصار سے جھگڑا کیا۔ حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ الجراح ہمراہ تھے (کنز العمال جلد سوم صفحہ ۱۴۰۔ ارجح المطالب باب چوتھا صفحہ ۷۰۲۔ تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ۱۸۲ تاریخ صغیر بخاری صفحہ ۶۲ صحیح بخاری۔ پارہ چھٹا صفحہ ۴ کتاب الجنائز صفحہ ۴ باب موت یوم الاثنین (مترجم بخاری۔ چودہ پارہ صفحہ ۷۷ کتاب المناقب حالات سقیفہ ب۔ حضرت ابوبکر نے بی بی عائشہ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا۔ انہوں نے تین دھوئے ہوئے سفید کپڑوں میں ان میں قمیص تھا اور نہ عمامہ اونہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آنحضرت صلعم کی وفات کس دن

ہوئی تھی۔ کہا پیر کے دن (مترجم بخاری۔ کتاب الجنائز۔ پارہ چھٹا صفحہ ۴ باب موت یوم الاثنین۔ کشف المغطاء عن موطا صفحہ ۷۵)

بیعت حضرت ابوبکر اچانک تھی

ان بیعتہ ابی بکر کانت فلتۃ تحقیق ابوبکر کی بیعت بے سمجھی سوچی اچانک ہوئی (متفق علیہ) (تاریخ الخلفا سیوطی زمیندار پریس صفحہ ۴۳ مترجم حاشیہ بخاری پارہ پندرہواں صفحہ ۷۵)

خالفہ یا خلیفہ

جاء اعرابی فقال انت خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا قال فما انت قال انا الخالفۃ بعدہ

مجمع البحار الانوار امام گجراتی سنی جلد اول صفحہ ۳۰ نول کشور۔ نہایہ ابن الاثیر جزری مطبوعہ مصر صفحہ ۵۰ سطر ۲۴ ایک اعرابی حضرت ابوبکر کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی۔ کیا آپ خلیفہ رسول صلعم ہیں۔ فرمایا نہیں۔ اعرابی نے کہا کہ پھر آپ کون ہیں۔ فرمایا میں خالفہ ہوں

ب فاما الخالفۃ فھو الذی لا غناء عندہ ولا خیر فیہ خالفہ وہ ہے جس سے لوگوں کو بے نیازی حاصل نہ ہو۔ اور اس میں خیر و برکت نہ ہو۔

شیطان کا تسلط

خلافت کو اختیار کر کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت ابوبکر نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ خلافت کا مستحق نہیں ہوں۔ فرمایا اگر کوئی دوسرا شخص کاروبار خلافت کو چلا سکے تو اس کو خلیفہ بنا دو۔ مجھ سے یہ بار اٹھایا نہیں جاتا۔ کیونکہ آخر میں معصوم نہیں ہوں اور شیطان مجھ پر بھی مسلط ہے۔ امام حسن بصری کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر سے لوگ بیعت کر چکے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے خلافت کو قبول کیا ہے۔ مگر میں اسکے نا قابل ہوں۔ شیطان مجھ پر بھی غالب ہے۔ میں نے تمہارا امیر ہونا تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ میں تم سے اچھا نہیں ہوں۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۴۵)

اصحاب رسول حضرت مالک کا قتل ہونا

حضرت ابوبکر نے حضرت نویرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسکی تمام قوم مسلمان کو صرف زکواۃ نہ دینے کے بہانہ سے قتل کر ڈالا حالانکہ وہ اصحاب رسول

اللہ صلعم محب خاندان مصطفےٰ احبیب اللہ صلعم اور اپنی قوم کا سردار تہا۔ خالد بن ولید صحابی نے بعد قتل حضرت مالک۔ کے اس کی نہایت ہی خوبصورت بی بی سے بلا گزرنے عدت کے شب قتل کو زنا کیا باوجودیکہ حضرت علی علیہ السلام و حضرت عمر نے حکم کیا خالد پر حد قایم کی جائے۔ مگر حضرت ابوبکر نے حدود شرعی میں نرمی برتی۔ حضرت عمر نے اپنے زمانہ میں خالد بن ولید کو سپہ سالاری ملک شام سے معزول کر دیا (تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ۴۳ کنز العمال۔

۱ الفاروق شبلی نعمانی مطبوعہ آگرہ جلد اول صفحہ ۱۶۰۔
۲ تاریخ اعثم کوفی۔ مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۳۔
۳ تاریخ طبری ابن جریر طبری نول کشور جلد چہارم صفحہ ۴۴۶۔
۴ صحیح بخاری۔ مطبوعہ بمبئی۔ جلد پنجم صفحہ ۲۹۔
۵ سکسرزاف محمد واشنگٹن برونگ صفحہ ۲۵ کتاب انگریزی۔

مسلمان کو آگ میں جلانا

حضرت ابوبکر نے نجاۃ سلمی مسلمان کو آگ میں ڈال کر جلایا۔ وہ مرتے تک کلمۂ شہادت پڑہتا رہا۔ (ابن خلدون۔ ابن اثیر۔ تاریخ اسلام جلد دوم باب دوم صفحہ ۳۳)

حضرت اسامہ بن زید کی ماتحتی

حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو حضرت اسامہ بن زید غلام کے ماتحت کر کے آنحضرت صلعم نے لشکر کے ساتھ روانہ کیا (کنز العمال۔ کتاب الغزوات ملل و نحل شہرستانی صفحہ ۲)

شک خلافت

حضرت ابوبکر شک میں ہے کہ خلافت کس کا حق ہے اور میراث بھتیجی اور پھوپھی کو پہنچ سکتی ہے اور کلالہ کے کیا معنی ہیں۔ حضرت ابوبکر کو افسوس رہا کہ جناب فاطمہ الزہرا بنت رسول اللہ صلعم کے دروازہ کو نہ کھلواتا۔ اگرچہ لوگ اس کو جنگ کے واسطے بند کئے ہوئے۔ نجاۃ سلمی کو آگ میں نہ جلاتا۔ خلیفہ نہ بنتا (تاریخ طبری جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۵۲ منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۱۸۱۔ سطر ۱۱)

شرک خفی

عن معقل بن یسار قال انطلقت مع ابی بکر الصدیق الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

فقال یا ابا بکر الشرک اخفی فیکم من دبیب النمل فقال ابو بکر وھل وھل الشرک الا من جعل مع اللہ الٰھا اٰخر فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثکلتک امک الشرک اخفی من دبیب النمل الا ادلک علی شئ اذ قلتہ ذھب عنک قلیلہ وکثیرہ قال قل انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم (ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ ص ۱۹۹)۔

ترجمہ حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر کے ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گیا حضور انور صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر شرک تم لوگوں میں زیادہ تر پوشیدہ چیونٹی کی چال چلتا ہے۔ ابوبکر نے کہا۔ اہل شرک تو وہ ہے۔ جو اللہ کے سوائے دوسرے کی پرستش کرے جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ تیری ماں تجھ کو پیٹے۔ شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ چھپا ہوا ہے۔ میں تجھ کو ایک عمل سکھاتا ہوں کہ جس کے کہنے سے تھوڑا اور بہت شرک دور ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہا کر اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم جب حضرت ابوبکر کے بالمقابل حضرت علی علیہ السلام کی شان سنو عن علی علیہ السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا اعلمک دعاء اذا دعوت بہ غفرلک وکنت مغفورا فقلت بلیٰ قال لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم لا الٰہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم

ترجمہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آں حضرت صلعم نے فرمایا کیا میں تجھ کو وہ دعا نہ بتلاؤں کہ جب تو اس کے ساتھ دعا کرلے۔ تو تیری مغفرت ہو جائے۔ حالانکہ تیری مغفرت ہو چکی ہے۔ میں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ پھر یہ دعا فرمائی (خصائص نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور صفحہ ۴۲)

نوٹ:۔ یہی کلمات دعا حضرات شیعیان علی علیہ السلام نماز میں دعائے قنوت میں پڑھا کرتے ہیں (صابر)

شہادت ایمان

عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشھداء احد

هٰؤُلآءِ اُشْهَدُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ابُوبَكرِ الصِّدِّيْق يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا بِاِخْوَانِهِمْ اَسْلَمْنَا كَمَا اَسْلَمُوْا وَجَاهَدْنَا كَمَا جَاهَدُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَلٰى وَلٰكِنْ لَّا اَدْرِيْ مَا تُحْدِثُوْنَ بَعْدِيْ قَالَ فَبَكٰى اَبُوبَكرٍ ثُمَّ بَكٰى ثُمَّ قَالَ اَئِنَّا لَكَائِنُوْنَ بَعْدَكَ۔ (کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع ... لاہور صفحہ ۳۰۱ حدیث دوسری)

ترجمہ ابوالنضر سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدوں کے لئے فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا میں گواہ ہوں حضرت ابوبکر صدیق نے کہا۔ یارسول اللہ کیا ہم ان کے بھائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے مسلمان ہوئے وہ۔ اور جہاد کیا ہم نے جیسے انہوں نے جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے کیا کرو گے۔ تو حضرت ابوبکر رونے لگے۔ اور فرمایا کیا ہم زندہ رہیں گے بعد آپ کے (ترجمہ مولوی وحید الزماں) فرمایئے حضرت ابوبکر قطعی بہشتی کیسے رہے۔

جناب رسول اللہ نے خلیفہ نہ بنایا

عن ابن عمر قال قال عمر انی لا استخلف فان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لم يستخلف وان استخلف فان ابابكر قد استخلف قال فواللّٰه ما هو الا ان ذكر رسول اللّٰه صلعم وابابكر فعلمت انه لا يعدل برسول اللّٰه صلعم احدا وانه غير مستخلف (اسلم سنن ابی داود مترجم صفحہ ۸۳ ۷ حمیدی مطبع لاہور) ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کسی کو خلیفہ کرنے کے واسطے۔ عمر نے کہا۔ اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں۔ تو بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اور اگر میں کسی کو خلیفہ کروں۔ تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ابوبکر صدیق نے خلیفہ مقرر کیا۔ عبداللہ بن عمر نے کہا تو قسم خدا کی عمر نے ذکر نہیں کیا۔ مگر رسول اللہ صلعم اور ابوبکر کا۔ میں نے جانا کہ وہ رسول اللہ صلعم کے برابر کسی کو کرنے والے نہیں اور وہ کسی کو خلیفہ مقرر نہ کریں گے۔ (مع ترمذی جلد دوم صفحہ ۴۱ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۷)

ب۔ اگر حضرت ابوبکر جناب رسول اللہ صلعم اپنا جانشین اور خلیفہ بنا جانے

تو بعد وفات سرور عالم صلعم خلافت پر جھگڑا نہ اُٹھتا۔ آپ جنازہ و کفن و دفن رسول مقبول صلعم نہ چھوڑتے۔ اور سقیفہ بنی ساعدہ میں جا کر خلافت کے واسطے نہ جھگڑتے تو آپ حضرت عمر کو خلیفہ نہ بناتے اور حضرت عثمان پر شوریٰ نہ ہوتا معلوم ہوا کہ خلافت اصحاب ثلاثہ اجماعی ہے۔

بغیر گواہ قرضہ ادا

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلعم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا جب بحرین سے محصول کا روپیہ آئے گا۔ تو میں تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر روپیہ دوں گا۔ پھر آنحضرت صلعم کی وفات اس روپیہ کے آنے سے پہلے ہی وفات ہو گئی۔ ابوبکر صدیق کے پاس یہ روپیہ آیا۔ اُنہوں نے منادی کرائی۔ دیکھو آں حضرت صلعم پر کسی قسم کا کچھ قرض آتا ہو۔ یا آپ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو۔ تو میرے پاس آئے۔ اور اپنا حق لے لے۔ جابر کہتے ہیں کہ میں یہ منادی سُن کر حضرت ابوبکر کے پاس گیا ان سے بیان کیا کہ آں حضرت صلعم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ اگر بحرین کا روپیہ آئیگا تو میں تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر دوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر نے مجھ کو اتنا روپیہ دیا (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب قصہ عمان و البحرین سترھواں پارہ صفحہ ۱۰ مطبع احمدی لاہور)

ف۔ کل روپیہ حضرت ابوبکر نے حضرت جابر کو ایک ہزار دیا تھا۔ (بخاری کتاب الشہادت پارہ ۱۰ صفحہ ۸۰)۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود وثیقہ فدک و گواہان کے باغ فدک دختر رسول مقبول کو نہ دے سکے

دیا ہوا گواہ بغیر بخش دی

عروہ بن زبیر سے منقول ہے کہ ہم معاویہ کے پاس گئے تو پوچھا۔ عوالی زمین کیا ہوئی۔ میں نے کہا کہ وہ میرے پاس ہے۔ معاویہ نے کہا قسم خدا کی میں اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا تھا کہ ابوبکر نے حضرت زبیر کو دینا چاہا۔ تو ہم نے کہا۔ لکھ دو اتنے میں حضرت عمر آ گئے تو حضرت عمر نے جو ان دونوں کو دیکھا۔ تو فرمایا معلوم ہوتا ہے۔ کچھ تخلیہ کی باتیں ہیں حضرت ابوبکر نے کہا۔ ہاں۔ جب حضرت عمر چلے گئے تو اس کاغذ کو نکالا اور ہم نے اس کو تمام کیا۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۸۹)

ب حضرت زبیر بن عوام یہ جائیداد اتنی بڑھی کہ ان کی وفات کے بعد اس کے بیٹے عبداللہ بن زبیر نے ترکہ تقسیم کیا۔ زبیر کی چار بی بیاں تھیں۔ باوجود کے تیسرا حصہ بھی کا لگا لیا گیا۔ جب بھی ہر بی بی کو بارہ بارہ لاکھ ہاتھ آئے۔ اور کل جائیداد زبیر کی ۵ کروڑ دو لاکھ کی ہوئی (بخاری۔ پارہ بارہواں۔ کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۱۸ و ازالۃ الخفاء مقصد دوم صفحہ ۱۹۵ سطر اول)

ج حضرت زبیر نے نقد روپیہ اشرفی انہوں نے نہیں چھوڑا۔ البتہ زمینیں چھوڑیں ایک زمین غابہ۔ گیارہ گھر مدینہ میں۔ دو گھر بصرے میں۔ ایک گھر کوفہ میں ایک گھر مصر میں۔ اور زبیر نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں لی تھی (بارہواں پارہ صفحہ ۸۹ بخاری۔ کتاب الجہاد والسیر)

نوٹ حضرات۔ انصاف فرمادیں۔ کہ جناب ابوبکر نے اپنے داماد کو زمین دے کر مالا مال کر دیا۔ مگر سادات کرام سے باغ فدک بھی چھین لیا۔ اور سند و اشتام منجانب اللہ صلعم کو حضرت عمر نے چھین کر کچہری میں پھاڑ ڈالا۔

حضرت ابوبکر کا باغ فدک دینے سے انکار

(کتاب بخاری۔ پارہ ستر ہواں کتاب المغازی صفحہ ۲۱و۱۲۲ احمدی پریس لاہور پرہے۔ و بخاری پارہ چودھواں صفحہ ۱۷ دیکھو)

عن عائشۃ ان فاطمۃ علیہا السلام بنت النبی صلعم ارسلت الی ابی بکر تسألہ میراثھا من رسول اللہ صلعم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلعم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد صلعم فی ھذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلعم عن حالہا التی کان علیہا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی کو ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا وہ آں حضرت صلعم کا ترکہ مانگتی تھیں اُن مالوں میں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں عنایت فرمائے تھے اور خیبر کے پانچویں حصہ میں سے جو بچ رہا تھا ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلعم نے یوں فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم مال واسباب چھوڑ

فی عهد رسول الله صلعم ولاعملن فیها
بما عمل به رسول الله صلی الله علیه وسلم فابی
ابوبکر ان یدفع الی فاطمة منها شیئا فوجدت
فاطمة علی ابی بکر فی ذالک فهجرته فلم
تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد النبی
صلعم ستة اشهر فلما توفیت دفنها
زوجها علی لیلا ولم یؤذن بها ابا بکر
وصلی علیها بخاری پاره سترہواں صفحہ ۱۲۰۴
وکتاب المغازی)

ب صحیح مسلم کتاب الجهاد والسیر باب لفظ
صفحہ ۹۱)

ج مسند امام احمد حنبل مصری جزو اول صفحہ ۶
سطر ۴ مسند ابی بکر۔

د سنن ابوداود مصری پریس لاہور صفحہ ۴۹

جائیں وہ سب صدقہ ہے البتہ آپ میں شک
نہیں کہ حضرت محمدؐ کی آل اس مال سے کھایا
کریگی اور میں تو آں حضرت صلعم کی خیرات اسی
حال پر رکھونگا جیسے آں حضرت صلعم کی زندگی
میں تھی۔ اور جیسا آں حضرت صلعم کیا کرتے تھے
میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا۔ غرض ابوبکر الصدیق
نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو اس ترکہ میں سے
کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کو ابی بکر پر غصہ
آیا انہوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی اور مرتے دم تک ان سے بات نہ کی
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے
زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر حضرت
علی علیہ السلام نے رات ہی کو ان کو دفن
کر دیا اور ابوبکر صدیق کو ان کی وفات کی خبر
نہ دی (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

سادات کا خمس بند کیا

جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ اور حضرت عثمان
بن عفان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
گفتگو کرنے کو آئے اسباب میں جو رسول اللہ صلعم نے خمس کو بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کر دیا
تھا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب کو حصہ دلایا اور ہم کو
حصہ نہ دلایا۔ حالانکہ ہماری اور آپ کی قرابت مثل انکے قرابت کے ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں۔ جبیر نے کہا رسول اللہ صلعم نے بنی عبد شمس
اور بنی نوفل کو خمس میں سے نہ دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا پھر ابوبکر صدیق بھی
اپنی خلافت میں اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلعم تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول
اللہ صلعم کے عزیزوں کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ صلعم ان کو دیتے تھے (سنن
ابوداود ترجمہ صفحہ ۵۲)

امامت ابی بکر

حضرت بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلعم کو درد جان شروع ہوئی

جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ اور نماز کا وقت آیا۔ اذان ہوئی آپ نے حکم دیا ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے حضرت عائشہ نے عرض کیا ابوبکر دل کے نرم ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے پھر وہی حکم دیا پھر وہی عرض کیا گیا تیسری بار پھر حکم دیا۔ اپنی بیبیوں سے فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہوں۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں آخر ابوبکر نماز پڑھانے کے لئے نکلے اس کے بعد آں حضرت صلعم نے اپنا مزاج ہلکا پایا۔ آپ باہر برآمد ہوئے دو آدمیوں حضرت عباس، حضرت علی علیہما السلام پر ٹیکا لگائے پاؤں زمین پر لکیر لگائے جاتے تھے۔ ابوبکر نے یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا۔ آں حضرت صلعم نے اشارہ کیا پھر آپ ابوبکر کے بازو بیٹھ گئے آپ صلعم نماز پڑھاتے تھے۔ اور ابوبکر آپ کی پیروی کرتے تھے اور لوگ ابوبکر کی پیروی۔ ابوبکر کھڑے ہوئے تھے (بخاری مترجم تیسیر القاری پارہ تیسرا صفحہ ۰۰ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ:۔ اس سے حضرت ابوبکر کی خلافت بلافصل ثابت نہیں ہوتی۔ اگر جناب سرورِ عالم صلعم کا امام بنانا حضرت ابوبکر کو منظور ہوتا تو خود جناب اتنی تکلیف اٹھا کر مسجد میں تشریف نہ لاتے اور ان کو ہٹا کر خود امام نہ بنتے دوسرا آپ نے اپنی بی بیوں کو ڈانٹا تھا۔ کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ ہے (تیسرا) خود جناب رسول خدا صلعم اور حضرت عباس اور حضرت علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر کی اقتدا نہ کی۔ میسرا امامت نماز خلافت بلافصل اگر ثابت ہے تو حضرت علی علیہ السلام نے ایک ماہ کامل جنگ تبوک کے وقت مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی حضرت معاذ بن جبل اور دیگر صحابہ گاؤں شہر محلوں میں نماز پڑھاتے رہے۔ آں حضرت صلعم نے خود صحابہ کرام کو طائف یمن یمامہ مکہ و دیگر گرد نواح مدینہ منورہ میں تعلیم القرآن اور نماز پڑھانے کے واسطے مقرر فرمایا تھا کیا وہ سب کے سب خلفاء رسول مقبول صلعم تھے۔ جناب رسول اللہ صلعم نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی (کشف ... موطا صفحہ ۱۴ صدیقی مطبع لاہور) باب ما جاء المسح علی الخفین۔

مطاعن حضرت عمر ابن الخطاب خلیفہ دوم اجماعی

اخلاق عمرؓ

قریش کی عورتوں نے ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو کہا۔ انت اغلظ و اغلظ تم سخت اکل کھری اور جڈ آدمی ہو۔ (بخاری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۸ کتاب بدء الخلق۔ احمدی پریس لاہور و بخاری پارہ ۱۴ صفحہ ۸۶ کتاب المناقب)۔

ب حضرت ابوبکر کی بہن ام فروہ بنت ابی قحافہ کو حضرت عمر نے نوحہ کرنے پر درّے لگوائے (طبقات ابن سعد بحوالہ حاشیہ مترجم بخاری پارہ نواں صفحہ ۲۶ کتاب الخصومات)

ج ام المومنین بی بی سودہ حرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈانٹا جب کہ وہ قضائے حاجت کو رات کے وقت گھر سے باہر نکلیں۔ حضرت عمر نے اُن کو پکارا خبردار سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا۔ (بخاری مترجم۔ پہلا پارہ صفحہ ۷۰ کتاب الوضوء احمدی پریس لاہور)

حضرت عمر کی یہ کت خی ہدیث و فرمان نبوی کے صریح مخالف تھی حدیث شریف قال رسول اللہ صلعم قد اذن لکن ان تخرجن فی حاجتکن ترجمہ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ آں حضرت صلعم نے فرمایا۔ اپنی بی بیوں سے تم کو اجازت ہے حاجت کے لئے گھر سے نکلنے کی۔ حاجت سے مراد پاخانہ ہے (مترجم بخاری کتاب الوضوء پارہ اول صفحہ ۷۱)

د۔ حضرت ابی بن کعب اصحابی کو دُرّے لگوائے قصور یہ کہ ایک روز حضرت عمر کے آگے چلتے تھے۔

ی۔ حضرت عمر اور حضرت ابوبکر کی لڑائی۔ دونوں جلیل القدر صحابہ میں ہوئی (بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ...)

ز۔ مشرکین کو گالیاں دینا خندق کی لڑائی میں حضرت عمر قریش کے کافروں کو بُرا کہنے لگے یسبّ کفارھم) انہوں نے کہا۔ سورج ڈوبنے کے قریب تک میں نماز نہ پڑھ سکا (مترجم بخاری تیسرا پارہ صفحہ ۲ کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔ احمدی پریس لاہور)۔

رسول اللہ صلعم سے شیطان نہیں ڈرتا مگر عمر سے بھاگتا تھا

ایک حبشن کا تماشہ ہو رہا تھا۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگ اور بی بی عائشہ تماشہ دیکھ رہے۔ اتنے میں حضرت عمر آئے لوگ بھاگ گئے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ شیطان سے

شیاطین جن وانس بھاگتے ہیں (ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ الربع الرابع۔ مناقب عمر صفحہ ۲۶۴
ب۔ ایک چھوکری آں حضرت صلعم کے پاس دف بجا رہی تھی کہ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت علیؓ پھر حضرت عثمانؓ آئے۔ وہ دف بجاتی رہی پھر حضرت عمرؓ آئے اس لڑکی نے دف کو اپنے نیچے ڈال دیا اور چوتڑوں پر بیٹھی۔ آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ شیطان حضرت عمرؓ سے البتہ ڈرتا ہے (مشکوٰۃ۔ باب مناقب عمر الربع الرابع صفحہ ۳۷۵ و ۳۷۶)
ف۔ مسلمانو دیکھا یہاں حضرت عمرؓ کا درجہ کتنا بڑھا کہ جناب رسول خدا صلعم و حضرت ابوبکرؓ و حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے شیطان نہ ڈرا مگر حضرت عمرؓ سے ڈر گیا۔ کیا تمہارا ایمان اور اسلام کہتا ہے۔ کہ یہ واقعہ سچا ہے؟

جہاد حضرت عمر

آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں کوئی جہاد و خدمات اسلامی سرزد نہ ہوئی اور نہ ہی کسی جنگ میں فتح کا سہرا آپ کے سر پر بندھا۔

(۱) جنگ بدر میں حضرت عمرؓ نے کوئی بہادری نہیں دکھائی نہ کسی پر تلوار اٹھائی (تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ۸۹)

(۲) جنگ احد میں بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور پہاڑی بکری کی طرح چھلانگیں مارتے جاتے تھے دیکھو روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ بمبئی صفحہ ۹۱ و تفسیر نیشاپوری جلد چار صفحہ ۱۱۰ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۸ منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد اول صفحہ ۲۹۴ سطر ۱۳ نہایہ ابن اثیر جزری باب الواو مع القاف صفحہ ۲۹۴ سطر ۱۷ الجزو الرابع۔ لفظ وقل دیکھو)

(۳) جنگ احزاب و خندق میں حضرت عمرؓ نے کفار کی جاسوسی سے صاف انکار کر دیا (تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ۱۰۸ فٹ نوٹ)
ب عمر بن عبدود کے مقابلہ میں نہ خود نکلے نہ اوروں کو نکلنے دیا۔ بلکہ ابن عبدود کی بہادری بتا کر سب کو ڈرا دیا (تاریخ اسلام جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ و روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۱۰۹ سطر ۲۶ بمبئی)

(۴) صلح حدیبیہ میں نبوت و رسالت سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر شک کیا۔ اور گستاخانہ گفتگو حضور انور صلعم سے کی (تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۱۰۹ زاد المعاد ابن قیم جلد اول صفحہ ۳۷۶ سطر اول (مکالمہ گستاخانہ کا ثبوت صحیح مسلم مترجم کتاب الجہاد دو اسیواں باب۔ صلح حدیبیہ صفحہ ۱۲،۹ و منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد ۴ صفحہ ۳۴۴۔ معالم التنزیل صفحہ ۸۰۷)

گستاخانہ گفتگو

آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے جو قریش کا وکیل تھا صلح کی اور صلحنامہ لکھوایا گیا اس میں سہیل نے یہ شرط بھی لکھوائی۔ اگر ہمارے سین کا کوئی آدمی آپ پاس آجائے گو وہ مسلمان ہو گیا ہو تو آپ اس کو ہمارے طرف پھیر دیجئے۔ ہم جو چاہیں۔ اس سے کریں۔ سہیل نے کہا نہیں تو اس شرط پر صلح کرینگے اور مسلمانوں نے اس شرط کو برا جانا ناراض ہوئے۔ انہوں نے گفتگو کی۔ کہا۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان کو کافر کے حوالہ کریں سہیل نے کہا نہیں ہو سکتا تو صلح ہی نہیں ہو سکتی۔ آخر آں حضرت صلعم نے یہ شرط منظور کر لی اور صلح نامہ لکھوایا۔ (بخاری مترجم سولھواں پارہ صفحہ ۱۱۷ کتاب المغازی)

ب حضرت عمر کہتے ہیں یہ حال دیکھ کر میں آنحضرت صلعم پاس آیا۔ میں نے کہا کیا آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں آپنے فرمایا بے شک۔ میں نے کہا تو پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا۔ وہ میری مدد کرے گا۔ میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ ہم کعبہ پاس پہنچیں گے اور طواف کریں گے آپ نے فرمایا بے شک مگر میں نے یہ کب کہا تھا کہ اسی سال ہو گا۔ میں نے کہا حقیقت میں آپ نے یہ تو نہ فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا تو تم کعبہ پاس ایک دن ضرور پہنچو گے اس کا طواف کرو گے (گیارھواں پارہ صفحہ ۱۰ بخاری انشرح مع لنا س)

حضرت عمر نے کہا یہ جو بے ادبی کی گفتگو کی اس گناہ کے اتارنے کے لئے میں نے کئی نیک عمل کئے (بخاری جلد)

علامہ شبلی نعمانی الفاروق میں تحریر فرماتے ہیں گ[illegible] حضرت [illegible] گفتگو [illegible]

خصوصاً انداز گفتگو خلاف ادب تھا۔

(۵)۔ جنگ خیبر میں حضرت عمر نے دو دفعہ شکست کھائی اپنے ہمرائیوں سے بزدل کا خطاب پایا (دیکھو ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ حصہ دوم صفحہ ۹۴ سطر ۲ منتخب کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۷۹، ۱۲۷ خصائص نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور صفحہ ۱۱ سطر اول، روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۱۳۲ سطر ۹ بمبئی)

(۶) سریہ ذات السلاسل میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بطور سپاہی کے عمرو بن العاص کے ماتحت روانہ کئے اور وہاں سے شکست کھا کر مدینہ پہنچے (مدارج النبوۃ رکن چہارم صفحہ ۲۲۰ تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ۶۹)

(۷) جنگ حنین میں سے حضرت عمر بھاگ نکلے (بخاری مترجم کتاب المغازی پارہ سترھواں صفحہ ۵۵)

(۸) جس وقت حضرت عمر حضرت حذیفہؓ سے ملتے تھے۔ اُنکو قسم دیتے تھے کہ میرا نام منافقوں میں تو جناب رسول اللہ صلعم نے نہیں فرمایا (تاریخ اسلام کا جلد دوم صفحہ ۱۴۱)

(۹) خم غدیر میں جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام کے روبرو اپنا مولی سردار مان لیا اور بیعت مرتضوی کی۔ مگر بنی سقیفہ میں جا کر بیعت توڑ کر حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا

وعن البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم قالوا بلی قال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد

ترجمہ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلعم خم غدیر کے مقام پر اترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہاری جانوں سے اولی ہوں صحابہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلعم پھر فرمایا کہ ہر مومن کی جان سے میں اولی ہوں عرض کی کہ ہاں۔ پھر فرمایا بار خدایا جس کا میں مولی ہوں اُس کا علی بھی مولا ہے۔ یا الہی دوست رکھ

ذالک فقال لہ ھنیئاً یا ابن ابی طالب اصبحت و امسیت مولیٰ کل مومن و مومنۃ (رواہ احمد- مشکوٰۃ شریف باب مناقب علیؑ آخیر جلد صفحہ ۲۹۲

اس کو جو علیؑ سے دوستی رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ سے دشمنی رکھے...... اس کے بعد حضرت عمر- حضرت علیؑ سے ملے اور کہا کہ آپ کو اے ابن ابو طالب مبارک ہو- کہ صبح کی تو نے اور شام کی تو- تو ہر ایک مومن مرد اور مومنہ عورت کا مولا سردار ہے-

(۱۰) جنگ اُسامہ میں حضرت عمر اور حضرت ابوبکر حضرت اُسامہ بن زید بن حارث غلام کے ماتحت سپاہی بنا کر روانہ کئے گئے (حاشیہ بخاری کتاب المناقب چودھواں پارہ صفحہ ۱۱۰)

توریت کا ایک نسخہ

حضرت جابر سے روایت ہے- کہ تحقیق عمر ابن الخطاب لائے پاس رسول خدا صلعم کے نسخہ توریت کا پس کہا- اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متغیر ہو رہا تھا- پس کہا ابوبکر نے گم کیجیو تم کو گم کرنے والیہ- کیا نہیں دیکھتا- تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے پس دیکھا عمر نے طرف چہرہ آں حضرت صلعم کے پس کہا- پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اس کے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے پر فقال رسول اللہ صلعم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسیٰ حیاً وادرک نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی (مشکوٰۃ- باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ربع اول صفحہ ۱۸) ترجمہ پس فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی بیچ ہاتھ اس کے ہے- اگر تمہارے واسطے موسیٰ ظاہر ہوتے- تم اس کی پیروی کرتے تم مجھ کو چھوڑ دیتے اور تم لوگ سیدھے رستے سے گمراہ ہو جاتے اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے البتہ وہ میری پیروی کرتے-

حدیث قرطاس

مرض وفات النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وصیت نامہ کا لکھنا۔ مگر حضرت عمر کا مانع ہونا اور آنحضرت صلعم کو ہذیان (بکواس) کی تہمت لگانا۔ عن ابن عباس رض انہ قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی خضب دمعہ الحصباء فقال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ یوم الخمیس فقال ایتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابدًا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ھجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ الخ (بخاری کتاب الجہاد والسیر پارہ ۱۲ صفحہ ۲۴)

ب۔ دوسری روایت میں یہ ہے۔ فقال عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ (مشکوۃ۔ جلد آخر۔ باب وفات النبی صفحہ ۳۴۵) ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے کہا جمعرات کا دن۔ ہائے جمعرات کا دن۔ پھر رونے لگے اتنا روئے کہ آنسو سے زمین کی کنکریاں رنگی گئیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہو گئی۔ آپ نے جو صحابہ حجرہ شریف میں حاضر تھے اُن سے فرمایا۔ لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں۔ تم میرے بعد اس پر چلتے رہو گے۔ کبھی گمراہ نہ ہو گے یہ سن کر صحابہ نے جھگڑا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا پیغمبر کے پاس جھگڑا کرنا بُرا ہے صحابہ کیا کہنے لگے آنحضرت صلعم بیماری کی سختی سے بڑبڑا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا چلو مجھ کو چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں۔ وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا چاہتے ہو۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے حضرت عمر نے کہا عندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ اور صحابہ نے کہا ان رسول اللہ یھجر (صحیح مسلم مطبوعہ نولکشور جلد دوم صفحہ ۴۳ سطر ۵) ثبوت کہ حضرت عمر نے کہا یا جناب رسول اللہ صلعم کو ھذیان ہے۔ معاذ اللہ بکواس کر رہا ہے۔ بڑبڑا رہے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر جزری۔ نسیم ریاض خفاجی شرح شفا قاضی عیاض منہاج السنۃ ابن تیمیہ شرح مشکوۃ شیخ عبد الحق۔ مکتوبات شیخ احمد فاروقی مکتوب ۴۳ جلد ثانی۔ مدارج النبوۃ جلد دوم۔ سر العالمین غزالی تاریخ حبیب السیر جلد اول صفحہ ۷۹ مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۳ھ۔

۲۔ جس وقت جناب رسول اللہ صلعم نے قلم دوات منگائی۔ تو مستورات ؟ حرم نے

پردے سے فرمایا۔ کیا تم لوگ وہ بات نہیں سنتے۔ جو رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں عمر ابن الخطاب نے کہا۔ تم حضرت یوسفؑ کے پاس بیٹھنے والی عورتیں ہو جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض ہوئے تو رونے لگ گئیں اور جب اچھے ہوئے تو ان کی گردن پر سوار ہو گئیں فقال رسول اللہ صلعم دعوھن فانھن خیر منکم جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ یہ تم لوگوں سے بہتر ہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط منتخب کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۴)

خلافت عمر

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابوبکر کی وفات نزدیک ہوئی حضرت عمر کو ولی عہد و جانشین کیا۔ جناب علی علیہ السلام حضرت طلحہ انکے پاس آئے اور فرمایا۔ آپ نے کس کو خلیفہ بنایا ہے جواب دیا۔ عمر کو جناب علی علیہ السلام اور حضرت طلحہ نے فرمایا۔ کہ اپنے رب کو کیا جواب دوگے کہ ایسے سخت اور تند خو کو خلیفہ بنایا۔ منتخب کنز العمال جلد دوم صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۳۶۴ جلد چہارم بروایت ابن سعد۔ ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد دوم صفحہ ۲۱۲

احراق باب فاطمہؑ

حضرت عمر کا جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے مکان جنت نشان پر آگ لگانے کے لئے جانا۔ اور دھمکی دینا۔

(۱) جن لوگوں نے ابوبکر کی بیعت سے تخلف کیا سو حضرت علی حضرت عباس۔ حضرت زبیر۔ حضرت سعد بن عبادہ تھے پس حضرت علی و عباس اور زبیر جناب فاطمۃ الزہرا کے گھر میں آن بیٹھے یہاں تک کہ ابوبکر نے عمر ابن الخطاب کو ان کی طرف بھیجا (بقول اردو مسلح سپاہی ہمراہ بھیجے) کہ ان کو جناب فاطمہ کے گھر سے نکال دو۔ اور کہدیا کہ اگر وہ انکار کریں۔ ان سے لڑائی و قتال کرنا عمر آگ کی چنگاری لئے ہوئے آئے کہ مکان کو آگ لگا کر ان لوگوں کو جلا دیں۔ پس جناب فاطمۃ علیہا السلام نے عمر ابن الخطاب کو دیکھ کر کہا۔ کہ اے خطاب کے بیٹے آیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو پھونکے اس نے کہا ہاں ورنہ جس طرح امت کے لوگوں نے بیعت کی ہے۔ تم لوگ بھی بیعت کرو۔ (عقد الفرید جلد دوم صفحہ ۱۷۶)

(۲) تاریخ ابن جریر طبری جلد سوم صفحہ ۱۹۸۔ مطبوعہ مصر۔

(۳) تاریخ ابوالفدا۔ مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۵۶)
(۴) دیکھو کتاب روضۃ المناظرہ برحاشیہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد یازدہم صفحہ ۱۱۳)
(۵) کتاب الامامت والسیاست جلد اول صفحہ ۲۰ مطبوعہ مصر)
(۶) مروج الذہب ذہبی صفحہ ۱۵۹ برحاشیہ تاریخ کامل جلد ۹ مطبوعہ مصر)
(۷) کتاب الملل ونحل شہرستانی مطبوعہ بمبئی جلد اول صفحہ ۳۵ ، مطبوعہ مجری لاق حنف
(۸) کتاب استیعاب ابن عبدالبر مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد اول صفحہ ۳۴۵)
(۹) تحفۂ اثناعشریہ شاہ عبدالعزیز دہلوی مطبوعہ نول کشور صفحہ ۲۹۲)
(۱۰) کتاب الفاروق مولوی شبلی نعمانی حصہ اول بار دوم صفحہ ۱۷ مفید عام پریس
آگرہ حضرت عمرؓ کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں)
(۱۱) کتاب حد تحقیق عشرہ سنی مطبوعہ لکھنو صفحہ ۱۱۰)
(۱۲) کتاب المرتضیٰ مطبوعہ امرتسر صفحہ ۴۵)
(۱۳) ڈیکلائین اینڈ فال آف رومن امپائر ایڈورڈ گبن جلد سوم صفحہ ۵۱۹)
(۱۴) سکیچز آف محمد واشنگٹن ارونگ صفحہ ۴۲)
(۱۵) شرح ابن ابی الحدید مطبوعہ ایران جلد اول صفحہ ۳۰۷)
(۱۶) تاریخ اسلام روکلی صاحب صفحہ ۸۳ انگریزی)
(۱۷) کتاب السقیفہ جوہری (۱۸) کتاب الاکتفاد (۱۹) جمع الجوامع)
(۲۰) تاریخ بلاذری)
(۲۱) منتخب الکنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد دوم صفحہ ۱۷۴)
(۲۲) ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی مقصد دوم ماثر ابوبکرؓ)

نوٹ علماء کرام اہل سنت کا یہ واقعۂ احراق بہ اتفاق ہے کوئی شخص اس کو جھٹلا نہیں سکتا۔ اور نہ یہ واقعہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ داغ حضرت عمر و حضرت ابابکر سے مٹ سکتا ہے۔ سبحان اللہ ان شیخین کو اہل بیت رسالت صلعم اور دختر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسی کامل محبت وعقیدت تھی بعد وفات رسول اکرم صلعم آپ نے دل رنجیدہ وغمگین کو کیسے تسلی وتشفی دی۔ اُلٹا دھمکایا آگ لگانے کے واسطے ڈرایا۔ اور وارثان خلافت وعلم نبوت کو جبریہ بیعت لینے لگے مسلمانو سوچو و غور کرو

روایت کاذباً آثماً

جب حضرت عباس اور حضرت علی علیہ السلام میراث کے واسطے جھگڑتے ہوئے حضرت عمر کے پاس آئے تب حضرت عمر نے کہا کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ابوبکر نے کہا کہ میں ولی رسول اللہ صلعم ہوں تم دونوں میراث مانگنے آئے۔ اے عباس تو اپنے بھتیجے کی میراث مانگتے تھے اور یہ جناب علی اپنی اہلیہ معصومہ کی طرف سے اُن کے والد بزرگوار کی میراث مانگتے۔ ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم نے چھوڑا۔ وہ صدقہ ہے پس تم دونوں نے ابوبکر کاذباً۔ آثماً۔ غادراً۔ خائناً۔ جھوٹا گنہگار۔ ٹھگ اور خیانتی جانا۔ اور خدا جانتا ہے کہ وہ سچا نیک اور منصف وتابع حق تھا۔ پھر جب ابوبکر فوت ہوا اور میں جناب رسول خدا صلعم اور ابوبکر کا ولی ہوا۔ فرأیتمانی کاذباً۔ آثماً۔ غادراً۔ خائناً تم دونوں نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار۔ ٹھگ اور خیانتی سمجھا۔ الخ (از صحیح مسلم جلد دوم کتاب الجہاد والسیر باب الفئ صفحہ ۹۱)

اذان میں زیادتی

اذان دینے کے بعد کہا گیا کہ حضرت عمر کے پاس موذن آیا نماز صبح کی خبر دینے کو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو۔ پس کہا اس نے الصلوٰۃ خیر من النوم یعنی نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنوں کے تو حکم کیا حضرت عمر نے موذن کو ان یجعلہا فی نداء الصبح کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان میں ف اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے مسنداً روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمر نے موذن سے کہا جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کی اذان میں تو کہہ بعد اس کے الصلوٰۃ خیر من النوم دوبار (کشف المغطا عن موطا صفحہ ۵۴ صدیقی لاہور)

مسئلہ متعۃ النساء

حضرت عمر نے اپنے زمانہ خلافت میں متعۃ النساء کو بند کر دیا۔ عن عمر قال متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ صلعم انا انہی عنہما واعاقب علیہما متعۃ النساء ومتعۃ الحج (منتخب کنز العمال الموضوع بہامش الجزء السادس من مسند الامام احمد حنبل مطبوعہ مصر صفحہ سطر اخیر) منتخب کنز العمال الموضوع بہامش الجزو السادس من مسند الامام احمد حنبل مطبوعہ مصر صفحہ ۴۰۴ سطر آخیر

ترجمہ حضرت عمر نے کہا دو متعے زمانہ رسول صلعم میں جاری تھے۔ اُن کو اب میں منع کرتا ہوں اور جو کوئی کرے گا اس کو سزا دی جائے گی۔ وہ دو متعہ یہ ہیں عورتوں کا متعہ اور حج کا متعہ (تفسیر دُر منثور جلد دوم صفحہ ۱۴۱)

ب دیکھو کتب ذیل تاریخ ابن خلکان صفحہ ۳۵۸ محاضرات راغب اصفہانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۹۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۹۰۔ تفسیر نیشاپوری جلد اول صفحہ ۲۲۱)

ب۔ وَاَوَّلُ مَنْ حَرَّمَ الْمُتْعَۃَ۔ حضرت عمر وہ شخص ہے جنہوں نے متعہ کو حرام کیا (دیکھو تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع سرکاری صفحہ ۱۳۶ فصل اولیات عمر)

ج جناب رسول خدا صلعم اور حضرت ابوبکر کے زمانہ میں اس کا رواج تھا۔ دیکھو تفسیر نیشاپوری جلد اول صفحہ ۲۲۱۔ نودی صفحہ ۳۹۲ ہدایہ جلد اول کتاب النکاح صفحہ ۲۹۳ قسطلانی جلد ۸ صفحہ ۳۵ کشف المغطا عن کتاب الموطا صفحہ ۲۳۹ باب نکاح متعہ

ج۔ عبداللہ بن مسعود نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ مِنْھُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی جس سے صراحتاً متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے (حاشیہ بخاری پارہ ۸ صفحہ ۱۱)

د۔ تفسیر کشاف جلد اول مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۲۸۳ سطر ۱۵ میں علامہ جار اللہ زمخشری اس آیت متعہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ کی تفسیر میں لکھتے ہیں عن ابن عباس ھی محکمۃ لم تنسخ وکان یقرء فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ مِنْھُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت متعہ محکم ہے یعنی منسوخ نہیں ہوئی اور اپنے حکم کلی میں باقی ہے۔ اور اس کو یوں پڑھا کرتے تھے۔

ہ تفسیر دُر منثور جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۰ سطر ۲ آیت متعہ دیکھو)

و تفسیر نیشاپوری جلد اول صفحہ ۱۲۴ سطر ۷)

و تفسیر کبیر جلد سوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۸۷ سطر ۱)

ز تفسیر کبیر جلد سوم مطبوعہ صفحہ ۲۸۹ سطر ۱۱ و سطر ۱۵)

ح بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں بھی یہی رہا اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی یہی حال رہا۔ بعد اس کے حضرت عمر نے اس کی حرمت بر سر منبر کی جب کہ لوگوں نے متعہ کرنا چھوڑ دیا مگر بعض صحابہ اس کے

جواز کے قائل رہے۔ جیسے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس اور عمرو بن حویرث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین تبع سے بھی۔ جواز کے قائل ہوئی ہے (زرقانی (کشف المغطا عن موطا صفحہ ۳۲۹۔ نکاح متعہ)

ح۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انھوں نے کہا۔ ہم آں حضرت صلعم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں جن سے اپنی خواہش بجھاتے ہم نے آپ سے عرض کی یارسول اللہ ہم اپنے تئیں خصی کیوں نہ کر ڈالیں آپ نے منع کیا پھر اسی سفر میں آپ سے ہم کو یہ اجازت ملی کہ ایک کپڑا دے کر بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے ہیں یعنی متعہ (بخاری مترجم پارہ اٹھارھواں صفحہ ۱۱۸۔ کتاب التفسیر)

ط۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ زمانہ ابوبکر و عمر میں ابن حریث و ابن فلاں دونوں نے متعہ کیا اور ان کا لڑکا متعہ سے پیدا ہوا (منتخب کنز العمال جلد سادس صفحہ ۴۰۴)

ی متعہ جائز ہے (عالمگیری فتویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۰ شرح وقایہ صفحہ ۳۰ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۲ جائز ہے امام زفر کے نزدیک دیکھو شرح وقایہ کتاب النکاح

ک عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر کے پاس گئیں اور کہا کہ ربیعہ بن امیہ نے متعہ کیا تھا۔ ایک عورت تو لونڈی سے وہ حاملہ ہے ربیعہ سے پس حضرت عمر گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہا یہ متعہ ہے اگر میں پہلے اس کی ممانعت کر چکا ہوتا۔ تو رجم کرتا (متعہ کرنے والے پر بالاتفاق زنا کی حد لازم نہیں آتی۔ حضرت عمر نے ڈرانے کے واسطے کہا۔ (کشف المغطا عن موطا لاہور صفحہ ۴۰۴)

ل امام مالک کے نزدیک نکاح متعہ جائز ہے ہدایہ فقہ ابو حنیفہ نول کشور جلد ۲ صفحہ ۴۰۴ سطر ۴)

متعۃ الحج

جاننا چاہئے کہ حج کرنے والے تین قسم کے ہیں ایک تو مفرد دوسرا قارن تیسرا متمتع۔

مفرد وہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے قارن وہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ متمتع وہ ہے کہ اول عمرے کا احرام باندھے حج کی میقات

سے ایام حج میں اور افعال عمرہ کے بجالاوے پھر اگر قربانی کو ساتھ لایا ہے۔ تو احرام باندھے رہے۔ اگر قربانی نہیں لایا ہے۔ تو احرام سے نکل آئے اور مکہ میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے امام احمد حنبل کہتے ہیں کہ افضل متمتع ہے۔

حدیث بخاری حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے زمانہ نبوت رسول اللہ صلعم میں حج کا تمتع کیا اور خود قرآن میں تمتع کا حکم اترا۔ مگر ایک شخص (حضرت عمر) نے اپنی رائے سے جو چاہا سو کہدیا (بخاری کتاب المناسک۔ باب التمتع علی عہد النبی پارہ چھٹا صفحہ ۱۷۰ سطر آخیر مطبع احمدی لاہور)

دوم۔ ابن شہاب نے کہا کہ سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہ اس نے سنا کہ ایک مرد شامی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی عمرہ کو حج کے ساتھ تمتع کرنے کے لئے پوچھا تھا۔ سو عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ وہ درست ہے۔ اس شامی مرد نے کہا۔ کہ تیرے باپ نے تو اس سے منع کیا ہے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بھلا بتاؤ۔ تو اگر میرے باپ نے منع کیا ہوا وہ اس کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہو۔ کیا میرے باپ کا حکم مانا جائے گا یا حکم جناب رسول خدا صلعم کا۔ سو اس مرد نے کہا بلکہ حکم رسول اللہ صلعم کا مانا جائے گا۔ ھذا حدیث حسن صحیح۔ رواہ الترمذی۔ کتاب الحج جلد اول صفحہ ۲۰۵ نول کشور)

سوم۔ حضرت سعد نے کہا ہم تمتع کو جناب رسول اللہ صلعم نے کیا ہے اور ہم نے اس کو آپ کے ساتھ کیا ہے (ترمذی جلد اول۔ کتاب الحج صفحہ ۲۵۶ سطر ۹ نول کشور)

جماعت تراویح بدعت ہے حضرت عمر نے سب لوگوں کو ابی بن کعب کے پیچھے پڑھنے کا حکم دیا ایک رات دیکھا تو سب اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عمر نے کہا۔ نعم البدعۃ ھذہ۔ یہ بدعت تو اچھی ہوئی۔ (بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل من قام رمضان آٹھواں پارہ صفحہ ۲۱۶-۱۷ سطر ۵ + ہر ایک بدعت گمراہی ہے اور ہر

ایک گمراہی دوزخ میں ہے جس کو بھی پڑ ہو۔

طلاق ثلاثہ

بزمانہ نبوت میں طلاق ثلاثہ ایک طلاق شمار ہوتی تھی اور مطابق حکم کتاب اللہ عورتوں کو ہر ایک طہر میں طلاق ملتی رہی۔ اور زمانہ ابوبکر میں بھی یہی حال رہا۔ اور اوائل خلافت عمر میں بھی مگر بعدہ جب لوگوں نے ایک دم طلاق تین دینی شروع کردیں۔ تو سیاست جماعت کے واسطے حضرت عمر نے اپنا حکم جاری کر دیا کہ جو شخص ایک ہی وقت تین دفعہ عورت کو طلاق دے گا عورت مطلقہ ہو جائے گی (نووی شرح مسلم کتاب الطلاق جلد اول صفحہ ۴۷۱) اس رواج سے مسلمانوں کے کئی خاندان ویران ہو گئے اور کئی عیال و اطفال تباہ ہو گئے۔

حضرت عمر کا شراب پینا

وقت قتل حکیم نے شراب نبیذ پلائی۔ اور حضرت عمر نے پی لی۔ الفاظ بخاری یہ ہیں۔ فاتی نبیذ فشرب فخرج من جوفہ۔ نبیذ لائی گئی۔ وہ انکو پلائی گئی۔ مگر وہ ان کی پیٹ سے باہر نکل آئی (دیکھو بخاری کتاب المناقب۔ باب قصۃ البیعت چودہواں پارہ صفحہ ۹۶ سطر ۸)

نوٹ نبیذ انگوری شراب ہے اور حرام ہے

ب۔ نبیذ شراب پینا۔ کشف المغطاعن موطا صفحہ ۵۵ مطبع صدیقی لاہور۔ باب فضیلت آمدینہ کی

حضرت عمر کا حیا کامل

حضرت عمر نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حفصہ سے پوچھا۔ یہ بتلاؤ کہ عورت کو مرد کی خواہش کتنی مدت تک نہیں ہوتی حضرت حفصہ نے بہ مجبوری ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا۔ تین ورنہ چار ماہ (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۷ سطر ۱۹)

عدالت

قدامہ بن مظعون عدوی اپنی سالی کو شراب نوشی پر حد نہ لگائی (ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۱۵۲)

حضرت عمر کا جزع فزع

جب ابولولو فیروز غلام مغیرہ نے آپ کو قتل کیا۔ پھر وہ کہنے لگے کہ بد بخت کتے نے مجھ کو مار ڈالا (بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب قصۃ البیعت چودہواں پارہ صفحہ ۹۹)

سطر ۵ (ب) جب بی بی حفصہ کو طلاق ملی۔ تو فریاد کی اور سر پر خاک ڈالی معارج النبوۃ صفحہ ۸۶ (ج) جب جان کندنی کا وقت ہوا۔ تو بہت جزع فزع کرنے لگے حضرت ابن عباس رضؓ نے ان کو صبر کرنے کو فرمایا حضرت عمر نے کہا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے ہو۔ وہ تمہاری اور تمہارے ساتھیو کی وجہ سے ہے اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو۔ تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑا لوں۔ بخاری کتاب المناقب۔ باب مناقب عمر چودھواں پارہ صفحہ ۸۹

حساب قبر

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت عمر کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے ہیں حضرت عباس نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا میں نے اس وقت حساب سے فراعت پائی اگر خدا رؤف ورحیم نہ ہوتا تو قریب تھا۔ کہ میں تباہ ہو جاتا تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۹۰، سطر ۵؛

اسی طرح عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے بارہ برس کے بعد حضرت عمر کو خواب میں دیکھا یہی فرمایا کہ میں ابھی حساب سے فارغ ہوا ہوں تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۱۳۱ سطر

نماز خشوع

قال عمر انی لاجھز جیشی و انا فی الصلوٰۃ ترجمہ حضرت عمر نے کہا میں نماز میں جہاد کے لئے اپنی فوج کا سامان کیا کرتا ہوں (ترجمہ صحیح بخاری ابواب العمل الصلواۃ پارہ پانچواں صفحہ ۲۰ احمدی پریس لاہور) کبھی بحرین کی آمدنی کا حساب کرتے ایک دفعہ نماز میں قرات ہی نہ پڑھی (حاشیہ ایضاً)

کلوخ عمر

پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے صرف پانی سے پاک کرنا کافی ہے۔ البتہ حضرت عمر کا ایک اثر ہے۔ انہوں نے پیشاب کے بعد اپنے ذکر کو دیوار پر رگڑا اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں نکالا (حاشیہ بخاری پارہ اول صفحہ ۲ کتاب الوضوء مولوی وحید الزمان)

ردو حاجت حضرت عمر

باوجود خلیفہ رسول و امیر المومنین کہلانے کے آپ کی دعا مستجاب نہ تھی حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں جب قحط پڑا کرتا۔ تو حضرت عباس کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ

سلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون۔ اے اللہ ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تو تو پانی برساتا تھا۔ اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں۔ ہم پر پانی برسا۔ راوی نے کہا پھر پانی برستا (ترجمہ بخاری چوتھا پارہ صفحہ ۶۱ و ۶۲ ابواب الاستسقاء احمدی پریس لاہور ترجمہ مولوی وحید الزمان)

قضایا عمر رض حضرت عمر نہ عالم شریعت تھے۔ نہ حافظ نہ قاری قرآن۔ ہر ایک مسئلہ و فیصلہ میں غلطی کر بیٹھتے اور جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام اُس کے فیصلہ جات کو توڑ دیتے تو حضرت عمر فرمایا کرتے تھے۔ لولا علی لھلک عمر۔ اگر حضرت علی نہ ہوں۔ تو عمر ہلاک ہو جائے۔ بخاری نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حجر اسود کو چوما اور کہنے لگے میں جانتا ہوں۔ تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ سکتا ہے نہ فایدہ اگر میں نے آں حضرت صلعم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں تم کو کبھی نہ چومتا (بخاری پارہ ۶ صفحہ ۸۰)

جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے ان کو سمجھایا کہ یہ قیامت کو گواہی دے گا حضرت عمر نے یہ سن کر کہا یا ابوالحسن جہاں تم نہ ہو وہاں اللہ مجھ کو نہ رکھے (بخاری حاشیہ عینی)

ب۔ ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر سے اندر آنے کا اذن چاہا لیکن ان کو اذن نہ ملا اور شاید حضرت عمر اس وقت کام میں مشغول تھے خیر ابو موسے لوٹ کر چل دیئے جب عمر کام سے فارغ ہوئے وہ کہنے لگے میں نے ابو موسے عبد اللہ بن قیس کی آواز سُنی تھی اُن کو اندر آنے دو۔ لوگوں نے کہا وہ تو لوٹ کر چلے گئے حضرت عمر نے اُن کو بلوایا۔ ابو موسیٰ نے کہا ایسا ہی حکم ہے حضرت عمر نے کہا اس کے ثبوت میں گواہ لاؤ وہ انصار کی مجلس میں گئے اُن سے پوچھا انہوں نے کہا یہ تو ہمارے ساتھ وہ بیان کرے گا جو ہم سب میں کم سن ہے آخر وہ ابو سعید خدری کو اپنے ساتھ لے گئے حضرت عمر نے یہ سن کر کہا افسوس مجھ کو بازاروں میں بیچ کھوچ یا سوداگری نے آنحضرت صلعم کے اس حکم سے غافل کر دیا یعنے سوداگری کے لئے نکلنے نے (ترجمہ بخاری پارہ آٹھواں صفحہ ۳۷)

ج حضرت عمر نے ایک دفعہ ایک حاملہ عورت کے رجم کرنے کا حکم دیا جس پر جناب

امیر نے فرمایا۔ جو ان کا نطفہ کم مادر میں ہے۔ اس پر تم کو اختیار ہے حضرت عمر اس حکم سے باز آگئے
اور کہا لولا علی لھلک عمر (شرح مواقف وتشیید المطاعن)

مطاعن حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم اجماعی

۱۔ حضرت عمر نے اپنی وفات کے وقت چھ آدمی ارباب شوریٰ مقرر کئے حضرت عثمان۔ عبدالرحمٰن بن عوف چچا زاد بھائی وبہنوئی حضرت عثمان۔ سعد ابن وقاص حضرت علی المرتضیٰ۔ حضرت زبیر و حضرت طلحہ جب بعد دفن حضرت عمر سب اکٹھے ہوئے عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت علی کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے تم کو تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے اور تمہارا اسلام بھی پورانا ہے۔ تم جانتے ہو اللہ تمہارا نگہبان ہے اگر میں تم کو خلیفہ بناؤں گا۔ تو تم عدل اور انصاف کرو گے اور اگر میں عثمان کو خلیفہ بناؤں گا۔ تو تم ان کا حکم سنو گے ان کی بات مانو گے۔ پھر حضرت عثمان سے تنہائی کی اُن سے بھی یہی گفتگو کی۔ جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمان اپنا ہاتھ اٹھاؤ عبدالرحمٰن نے ان سے بیعت کی اور سب مدینہ والوں نے بھی بیعت کی (صحیح بخاری پارہ ۱۴ صفحہ ۹۹۔ احمدی پریس لاہور) بخاری کہتا ہے حضرت علی نے بھی بیعت کی۔

نوٹ خلافت حضرت عثمان نہ نصی رہے نہ اجماعی۔ نہ طریقہ ولی عہدی یا وصیت سے بلکہ بہائی نے بھائی کو خلیفہ بنا لیا۔

۲۔ حضرت عثمان جنگ بدر میں شامل نہ ہوئے۔ جنگ احد سے بھاگ گئے (صحیح بخاری پارہ ۱۵ صفحہ

۳۔ حضرت عثمان نے چھ سال کے بعد اپنی عزیز و اقربا کو عامل بنانا شروع کیا اور مروان کو ملک افریقہ کا خمس معاف کر دیا۔ اور اپنے اقربا کو بہت سا مال دے ڈالا (تاریخ الخلفاء سیوطی زمیندار پریس لاہور صفحہ ۱۴۸ سطر ۱۴)

۴۔ سب سے پہلے آپ ہی نے لوگوں کو جاگیریں مقرر کیں تکبیر میں آواز دھیمی کی جمعہ میں اذان اول کا حکم دیا آپ نے سب سے پہلے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۸۹ اولیات عثمان)

۵۔ آپ کے خلافت کے پہلے سال لوگوں کو نکسیر بہت جاری ہوئیں چنانچہ حضرت عثمان بھی اس میں مبتلا ہوئے اور حج کو نہ جا سکے (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی

صفحہ ۸۴ جناب سرور عالم صلعم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ جناب نے فرمایا تھا کہ میرے اس ممبر پر بنی امیہ کے جابروں میں سے ایک جابر تقدیم کرے گا پس اس کی نکسیر جاری ہو جائے گی (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۲۴۔ بعض کہتے ہیں عمرو بن سعید بن العاص اموی کے نکسیر ممبر پر جاری ہوئی تھی (تطہیر الجنان صفحہ ۱۴۱ حاشیہ صواعق محرقہ)

۶۔ حضرت عثمان پہلے روز ممبر نبوی صلعم پر دہشت و ہول کی وجہ سے خطبہ نہ پڑھ سکے (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۲۴۔ باب چہارم۔ سطر اول)

۷۔ ۲۵ سنہ ھ میں حضرت عثمان نے سعد بن ابی وقاص (صحابی عشرہ مبشرہ) کو نے معزول کر کے ولید بن عقبہ بن محیط صحابی کو جو والدہ کی طرف سے رشتہ میں آپ کے بھائی ہوتے تھے وہاں کا حاکم کر کے بھیجا۔ اسی پر سب سے پہلے الزام حضرت عثمان پر قائم کیا گیا کہ آپ اپنے عزیزوں کی پرورش کرتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ ولید نے نشہ میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ اور چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور مقتدیوں کو کہا اگر کہو تو اور پڑھا دوں (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۸۳ سطر ۹ اردو ترجمہ پریس لاہور۔ حاشیہ صحیح بخاری پارہ ۱۴ صفحہ ۹۲۔ ترجمہ مولوی وحید الزمان)

نوٹ:۔ اس ولید بن عقبہ صحابی شرابی کو حضرت علی علیہ السلام نے چالیس کوڑے لگائے۔ (بخاری پارہ پندرہواں صفحہ ۳۴)

۸۔ حضرت عثمان نے عمرو عاص عامل مصر کو بیت المال کی مختاری اور افواج کی سپہ سالاری سے معزول کر کے اپنے بھائی رضاعی عبداللہ بن سعد ابی سرح کو حکومت دے دی۔ عمرو عاص نے حضرت عثمان کی بہن کو جو اس کے نکاح میں تھی۔ طلاق دے دی (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۲۶ سطر ۲۴)

۹۔ افریقہ کے ۲۵ لاکھ دینار کا خمس اور مال غنیمت کا خمس حضرت عثمان نے ۵ لاکھ دینار پر مروان رانده درگاه نبوی صلعم کے حوالہ کر دیا حضرت عثمان نے اس میں سے ایک لاکھ دینار مروان کو دیدیئے۔ (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۲۸۔ تاریخ عباسی صفحہ ۲۶) معلوم

۱۰۔ عن مروان بن الحکم قال شہدت عثمان علیا و عثمان ینہی عن المتعہ و ان

تجمع بینہما فلما رأی علی اھل بہما لبیک بعمرۃ وحجۃ قال ما کنت لادع سنۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم لقول احد۔ (بخاری۔ پارہ ۶، صفحہ ۶۹ کتاب المناسک مترجمہ مولوی وحید الزمان) **ترجمہ** مروان بن حکم سے روایت ہے اُس نے کہا۔ میں اس وقت موجود تھا۔ جب حضرت عثمان (اپنی خلافت میں) تمتع اور قران سے منع کرتے تھے۔ حضرت علی نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا۔ لبیک بحجۃ وعمرہ (یعنی قران کیا) اور کہنے لگے میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو کسی کے قول سے نہیں چھوڑ سکتا۔ ف چونکہ حضرت عثمان کا یہ خیال حدیث کے خلاف تھا۔ اس لئے حضرت علی نے اُس پر عمل نہیں کیا۔ اور یہ فرمایا۔ کہ میں آنحضرت صلعم کی حدیث کو کسی کے قول سے چھوڑ نہیں سکتا۔ مسلمان بھائیو تو حضرت علی کے اس قول کو غور سے دیکھو۔ حضرت عثمان خلیفہ وقت اور خلیفہ بھی کیسے راشد اور امیر المومنین لیکن حدیث کے خلاف انکا قول پھینک دیا گیا۔ اور اُنکے سامنے اُنکا خلاف کیا گیا۔ پھر تم کو کیا ہو گیا ہے۔ جو تم ابوحنیفہ یا امام شافعی کے قول کو لئے پھرتے ہو۔ اور حدیث صحیح کے خلاف ان کے قول پر عمل کرتے ہو یہ صریح گمراہی ہے۔ (تقریر مولوی وحید الزمان حاشیہ بخاری پارہ ۶ صفحہ ۶۹)

احداث

سائب بن یزید نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن دوسری اذان دینے کا حضرت عثمان نے حکم دیا جب مسجد میں آنے والے بہت ہو گئے۔ اور جمعہ کے دن اذان اسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا (مترجم بخاری۔ چوتھا پارہ صفحہ ۱۳ کتاب الجمعہ۔ باب اذان یوم الجمعہ احمدی پریس لاہور) ب۔ سائب بن یزید نے کہا۔ آں حضرت صلعم کے زمانہ میں اور ابوبکر وعمر کے زمانہ میں بھی جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی ہے جب امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھا کرتا۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں جب لوگ بہت ہو گئے مدینہ کی آبادی بڑھ گئی۔ انہوں نے اور تیسری اذان بڑھائی۔ امام بخاری نے کہا زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام کا نام ہے۔ (بخاری بلفظہ احمدی پریس لاہور)

نوٹ:۔ یہ بدعت عثمانی سُنیوں میں اب تک جاری ہے ان کا مذہب مخالف سنت ہے۔

عبدالرحمن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے ہم کو منا میں چار رکعتیں پڑھائیں قصر نہ کیا۔ لوگوں نے یہ حال عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا انہوں نے انا للہ کہا۔ اور کہا کہ میں نے آں حضرت صلعم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور ابوبکر صدیق کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور عمر ابن الخطاب کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں کاش ان خلاف سنت چار رکعتوں کے بدل سنت کے موافق مجھ کو دو مقبول رکعتیں ملیں (ترجمہ مولوی وحید الزمان صحیح بخاری پارہ چوتھا صفحہ ۸۸ باب الصلوٰۃ المنیٰ۔ احمدی پریس لاہور)

۱۳ حضرت عمار بن یاسر صحابی کو حضرت عثمان نے اپنے غلاموں سے اتنا پٹوایا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ اور فتق کا مرض ہو گیا (تاریخ اعثم کوفی۔ تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۳۱)

۱۴ حضرت ابوذر غفاری صدیق اصحاب رسول اللہ صلعم۔ زاہد و عابد زمانہ کو شام سے ایک ننگی پیٹھ پشیر پر اونٹ پر بٹھوا کر مدینہ کی طرف بلوایا۔ کہ اُن کی رانوں کے گوشت چھیل چھل کر جدا ہو گئے۔ اور سخت تکلیف اٹھائی۔ اور ربذہ جنگل کی طرف جلا وطن کر دیا۔ جو مدینہ منورہ سے تین منزل ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے سنہ ۳۲ ہجری میں تنہائی میں وفات پائی۔ (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۳۱ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق محرقہ عربی مصری صفحہ ۵۶ اصحیح بخاری پارہ چھٹا صفحہ ۱۲ مطبوعہ احمدی پریس لاہور گول مول وقع ہے)

۱۵ حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی قاری کو مسجد مدینہ منورہ سے نکال دیا۔ اور ایک زمین پر اُن کو پھنکوا دیا۔ اور حکم دیا کہ قرآن ابن مسعود کو جلا دو اور ابن مسعود کے مال کو قرق کر کے سرکاری خزانہ میں ڈال دیا۔ (تاریخ خمیس دیار بکری مصری صفحہ ۲۷۰)

۱۶ حضرت عثمان نے منیٰ کو ہیامِ حج میں خیمہ لگا دیا یا عجب دستور ایام جاہلیت تزک و احتشام سے دعوتیں ضیافتیں کیں۔ لوگوں کی پیٹھ پر کوڑے مارے (تاریخ اسلام جلد سوم باب چہارم صفحہ ۱۴۳ سطر ۲۲۔ دہلی)

۱۷ بی بی عائشہ اور حضرت عثمان | تاریخ اعثم کوفی مطبوعہ یوسفی دہلی

صفحہ ۳۵۲ ایڈیشن)
ام المومنین عائشہؓ بھی اس روپیہ کی وجہ سے جو انکو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے مقرر کر رکھا تھا۔ اور اب حضرت عثمان نے اس کی ادائیگی میں تساہل اختیار کر لیا تھا رنجیدہ خاطر تھیں اسوقت قوم کو قتل عثمان پر امادہ دیکھ کر کہا۔ کہ اے عثمان تو نے بیت المال کو اپنا ہی مال سمجھ لیا ہے۔ اُمت رسول کو تکلیف اور مصیبت کے حوالہ کر دیا ہے۔ اپنے آپ کو اور اپنے رشتہ داروں کو مسلمانوں کے مال میں دخیل کر دیا ہے اور ہر ایک شخص کو ملکی انتظام دے رکھا ہے اللہ تعالیٰ تم کو آسمانی نعمتوں سے بےنصیب اور زمین کی برکتوں سے محروم کرے اگر اتنی بات بھی نہ ہوتی۔ کہ تم مسلمانی سیرت رکھتے ہو۔ اور پانچ وقت نماز ادا کرتے ہو۔ تو تمہیں اس طرح ذبح کر دیا ہوتا جس طرح اونٹ ذبح کرتے ہیں غرض بی بی عائشہ نے قتل حضرت عثمان میں بہت بڑی کوشش کی اور فرمایا کرتی تھیں اب تک تو حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفن بھی میلا نہیں ہوا اور عثمان نے انکی شریعت کو کہنہ کر دیا ہے اے لوگو اس بڈھے ساحر کو مار ڈالو۔ خدا اسے مارے

ب۔ حضرت عثمان کے دشمن آپ کو نعثل سے تشبیہ دے کر پکارتے تھے جو ایک شخص مصر کے لمبی ڈاڑھی والا تہا اور کہا گیا ہے کہ نعثل کے معنے بڈھا بے وقوف کے ہیں۔ اور صباغ نے کہا۔ کہ بی بی عائشہ حضرت عثمان کو جب غصہ ہوئیں اور کہ شریف جلنے لگیں۔ تو نعثل کہا۔ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنی عثمان نعثل کو قتل کر ڈالو۔ خدا نعثل یعنی عثمان کو قتل کرے مجمع البحار گجراتی نول کشور صفحہ ۳۷۲ ونہایہ ابن اثیر جذری باب لون مع العین۔ الجزو الرابع۔ النعثل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۶۶ سطر ۱۳)

ج۔ النعثل الشیخ الاحمق ویھودی کان بالمدینۃ ورجل لحیانی کان تشبیہ بہ عثمان اذا نیل منہ (قاموس۔ فصل نون) نعثل جسکے معنے بڈھے بے وقوف کے ہیں۔ مدینہ میں ایک یہودی تہا۔ وہ شخص لمبی داڑھی والا تھا جب حضرت عثمان کو گالی دیجاتی تو اس نعثل یہودی سے نسبت دیجاتی۔

نوٹ۔ دیکھئے اب اہل سنت بی بی عائشہ پر کیا فتوے لگاتے ہیں،

۱۸۔ مروان بن الحکم ملعون حضرت عثمان کا چچازاد بھائی تھا۔ اور اس کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمعہ اس کے باپ حکم کے مدینہ منورہ سے خارج وطن کیا تھا حضرات شیخین نے بھی انکو مدینہ منورہ میں نہ آنے دیا۔ مگر حضرت عثمان نے انکو واپس بلا کر اپنا وزیر اعظم بنالیا۔ فدک کی جاگیر بخشدی خمس افریقہ کا حوالہ کر دیا (ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۸ جلد اول حیواۃ الحیوان جلد اول صفحہ ۲۷۶ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۱۶۸ تاریخ خمیس دیار بکری صفحہ ۲۶۳ جلد دوم روضۃ الاحباب و روضۃ الصفا جلد دوم تاریخ اسلام صفحہ ۱۴۴ ج ۳)

۱۹ بارش کا پانی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب بندگان خدا کے واسطے کار آمد ہے انکو اپنے عزیزوں کے واسطے حا می کر دیا اور لوگوں کو محروم کر دیا (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۴۵)

۲۰ حضرت عثمان نے منع کر دیا کہ سمندر میں ان کے تجارتی جہازوں کے سوا اور کوئی جہاز نہ چلے (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۴۵)

۲۱ حیاءِ عثمانی

عن انس بن مالک قال شہدنا بنت رسول اللہ صلعم و رسول اللہ صلعم جالس علی القبر فرئیت عینیہ تدمعان فقال ھل فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ فقال ابو طلحۃ انا قال فانزل فی قبرھا قال فنزل فی قبرھا۔ (رواہ البخاری کتاب الجنائز ص۲۹ پارہ ۵ سطر ۷ ونیچے) ترجمہ حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی (ام کلثوم) کے جنازے میں حاضر تھے۔ (وہ حضرت عثمان کی بی بی تھیں سنہ ۹ ہجری میں مریں) آپ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے آپ نے فرمایا لوگو کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو آج رات کو عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ ابو طلحہ نے کہا میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تو پھر اترو وہ اُن کی قبر میں اُترے ف حضرت عثمان کو آپ نے نہیں اُتارا ایسا فرمانے سے اُن کو تنبیہ کرنا منظور تھی کہتے ہیں حضرت عثمان نے اسی شب میں جس میں حضرت ام کلثوم نے انتقال فرمایا۔ ایک لونڈی سے صحبت کی تھی آں حضرت صلعم کو ان کا یہ کام پسند نہ آیا

(ترجمہ مولوی وحید الزمان)

حدیث ارتداد صحابہ

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ سنایا فرمایا لوگو تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ کمابدانا اول خلق نعیدہ الی اخرہ پھر فرمایا سن لو قیامت کے دن ساری خلقت میں پہلے ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے واِنّہ یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کئے جائیں گے ان کو بائیں جانب دوزخ کی طرف لے چلیں گے میں عرض کرونگا یہ تو میرے ساتھ والے اصحاب ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے تھے جو انہوں نے نئی نئی باتیں بدعتیں نکالیں (بخاری پارہ اٹھارہ صفحہ ۱۲۲۔ کتاب تفسیر المائدہ مطبع احمدی لاہور و پارہ ۱۳ صفحہ ۱۱۱ + پارہ ۱۳ صفحہ ۷۰ + فاقول اصحابی اصحابی + بدعادات و احداث خلفاء اسلام کا مقابلہ اس حدیث سے کرو۔)

اخلاق صحابہ و سب و شتم

مذہب سنی میں ہے۔ کہ اصحاب النبی صلعم کی یہ تہذیب تھی۔ کہ گالی گلوچ نکالتے تھے

۱۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امر مسطح بھانجا حضرت ابوبکر اصحاب بدری نے بی بی عائشہ کو زنا کی تہمت لگائی (بخاری قصہ افک پارہ ۱۶ صفحہ ۳۲ و ۹۷)

۲۔ مسلمانوں مشرک اور یہودی لوگوں میں گالی گلوچ ہوئی (بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۹۰

۳۔ ایکبار ایسا ہوا معاذ بن جبل نے عشا کی نماز پڑھائی۔ تو سورۃ بقر شروع کی مقتدیوں سے ایک شخص نماز توڑ کر چلدیا معاذ اس کو گالی برا کہنے لگے ہریال منہ (بخاری کتاب الاذان پارہ ۳ صفحہ ۶۶)

۴۔ بی بی عائشہ اور زینب بنت جحش میں تکرار گالی گلوچ ہوئی (بخاری کتاب ہبہ پارہ ۱۰ صفحہ ۳۵)

۵۔ حضرت انس نے کہا لوگوں نے آں حضرت صلعم کو رائے دی۔ اگر آپ عبداللہ بن ابی

پاس تشریف لے چلیں۔ تو بہتر ہے۔ یہ سُن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے۔ مسلمان آپ کے ساتھ چلے۔ وہاں کی زمین کھاری تھی جب آپ اس مردود کے پاس پہنچے۔ تو کیا کہنے لگا۔ چلو پرے ہٹو۔ تمہارے گدھے کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کر دیا۔ یہ سن کر ایک انصاری عبداللہ بن رواحہ بولے۔ خدا کی قسم۔ آں حضرت صلعم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصے ہوا دونوں میں گالی گلوچ ہوئی۔ اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا۔ چھڑی۔ ہاتھ جوتا چلنے لگا۔ اس نے کہا۔ ہم کو یہ بات پہنچی کہ سورہ حجرکی یہ آیت وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما۔ اسی باب میں اتری (ترجمہ بخاری کتاب الصلح پارہ دسواں صفحہ ۸۵ لاہوری)

۶۔ دو آدمی گالی گلوچ کر رہے تھے۔ ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا۔ گردن کی رگیں پھول گئیں تھیں۔ آں حضرت صلعم نے فرمایا مجھ کو ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ یوں ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (بخاری ۳ کتاب بدء الخلق)

۷۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی لڑائی اور ان کا گالی گلوچ نکالنا۔ مطاعن میں گذرا

۸۔ معاویہ بن ابوسفیان امیر شام اپنی زندگی تک اور اس کے عمال حاکم تمام سلطنت بنی امیہ میں ۹۹ سنہ ھجری تک سب و شتم کرتے اور ہر ایک جمعہ کو منبر نبوی صلعم پر جناب علی المرتضیٰ شیر خدا داماد مصطفیٰ امام برحق۔ قرآن ناطق علیہ السلام پر سب و تبرا ہوتا رہا (دیکھو صحیح مسلم۔ و ابن ماجہ و خصائص نسائی مناقب علی علیہ السلام و تاریخ ابو الفداء و روضۃ الاحباب و روضۃ الصفاء و تاریخ ابو الفداء و نصائح کافیہ)

۹ سب شیخین وقتلہما لیس بکفر حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو گالی دینی اور ان کو قتل کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۶ و فتاویٰ شامی جلد سوم)

۱۰ قال رسول اللہ صلعم من سب علیاً فقد سبنی (رواہ احمد مشکوٰۃ باب مناقب علی) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے علی کو گالی دیں اس نے مجھ کو گالی دیں۔

ششم آئینہ نماز سُنی

سُنیوں کی نماز پنجگانہ کا اختلاف اور تغیر و تبدل سبب جب اجماع نے کتاب اللہ و عترت رسول اللہ وصایائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھوڑا۔ اور اپنی اجماعی خلافت قائم کرلی اپنے قیاس و اجتہاد و رائے کو مقدم کیا۔ بنائی مسائل فقہ کا نام شرع محمدی بنالیا۔ اعتقادات و عبادات و معاملات میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ رفتہ رفتہ اصلی و حقیقی اسلام چلتا بنا یا معنوی اور گلٹی اسلام کو فروغ ہوا۔ شور و شر۔ لوٹ و فساد مار دھاڑ۔ شاہی ظاہری حکومت قتل و غارت مسلمانوں نے نصرت اور فتوحات و ملک گیری۔ ناآں مولویوں کے گھر کے فتاویٰ کا نام اسلام رکھا گیا مسلمانوں ایک ہی عبادت الٰہی تھی اس میں بھی اختلاف کردیا۔ کوئی سُنی یہ نہیں بتلاسکتا کہ جناب سرور دو جہان صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کس طرح ۲۳ سال زمانہ نبوت میں نماز پنج گانہ پڑھی اور کس طرح پڑھائی حالانکہ لاکھوں اصحاب نماز پڑھتے رہے اور اپنی آنکھ سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور خلفاء اربعہ کو بھی صحابہ کرام نے نماز پڑھتے پڑھاتے دیکھا۔ مگر پھر اس نماز میں کیسے اختلاف ہوا کہ ایک مذہب کی نماز دوسرے مذہب سے ہرگز نہیں ملتی فرقہ اہل حدیث۔ شیعہ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ چکڑالوی۔ احمدی۔ مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔ کسی جامع مسجد میں جاکر مختلف فرقوں کے مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھو کوئی ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا ہے۔ کوئی ناف پر۔ کوئی پیٹ پر۔ کوئی ہاتھ چھوڑ کر پڑھ رہا ہے۔ کوئی رفع الیدین کرتا ہے کوئی آمین زور سے پکارتا ہے کوئی آہستہ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ کیا رسول اللہ صلعم اپنی امت کو اختلاف میں ڈال گئے اور ان کو آپس میں لڑا گئے۔ یا وہ اختلافات مٹانے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے ایک نماز کے ان لوگوں نے کئی ٹکڑے کردیئے اگر سب سُنی مسلمانوں کے نماز کی تمام ارکان اکٹھے کرلیے جائیں۔ تو ایک نماز محمدی۔ نماز شیعہ ہو جائے گی۔ یہی نماز رسول اللہ صلعم نے فرمائی پڑھی۔ پڑھائی۔ اور اسی پر آئمہ اہل بیت علیہم السلام عمل رہا مگر بنی امیہ و بنی عباس نے آئمہ اطہار علیہم السلام کے عداوت و مخالفت و دشمنی میں عبادات الٰہی نماز پنج وقتی کو بدل ڈالا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

زمانہ رسول صلعم میں نماز صحابہ کا حال

عن ابن عباس قال کانت امرءۃ تصلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسناء من احسن الناس فکان بعض القوم یستقدم فی الصف الاول لان یراھا ویستاخر بعضھم حتی الصف الموخر فاذا رکع قال ھذا ینظر من تحت ابطہ فانزل اللہ و لقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین فی شانھا ۔ (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ نمبر ۳۰۵ مطبع صدیقی لاہور) ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ایک عورت آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ جو خوبصورت تھی۔ بہت خوبصورت لوگوں میں سے تھی۔ بعضے لوگ اول صف میں بڑھ جاتے تاکہ اس کو دیکھ نہ سکیں اور بعضے پیچھے رہتے۔ یہاں تک کہ آخر صف میں کھڑے ہوتے۔ جو عورت کو بہت قریب ہوتی تھی۔ جب رکوع میں جاتے تو اس طرح سے کرتے بغل کے تلے سے اس عورت کو دیکھتے تب سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت اتاری بے شک ہم نے جان لیا۔ آگے بڑھنے والوں کو اور بے شک ہم نے جان لیا پیچھے ہٹنے والوں کو اس عورت کی بابت ف نفس شیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ صحابہ کے ساتھ بھی تھا۔ باوجود اس کے کہ وہ آں حضرت صلعم کی صحبت ان کو حاصل تھی مگر شیطان کے شر سے وہ معصوم نہ تھے اس قسم کے واقعات عوام صحابہ سے کئی مقام میں منقول ہیں جیسے نماز کے اندر قہقہہ لگانا۔ نماز کے اندر تالیاں بجانا۔ آں حضرت صلعم کو خطبہ میں چھوڑ کر چلے جانا۔ یہ حال خیر القرون صحابہ کا تھا۔ جن کو عدول وثقہ کہا جاتا ہے۔

۲۔ حضرت انس بن مالک نے کہا۔ میں نے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کی اب کوئی بات نہیں دیکھتا۔ لوگوں نے کہا۔ نماز تو ہے انہوں نے کہا نماز میں بھی جو تم نے کر رکھا ہے۔ وہ کر رکھا ہے (تیسیر القاری ترجمہ بخاری سپارہ دوم صفحہ ۵ کتاب مواقیت الصلوۃ مطبع احمدی لاہور) ترجمہ وحیدی

۳۔ زہری کہتے تھے۔ میں دمشق میں جو شام میں ایک شہر ہے انس بن مالک پاس گیا۔ وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا۔ کیوں خیر تو ہے۔ کیوں روتے ہو انہوں نے

کہا میں نے جو چیزیں آں حضرت صلعم کے عہد میں دیکھیں اُن میں سے اب کوئی چیز نہیں پاتا۔ مگر نماز وہ نماز بھی برباد ہو گئی (مترجم بخاری۔ پارہ تیسرا صفحہ ۵۵ کتاب مواقیت الصلوۃ مطبع احمدی لاہور ترجمہ وحیدی)

(ب) ۳۔ مالک بن ابی عامر اصبحی جو دادا ہیں امام مالک مجتہد کے کہتے ہیں۔ کہ میں کسی چیز کو نہیں دیکھتا کہ سوائے اذان کے باقی ہو جس پر صحابہ رسول مقبول کو میں نے پایا۔ یعنی سوا اذان کے اور تمام عبادات میں لوگوں نے تغیر و تبدل کر لیا ہے اور وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے جس پر جناب نبی مکرم اصحابہ کرام تھے (کشف المغطا عن موطا صفحہ ۸۴ مطبع صدیقی لاہور)

۴۔ عکرمہ غلام حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم پاس نماز پڑھتے دیکھا۔ وہ جب جھکتا اور اُٹھتا اور جب کھڑا ہوتا اور سجدہ میں جاتا۔ تو تکبیر کہتا۔ میں نے تعجب اور انکار کی راہ سے یہ ابن عباسؓ سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا۔ ارے تیری ماں مرے۔ کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی نماز نہیں ہے۔ ف یعنی یہ نماز تو آں حضرت صلعم کی نماز کے مطابق ہے۔ ابن عباسؓ عکرمہ پر خفا ہوئے کہ تو اب تک نماز کا طریق نہیں جانتا اور ابو ہریرہ کے سے عالم شخص پر انکار کرتا ہے (مترجم بخاری کتاب الاذان باب اتمام التکبیر فی الرکوع۔ پارہ تیسرا صفحہ ۹۵-۹۹ ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۵۔ عکرمہ نے کہا میں نے ایک بڈھے (ابو ہریرہ) کے پیچھے نماز پڑھی ظہر کی اُس نے بائیس تکبیریں کہیں میں نے ابن عباس سے کہا۔ یہ بڈھا بے وقوف ہے۔ اُنہوں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے حضرت ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے (مترجم بخاری تیسرا پارہ صفحہ ۹۹ و ۱۰۰ کتاب الاذان ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۶۔ حضرت حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص نماز پڑھتے دیکھا وہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ حذیفہ نے اس سے کہا۔ تو نے نماز ہی نہیں پڑھی اور تو مرے گا۔ تو اس طریق پر نہیں مرے گا جس پر اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا تھا (بخاری پارہ ۳ صفحہ ۱۰۱ کتاب الاذان)

۷۔ علامہ ابن قیم زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ مغرب میں ہمیشہ چھوٹی سورتوں کا التزام کرنا مروان اور اس کے متبعین کی سنت ہے۔ اور سنت نبویہ تو اس کے برخلاف ہے۔ کبھی والمرسلات اور والطور کے موافق سورتیں پڑھیں کبھی قل یاایہاالکفرون اور قل ھو اللہ احد (رفع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۲۹۲

۸۔ معاویہ بن سفیان ابن ہشام نماز میں بسم اللہ بالجہر نہیں پڑھتا تھا۔ اور مخالفت سیدنا علی علیہ السلام میں لوگوں کو بھی منع کرتا تھا۔ اور نہ ہی رکوع اور سجود جاتے وقت تکبیریں کہتا (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۵۸ تا ۱۶۰ سطر ۳)

۹۔ ابو قلابہ سے انہوں نے کہا۔ مالک بن حویرث ہمارے پاس آئے اس مسجد میں نماز پڑھائی کہنے لگے میں تم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ میری نیت صرف نماز پڑھنے کی نہیں ہے بلکہ میں تم کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ آں حضرت صلعم کو میں نے کیسے نماز پڑھتے دیکھا۔ ایوب سختیانی نے کہا میں نے ابو قلابہ سے پوچھا مالک نے کیونکر نماز پڑھی انہوں نے کہا۔ ہمارے اس شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح ایوب نے کہا عمرو بن سلمہ پوری بائیس تکبیریں کہتا اور جب دوسرا سجدہ کرکے پہلی اور تیسری رکعت میں سر اٹھاتا تو بیٹھ جاتا اور زمین پر ٹیکا دے کر پھر اٹھتا (مترجم بخاری۔ پارہ ۴۔ صفحہ ۳۰۴۔ کتاب الصلوۃ ترجمہ مولوی وحید الزمان تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری)

۱۰۔ حضرت سعد بن سہیل سے سنا وہ کہتے تھے۔ ہم نے عمرو بن عبد العزیز (خلیفہ اسلام مروانی) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ہم نکل کر حضرت انس بن مالک کے پاس گئے۔ دیکھا تو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا چچا یہ کونسی سی نماز ہے جو تم نے پڑھی۔ انہوں نے کہا۔ عصر کی اور آں حضرت صلعم کی یہی نماز تھی۔ جس کو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (مترجم بخاری پارہ ۲ صفحہ ۱۰ کتاب مواقیت الصلوۃ مطبع احمدی لاہور ترجمہ مولوی وحید الزمان)

نوٹ:۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد مسلمانوں نے نماز میں سستی اور تبدیلی کرنی شروع کر دی سلطنت بنی

اُمیہ اور بنی عباس میں نماز محمدی صلعم کی ہیت بالکل بدل گئی کہ اصلی نماز نہ رہی اور چار مختلف طریقوں میں تقسیم ہو گئی - کوئی سُنی دعوے سے نہیں کہہ سکتا کہ جو نماز وہ روزانہ پڑھتا ہے - یہ صلوٰۃِ محمدی صلعم ہے - اور اُسی کو حضور انور صلعم نے پڑھا جب مسلمانوں کی عبادت کا یہ حال ہے تو باقی کا کیا کہنا -

نمازِ علی مطابق نمازِ نبی صلعم

بیہقی نے سنن کبیر میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے - کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے تھے پھر بیہقی نے حضرت عمر حضرت عبد اللہ بن عباس حضرت عبد اللہ ابن عمر اور حضرت عبد اللہ ابن زبیر کا بسم اللہ بالجہر پڑھنا روایت کیا ہے اور جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام تو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے ہی تھے کیونکہ یہ تواتر سے ثابت ہے کہ جس نے شریعت میں جناب علی علیہ السلام کی پیروی کی اُس نے ہدایت پائی اور اسپر فرمان نبوی ہے - اللھم ادر الحق معہ علی حیث دار - (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۵۹ سطر ۱۵)

ب حضرت علی علیہ السلام بسم اللہ بالجہر زیادہ زور سے پڑھتے تھے - اور جب بنی امیہ کو بادشاہی ملی - تو ان لوگوں نے آثار علی علیہ السلام کو مٹانے کی کوشش کی اور بسم اللہ کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا منع کر دیا (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۰۴ سطر ۱۶)

ج - ومن اتخذ علیا اماما لدینہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ - (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۶۱ سطر ۱۱) جس نے دین میں حضرت علی علیہ السلام کو اپنا امام بنایا - اس نے مضبوط لوہے کا حلقہ کڑا پکڑ لیا -

د - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحق مع علی - جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے (کنز العمال جلد صفحہ ۱۵۷ نمبر حدیث ۲۶۷۳)

ہ قال رسول اللہ صلعم رحم اللہ علیاً اللھم ادر الحق معہ حیث دار (رواہ الترمذی) - باب مناقب علی جلد دوم صفحہ ۵۷۶ - و مشکوۃ شریف باب مناقب العشرہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۹ مطبع احمدی)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ جناب علی علیہ السلام

پر رحم کرے۔ بار خدایا جس طرف علی ہوں حق کو اُسی طرف پھیر دے۔
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان تومروا علیا ولا اراکم فاعلین
تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم (رواہ احمد مشکوۃ شریف
باب مناقب العشرہ مطبع احمدی لاہور) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔ اگر تم جناب علی کو امیر بناؤ لے۔ مگر میں نہیں دیکھتا۔ کہ تم اس کو بناؤ۔ تو تم لوگ
حضرت علی کو ہادی اور مہدی پاؤ گے اور تم سب کو وہ سیدھے راستے سے لیجائیگا
(عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال وھو آخذ بباب الکعبہ سمعت النبی صلعم
یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکب نجا ومن
تخلف عنہا ھلک (رواہ احمد مشکوۃ باب مناقب اہل بیت النبی صلعم جلد ۵ ربع
مطبع احمدی لاہور) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ انہوں
نے اس حال میں فرمایا جب وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے۔ سُنا میں نے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ آگاہ ہو کہ حال اور مثل میری
اہل بیت کے مثل حضرت نوح کی کشتی ہے جو کوئی اُس پر سوار ہوا۔ نجات پا گیا اور
جو کوئی مخالف ہوا وہ ہلاک ہو گیا۔

ح۔ حدیث ثقلین: قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انی
تارک فیکم الثقلین (خلیفتین) کتاب اللہ عزوجل حبل ممدود ما
بین السموات والارض وعترتی اھل بیتی وانہما لن یتفرقا حتی یردا
علی الحوض۔ (تفسیر در منثور سیوطی جلد ۲ صفحہ ۶۰) ترجمہ جناب رسول صلعم نے فرمایا
میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں (خلیفے) چھوڑ چلا ہوں۔ اللہ کی کتاب
ایک رسی زمین اور آسمان کے درمیان اور اپنی اولاد و اہل بیت جو متفرق نہ ہونگے
جب تک حوض کوثر پر نہ آملیں (جامع الترمذی۔ جلد دوم باب مناقب اہل بیت
صفحہ ۶ ۲ ۵ و ۹۱ ۵۔ مشکوۃ جلد ۶ صفحہ ۱۳۰ در منثور سیوطی جلد ۲ صفحہ ۶۰ سطر ۳۰
تحفہ اثنا عشریہ باب چہارم صفحہ ۱۳۰)
حدیث ثقلین متواتر اور صحیح حدیث مسلمہ فریقین ہے اور کئی طریق سے کتب احادیث
میں موجود ہے یہ ایمان اور اسلام کی ایک کسوٹی ہے اور آخری وصیت نبی صلعم ہے

چونکہ مسلمانوں نے صریح انحراف اور انکار مذہب اہل بیت علیہم السلام سے کیا ہے اس لئے وہ گمراہ ہو گئے۔ اور فرقہ بندی بنا کر بھٹک گئے۔ علاوہ دیگر مسائل کے ان میں عبادتِ الٰہی نماز محمدی بھی نہ رہی جب ان میں نماز بھی مطابق نماز رسولِ خدا صلعم نہیں تو ان کا اسلام کہاں رہا۔ جو نماز جناب علی علیہ السلام نے پڑھی وہی نماز جناب رسولِ خدا صلعم کی ہے۔ اور انہی کی پیروی امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام تا امام آخر الزماں علیہ السلام کرتے چلے آئے۔ محبان و شیعان علی علیہ السلام نے بھی نماز اپنی پاک اور معصوم مقدس ائمہ اطہار سے سیکھی اور شیعہ کے نماز کا ثبوت ائمہ اطہار سے شروع کر کے جناب رسول خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ مگر حنفیوں کی نماز حضرت امام اعظم صاحب کے دروازہ تک۔ شافعیوں کی امام شافعی تک اور اہل حدیث کی نماز جگہ جگہ بھٹکتی ہے کبھی بخاری کے دروازہ پر کبھی ترمذی کے گھر تک کبھی مسلم کے آستانہ تک جاتی ہے۔ کہیں سینہ پر ہاتھ باندھ لیتے ہیں کسی جگہ ہو رفع الیدین غرض سوائے اہل بیت رسالت صلعم کی سب مجتہدین اور بناوٹی اماموں اور سنیوں کی نماز سب مصنوعی ہے، نمازِ امامیہ صرف اصلی ہے۔

نمازِ علی علیہ السلام

عن عمران بن حصين قال صلى مع علي بالبصرة فقال ذكرنا هذا الرجل صلوٰة كنا نصليها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر انه كان يكبر كلما رفع وكلما وضع (بخاری کتاب الاذان۔ باب اتمام التکبیر فی الرکوع پارہ تیسرا ص ۹۹ مترجمہ مولوی وحید الزمان مطبع احمدی لاہور) **ترجمہ** حضرت عمران بن حصین صحابی نے کہا کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی اور انہوں نے کہا۔ ہم کو وہ نماز یاد دلا دی جو ہم آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر کہا۔ کہ حضرت علی علیہ السلام جب سر اٹھاتے اور جب سر جھکاتے اس وقت تکبیر کہتے۔

ب۔ عبد اللہ نے کہا میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علے علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو وہ جب سجدہ میں جاتے اللہ اکبر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کر کے اٹھتے تکبیر کہتے

جب نماز پڑھ چکے تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا۔ آج اس شخص نے یعنی علی علیہ السلام نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز مجھ کو یاد دلائی یا یوں کہا کہ اس شخص نے ہم کو آں حضرت صلعم کی سی نماز پڑھائی۔ (مترجم بخاری کتاب الاذان پارہ تیسرا پارہ چوتھا صفحہ ۹۶ و جہم کتاب الصلوٰۃ)

ج۔ عن ابی موسیٰ قال صلی بنا علی یوم الجمل صلوٰۃ ذکرنا صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما ان تکون نسیناھا واما ان تکون ترکنا ھا۔ فسلم علی یمینہ وعلی شمالہ ترجمہ۔ ابو موسےٰ اشعری سے روایت ہے۔ حضرت امیر المومنین علے المرتضیٰ علیہ السلام نے نماز پڑھائی ہمارے ساتھ جنگ جمل کے دن تو یاد دلائی۔ ہم کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ہم اس کو بھول گئے یا چھوڑ دی تھی۔ پھر سلام پھیرا انہوں نے داہنی طرف اور بائیں طرف (سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول صفحہ ۳۱۹ باب التسلیم)

نوٹ:۔ جب جلیل القدر صحابہ کرام کی نماز کا یہ حال ہے۔ تو عوام الناس کا کیا ذکر معلوم ہوا۔ کہ سوائے حضرت علی علیہ السلام کے صلوٰۃ محمدی صلعم کے مطابق بہت کم پڑھتے تھے۔ اس لئے جو نماز علی علیہ السلام کے مطابق پڑھتا ہے۔ وہ نماز اصلی حقیقی۔ صلوٰۃ محمدی ادا کرتا ہے۔ اب یہ دیکھیں کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے نماز پڑھتے تھے۔ آؤ تمہارے صحاح ستہ اور مستند و معتبر کتب و احادیث سے پتہ و کھوج لگائیں۔ اور تم کو ہم شیعان علے علیہ السلام تیرہ سو سال کی بھولی ہوئی نماز پڑھائیں اور یاد دلائیں وما توفیقی الا باللہ

۳۔ چار رکعت میں بائیس تکبیرات معہ تکبیر تحریمہ (ثبوت بخاری پارہ تیسرا صفحہ ۹۹ مشکوۃ باب البیضاء فصل سوم۔ البلاغ المبین جلد اول صفحہ ۵۵) مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیریں پکار کر کہنی چھوڑ دی تھیں۔ یہی عمل مذہب حنفی کا اب تک چلا آتا ہے۔

(البلاغ المبین صفحہ ۱۵۵)

ارسال الیدین

ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا حنفی صاحبان آئمہ اہل بیت کرام اور حضرات اصحاب ثلاثہ سے ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔ صحیح۔ متواترہ و مرفوع حدیث سے پیش کریں۔ جناب علی علیہ السلام کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیث کو خود محدثین نے ضعیف کہہ دیا ہے۔

ا۔ امام مالک ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے تھے۔ (ابلاغ المبین۔ صفحہ ۱۵۹ ابن ماجہ۔ جلد اول۔ صفحہ ۲۱۲۔ فتاوٰے عبدالحی۔ جلد اول۔ صفحہ ۶۷ نیل الاوطار شوکانی جلد ۲ صفحہ ۷۶)

ب۔ ابن قاسم نے امام مالک سے ارسال یعنی ہاتھ چھوڑ دینا نقل کیا ہے اور امامیہ کا عمل بھی یہی ہے۔ (حاشیہ بخاری پارہ تیسرا صفحہ ۸۱ مولوی وحید الزمان)

ج۔ ابن ابی شیبہ نے حسن بصری اور ابراہیم اور ابن مسیب اور ابن سیرین اور سعید بن جبیر سے ارسال ہی نقل کیا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے عمرو بن دینار سے نکالا۔ کہ عبداللہ بن زبیر جب نماز پڑھتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ چھوڑ دیتے تھے۔ اور ابن قاسم نے مطلقاً ارسال نقل کیا ہے۔ اور مالکیہ کا اسی پر عمل ہے (سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول صفحہ ۲۸۶) (کتاب نیل الاوطار جلد دوم صفحہ ۷۶ دیکھو)

سوال۔ فرقہ اہل حدیث و اہل سنت والجماعت کوئی صحیح۔ متواتر و مرفوع حدیث خلفائے اربعہ یا آئمہ اہل بیت کرام علیہم السلام سے ایک مقررہ مقام پر ہاتھ باندھنے کے پیش کریں یا پیش کریں کہ خلفائے اربعہ سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ جب تمہارے مذہب میں یہ معلوم نہیں کہ آں حضرت صلعم نے صحیح و ٹھیک آخری وقت تک کہاں ہاتھ باندھے تو اس سے حق الیقین ہاتھ باندھنے کا کیسے ہو سکتا ہے۔

دعا شروع نماز

جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نماز کے واسطے کھڑے ہوتے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ جس وقت نماز شروع کرتے۔ کہتے اللہ اکبر پھر فرماتے وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ لاشریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین الخ (مشکوۃ۔ ربع اول۔ باب مایقرء بعد التکبیر۔ صفحہ ۲۲۔ امرت سری) یہ آیت قرآن شریف۔ دعا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہے یہی دعا جناب رسول خدا وجناب علی المرتضیٰ علیہما الصلوۃ والسلام پڑھا کرتے تھے۔ مگر امام اعظم صاحب کوفی نعمان بن ثابت نے معاویہ شامی کے متابعت میں جناب رسول مقبول و خلیفہ رسول صلعم کی صریح مخالفت کی اور سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک الا آخرہ نماز میں جڑ دی جس پر مذہب حنفی کا عمل ہے۔ اس دعا کی صحت میں ضعف ہے محدثین نے اس کو صحیح نہیں جانا۔ اسکے سب اسناد ضعیف اور حدیث منکر ہے۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ امام احمد حنبل نے حدیث سبحانک اللھم والی کو صحیح نہیں لکھا۔ اسکے واسطے کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ ہاں یہ فعل حضرت عمر ہے (البلاغ المبین صفحہ ۱۶۳ ج ۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم بالجہر پڑھنا

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وآئمہ اہل بیت علیہم السلام نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھا کرتے تھے۔ ثبوت جناب علی علیہ السلام۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ عبداللہ بن زبیر۔ عبداللہ ابن عمر۔ حضرت عمر۔ حضرت عمار بن یاسر۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عثمان۔ حضرت ابی بن کعب۔ ابی قتادہ۔ ابی سعید۔ انس ابن مالک۔ حضرت عبداللہ بن جعفر۔ سیدنا امام حسینؑ۔ سیدنا امام زین العابدینؑ۔ سیدنا امام محمد باقرؑ حضرت زید بن امام زین العابدینؑ اور جناب رسول خدا صلعم نے اجماع کیا ہے۔ بسم اللہ بالجہر پڑھتے ہیں خطیب نے کہا۔ جو شخص نماز میں بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتا تھا۔ عکرمہ اسکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے یہی مذہب

ہے۔ امام شافعی کا متبع تابعین سے بسم اللہ بالجہر پڑھنے کے بہت قائل تھے (البلاغ المبین۔ جلد اول صفحہ ۱۶۲) حنفیہ نے سراسر مخالفت رسول مقبول و اجماع صحابہ کی ہے معاویہ کی پیروی میں بسم اللہ بالجہر نہیں پڑھتے ہیں۔

رفع الیدین نماز میں ہر تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھانا۔ کل صحاح ستہ و محدثین کا اتفاق ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ چار سو اصحابی معہ حضرت علی علیہ السلام اس کے عامل تھے (بخاری البلاغ المبین۔ جلد اول صفحہ ۲۲۰) مگر حنفی مذہب صریح مخالفت کرتا ہے۔

سجدۂ شکر جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کام میں خوشی حاصل ہوتی۔ تو سجدہ شکر بجالاتے روایت کیا۔ اس کو احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی نے (البلاغ المبین۔ جلد اول صفحہ ۲۷۹) مذہب حنفی سُنی اس کی بھی مخالفت کرتا ہے۔ نماز کے بعد سجدہ شکر بجالانا صرف فرقہ امامیہ کا عمل ہے،

نماز وتر ایک رکعت ہے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ وتر سنت ہیں۔ واجب نہیں (رواہ الترمذی۔ نسائی۔ حاکم۔ بہ حوالہ البلاغ المبین جلد اول صفحہ ۳۱۲۔ مگر حنفی واجب مانتے ہیں

ب جناب علی المرتضٰے علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوتروا یا اھل القرآن فان اللہ وتر یحب الوتر۔ اے قرآن ماننے والو وتر پڑھو تحقیق اللہ تعالےٰ طاق ہے۔ دوست رکھتا ہے طاق کو (مسند امام احمد حنبل۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ البلاغ المبین جلد اول صفحہ ۳۴۲)

ب جناب رسول خدا صلعم ہمیشہ نماز وتر ایک رکعت پڑھا کرتے تھے (بخاری چوتھا پارہ۔ صفحہ ۵۶ ابواب الوتر۔ احمدی پریس لاہور) مگر حنفی لوگ تین وتر پڑھتے ہیں)

دعا قنوت

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے رہے (بخاری۔ پارہ چوتھا صفحہ ۵۹ مطبع احمدی لاہور) قنوت ہر نماز میں جائز ہے۔ جب مسلمانوں پر کوئی حادثہ نازل ہو۔ البلاغ المبین صفحہ ۳۲۰۔ حاشیہ بخاری پارہ ۴ صفحہ ۵۹)

ب حنفی مذہب میں اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک الخ دعائے قنوت کا ثبوت آں حضرت صلعم سے ہرگز نہیں پایا گیا اس دعا کو حضرت عمر نے بنایا ہے۔ اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی۔ ترجمہ موطا صفحہ ۱۱۱۔ (البلاغ المبین صفحہ ۳۲۸ و ۳۹۹) پس مذہب حنفی سنی مخالف رسول مقبول صلعم سے۔ انکی نماز اپنی بناوٹی ہے۔ زیادہ تر آثار صحابہ کی پیروی کرتے ہیں یا امام اعظم صاحب کے قیاس اور رائے کی۔

ج عن البراء بن عازب رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الصبح والمغرب رواہ مسلم وابوداؤد وقال ترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔ البلاغ المبین صفحہ ۳۲۹۔ ترجمہ حضرت براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے۔

د عن انس بن مالک قال کان القنوت فی المغرب والفجر ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ قنوت آنحضرت صلعم کے عہد میں مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی۔ مترجم بخاری پارہ ۴ صفحہ ۶۰ مطبع احمدی۔ ابواب الوتر)

(نوٹ و اعلان جناب حکیم و حافظ مولانا مولوی علی محمد صاحب سکنہ چنڈ بھروانہ تحصیل جھنگ سابق سنی حنفی حال جعفری شیعہ و جناب حکیم و مولانا مولوی امیر الدین صاحب حال شیعہ کھوکھر رئیس و نمبردار چک جلال الدین کھوکھر ڈاک خانہ چیلہ ضلع جھنگ نے متفقہ کوشش و محنت سے ایک کتاب ترتیب الصلوٰۃ۔ نماز محمدی تیار کر رہے ہیں جو

عنقریب طبع ہوگی اس میں تمام احادیث و روایات مذہب سُنّی سے ثابت کر دکھایا گیا ہے کہ جو نماز شیعہ صاحبان پڑھتے ہیں۔ وہ اصلی نمازِ محمدی صلعم ہے باقی سب طریقے نماز کے بناوٹی اور مصنوعی ہیں اور اس میں خلافت کا مفصل ذکر ہے۔

خاتمہ و نتیجہ

اِس تمام رسالہ کا خلاصہ و نتیجہ و لب لباب یہ ہے۔ کہ مذہب سُنّی بناوٹی۔ قیاسی اور من گھڑت ہے۔ بادشاہانِ اسلام خصوصاً بنی اُمیہ کے مروجہ احکام و فرمان کا نام مسائل فقہ رکھا گیا ہے۔ مذہب سُنّی میں نہ شانِ الوہیت نہ شانِ رسالت اور نہ ہی شانِ صحابیت ہے نہ اُن کی نماز نہ حج نہ روزہ سب وہمی و خیالی ہیں۔ اسی مذہب سُنّی کی کتب تفاسیر و تواریخ اور بناوٹی احادیث کو پڑھ کر لوگ گمراہ ہوتے گئے۔ عیسائیوں اور آریہ صاحبان نے اعتراضات کے طومار باندھ دیئے۔ عیسائیوں نے ہی نعوذ باللہ اسلام کو ڈاکو لٹیرا خیال کیا۔ اور تمام یورپ کا خیال پختہ ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا اسلام خونریزی سکھلاتا ہے۔ اور عورتوں کا عاشق ہے۔ سوائے قرآن بغیر تفسیر کے جسقدر مذہب سُنّی کی کتابیں اس زمانہ تک موجود ہیں ہزاروں غلطیوں سے بھری پڑی ہیں کوئی اُن میں ایسی کتاب نہیں جس میں کوئی نہ کوئی عظیم الشان غلطی موجود نہ ہو جس نے اسلام کی سادی حقیقت و حقانیت کو وہمی اور خیالی نہ بنا دیا ہو۔ ہر ایک مناظرہ و مباحثہ میں یہ کتابیں مسلمانوں کو شرمندہ و ذلیل کرتی ہیں کیونکہ عامہ لوگوں کی تصانیف ہیں مسلمانو! تم اللہ اور پنجتن پاک کی اطاعت و تابعداری کو اختیار کرو۔ سُنّی گورکھ دھندے کو چھوڑو۔ آسمانی نشان بڑی چمک و دمک وہ گرج و آواز سے خبر دے رہے ہیں کہ سیدنا محمد و آلِ سیدنا محمد صلعم ہی کا راستہ سیدھا ذریعہ نجات ہے۔ اللھم صلِ علٰی سیدنا محمد و آلِ سیدنا محمد!۔

۱۲/۱/۲۳

ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ

آئینہ مذہب سُنّی کا تتمہ

توحید الائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام

مسلمانو! آؤ توحید و معرفت و صفات باری تعالیٰ جل شانہ مذہب سنی میں پڑھ چکے اب آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ قرآن ناطق۔ مامور من اللہ خلیفۃ اللہ۔ حجۃ اللہ۔ اصلی و حقیقی وارثان دین متین و فرزندان سید المرسلین صلعم کی تعلیم و فرمان و فلسفہ مذہب تو دیکھو۔ اور حقانیت مذہب شیعہ و سنی پر غور کرو قرآن شریف کے الفاظ کے بہت معانی ہوا کرتے ہیں۔ مناسب معنی جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت و شان ربوبیت کے موافق ہوں۔ اور مخالف نہ ہوں۔ وہ لینے چاہیئے قرآن مجید کے معنی خود قرآن مجید میں دیکھے جائیں۔ اسماء الٰہیہ کے برخلاف کسی لفظ کے معنی نہ لئے جائیں۔ سنن الٰہیہ و رسول اللہ کے مخالف نہ ہوں۔ لغت عرب و محاورات۔ عرف عام۔ نور قلب۔ کتب سماویہ سابقہ۔ وحی الٰہی۔ الہام و مکاشفہ اور عقل و سائنس کے مخالف نہ ہوں۔ لغت عرب کے صنائع و بدائع و استعارات و کنایات کا سمجھنا ضروری ہے۔ یہ تمام شرائط معانی اہلبیت رسالت میں پائی جاتی ہیں۔ جن کے گھر میں قرآن شریف نازل ہوا۔ جو قرآن شریف کے سب سے زیادہ عالم و قاری و حافظ تھے۔ جن کے ساتھ قرآن شریف شیرازہ بند کیا گیا۔ جو جزو ثقلین ہیں۔ جن کے ہر رگ و ریشہ میں قرآن شریف تھا۔ جنکے علوم ظاہری و باطنی کا ماخذ و چشمہ و منبع ذات پاک سیدنا احمد مختار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تھی وہ قرآن شریف کے کسطرح معانی و رموز و نکات فرماتے ہیں۔ سنو

۱۔ اللہ تعالیٰ ٹھٹھا نہیں کرتا

قال اللہ تعالیٰ اللہ یستہزئ بھم پ ۱ البقرۃ اول رکوع ۲۔ اللہ تعالیٰ ان کے ٹھٹھے و مسخرا پنی و مذاق کرنے کا بدلہ دے گا۔ (تفسیر عمدۃ البیان و تفسیر مقبول احمد) جناب امام علی الرضا علیہ السلام نے فرمایا۔ بیشک خدا تعالیٰ کسی سے مسخرا پنی نہیں کرتا فریبا و مکر نہیں کرتا لیکن وہ خدا مشرکین کو مسخرا پنی۔ مکر و فریب کی سزا دے گا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ گمراہ نہیں کرتا

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَہْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا اس سے بہت لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اور بہت لوگ ہدایت پاتے ہیں

۳۔ اللہ تعالیٰ مکر و فریب نہیں کرتا

مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ ان لوگوں نے تجویز نکالی اور اللہ نے بھی تجویز کی اور اللہ تعالیٰ سب لوگوں کی تجویزوں تدبیروں سے زیادہ مدبر ہے (توحید القرآن ص۳۵)

۴۔ اللہ تعالیٰ کا منہ نہیں

کل شئی ھالک الا وجھہ سوائے ذات پاک پروردگار کے باقی سب چیز ہلاک ہونے والی ہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام (پ۲۷ الرحمان) اور تمہارے پروردگار کی ذات صاحب جلال و عزت باقی رہے گی لغت میں وجہ کے معنی منہ۔ رخ۔ ذات۔ جہت۔ چہرہ۔ غرض۔ سبب۔ قصد۔ حیلہ۔ قدر۔ منزلت نظر و ظن۔ ذریعہ۔ پس جب اتنے معنے ہیں تو خواہ مخواہ اللہ تعالیٰ کا منہ مراد لینا لغو و باطل ہے

۵۔ اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں بیٹھا ہوا

قرآن شریف میں ہے ثم استوی الی السماء ثم استوی علی العرش۔ الرحمن علی العرش استوی۔ ان میں استواء کے معنے ہیں۔ قصد کیا۔ ارادہ کیا۔ اعتدال۔ غلبہ۔ غالب ہوا۔ متوجہ ہوا۔ ارادہ کا پھیرنا۔ عرش تخت کو بھی کہتے ہیں۔ عرش نادیں آسمان کو بھی۔ اور عرش کے معنے جلالت و عظمت و کبریائی۔ جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہے استوی من کل شئی فلیس شئی اقرب الیہ من شئی کہ اس کی نسبت ہر شے سے برابر ہے۔ اور وہ ہر شے کا مالک اور ہر چیز پر بہ نسبت مساوی قادر ہے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ استوی علی العرش سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چھوٹی بڑی چیزوں پر غالب ہے۔ بیشک یہ معنی صحیح ہیں۔ اگر اسکے معنے اہلسنت کے لئے جائیں کہ خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے تو وہ محتاج مکان و محدود ہوگا۔ اور امکان و غیرہ زد میں رہے گا۔ اور انسانی صفت سے تشبیہ ہوگی (توحید القرآن ص۱۹۲)

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من زعم ان اللہ من شئی او فی شئی او علی شئی فقد کفر (کتاب التوحید اصول کافی ص۷۳ لکھنؤ) ترجمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جس نے گمان کیا تحقیق اللہ تعالیٰ کسی شے سے ہے یا کسی چیز میں ہے یا کسی چیز پر ہے۔ اس نے کفر کیا اور ایک روایت میں ہے۔ جس نے خیال کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی شے سے ہے اس نے اس کو محدث بنایا اور جس نے

خیال کیا وہ کسی شئی میں ہے۔ اس نے اللہ کو محدود اور محصور کر دیا اور جس نے خیال کیا کہ کسی شئی پر ہے تو اس نے اس کو مکانی بنا دیا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نہیں

بل یداہ مبسوطتان خلقت بیدی ی۔ بیدہ الملک۔ ید اللہ فوق ایدیہم۔

قرآن شریف میں جہاں جہاں لفظ ید کا آیا ہے وہاں قدرت کاملہ طاقت۔ قوت۔ وسعت نعمت کے معنے ہیں۔ عبداللہ بن قیس نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بل یداہ مبسوطتان کے معنے میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہمارے ہاتھوں کی طرح ہیں۔ تو آپ نے فرمایا اگر اسکے دو ہاتھ ہوں تو وہ مخلوق ہے مگر یہ نہیں۔ بلکہ وہ مبسوطی ہے سخاوت مراد ہے۔

جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام زمین کو قیامت کے دن مٹھی میں دبا لیگا۔ اور آسمانوں کو دائیں ہاتھ پر لپیٹیگا۔ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو عیب لگاتا ہے۔ کیونکہ وہ اسمیں خدا تعالیٰ کو مخلوق سے مشابہ بناتا ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی نہیں

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون (پ ۲۹) کشف ساق۔ پنڈلی کا کھل جانا محاورہ عرب ہے معرکہ گھمسان۔ امر شدید۔ ستر کا کھل جانا۔ خوف صعوبت۔ پردہ کا ہٹ جانا قیامت کو پردے ہٹ جائینگے سخت معرکہ ہوگا جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بیان کیا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی روز قیامت کو کھولے گا۔ تو امام علیہ السلام نے حیران ہوکر اپنا ہاتھ مبارک سر اطہر پر رکھا۔ اور تعجب سے سبحان ربی الاعلیٰ فرمایا۔ (توحید القرآن و ترجمہ سید مقبول احمد مرحوم)

۸۔ وجاء ربک والملک صفاً صفاً (پ ۳۰) فجر۔ اور قیامت کو تیرے پروردگار کا حکم آئیگا اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہونگے جناب امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کی صفت آنا جانا نہیں وہ نقل مکانی سے برتر ہے اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حکم الٰہی ہوگا

۹۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار محال ہے

سنی صاحبان کا اعتقاد ہے کہ قیامت کو دیدار خدا ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ اور آئمہ الطاہرین علیہم السلام اس کی تردید کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار (پ ۷) لا تدرکہ الابصار دھو

اللطیف الخبیر (انعام) ترجمہ - آنکھیں خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ تمام نگاہوں کے جاننے والا ؛ وہی لطیف اور خبیر ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آنکھیں ہرگز خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتیں - خواہ دنیا میں ہو خواہ قیامت میں ۔ کیونکہ اس آیت میں نوع کی تخصیص نہیں ۔ کہ دنیا میں نہیں دیکھ سکتیں ۔ مگر آخرت میں دیکھ سکیں گی ۔ بلکہ حکم عام ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ کسی نبی اور رسول یا امام پاک نے رؤیتہ اللہ تعالیٰ کا دعوے نہیں کیا ۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو صاف جواب ملیا کہ لن ترانی ۔ تو ہرگز مجھ کو نہیں دیکھ سکتا ۔ ہاں دل کی آنکھوں سے دیکھنا ہر وقت ممکن ہے بلکہ اہل ایمان کو یہ رؤیت ہر وقت حاصل ہے جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ایک خارجی آیا اور عرض کیا یا ابا جعفر آپ کسی چیز کی عبادت کرتے ہیں ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ کی ۔ اس نے کہا ۔ کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے فرمایا آنکھوں نے تو اس کو مشاہدہ ظاہری سے ہرگز نہیں دیکھا ہے ۔ ولکن راتہ القلوب بحقائق الایمان ۔ لیکن دلوں نے حقیقی ایمان کے ذریعہ دیکھا ہے اس کو قیاس سے شناخت نہیں کر سکتے نہ حواس خمسہ سے ادراک کر سکتی ہیں نہ ہی مخلوق سے تشبیہ دیجاتی ہے وہ اپنی آیات سے موصوف اور علامات سے معروف ہے اسکے حکم میں ظلم نہیں یہ اللہ تعالیٰ ہے کوئی اس کے سوائے لائق عبادت نہیں ۔ (اصول کافی کتاب التوحید صفحہ ۵۰)

(ب) ابراہیم بن محمد اور محمد بن حسین سے روایت ہے کہ ہم دونوں جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور یہ حکایت سنائی کہ مخالفین کہتے ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو کامل تیس سالہ جوان دیکھا ۔ اور دونوں نے عرض کیا کہ ہشام بن سالم و صاحب الطاق اور میثمی کہتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ناف تک کھوکھلا ہے اور باقی ٹھوس ہے یہ کلام سن کر جناب امام رضا علیہ السلام سجدہ میں گر گئے اور سجدہ کے اندر فرمایا ۔ اے اللہ تعالےٰ تو پاک ہے ۔ اس چیز سے کہ لوگوں نے تجھ کو پہنچانا ۔ اور تیری توحید بیان کی ۔ اور جس شخص نے اسطرح تیری صفت بیان کی اور تجھ کو ایسا بنایا تو اس سے پاک ہے کاش یہ لوگ تیری معرفت اور تیری صفت اس طرح بیان کرتے جسطرح تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے اور میں تجھکو تیری مخلوق سے تشبیہ نہیں دیتا اور میں تو اسطرح صفت بیان کرتا ہوں جیسے تم نے خود اپنی تعریف کی ہے تو ہر ایک صفت اچھی کے لائق ہے فلا تجعلنی من القوم الظالمین (اصول کافی کتاب التوحید صفحہ ۵۶)

(ج) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کا جسم نہیں ۔ صورت نہیں ۔

حد نہیں بخط و خال نہیں۔ اس کی کیفیت کو سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا۔ اس کی مثال
نہیں۔ وہ سمیع بصیر ہے محسوس نہیں ہوتا۔ کوئی چیز اس کو احاطہ نہیں کر سکتی۔
اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نازل نہیں ہوتا۔ وہ نزول کا محتاج نہیں وہ قریب اور بعید جگہ
سے دیکھتا ہے۔ وہ حرکت و سکون کا محتاج نہیں (اصول کافی کتاب التوحید ص۵۸ و ص۱۷)
د۔ خدا تعالیٰ نہ جسم ہے۔ نہ جسمانی نہ مکان ہے نہ مکانی نہ زمانہ ہے نہ زمانی۔ نہ صورت ہے
نہ مادہ نہ اس پر حلول جائز ہے۔ اور نہ وہ کسی شے سے متحد ہے۔ نہ اس میں حرکت ہے
نہ انتقال نہ وہ محال حوادث ہے (توحید القرآن سیدنا سید مولوی محمد علی صاحب ممتاز الافاضل ص۱۹)
ہ۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی جسم نہیں۔ اور نہ صورت ہے اور نہ وہ محسوس ہوتا ہے اور نہ حواس خمسہ کو درک ہے
اس تک وہم بھی نہیں پہنچ سکتا۔ زمانہ اسکو تغیر و تبدل و نقص نہیں کر سکتا (اصول کافی ص۵۱)
و۔ کتاب التوحید اصول کافی کلینی ص۹ میں ہے کہ ایکدن جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام
نے مسجد کوفہ میں منبر پر خطبہ پڑھا۔ اچانک ایک شخص ذعلب نامی کھڑا ہوا جو کہ بہت
ہی فصیح۔ زبان آور اور بہادر دل تھا اس نے عرض کیا۔ ای امیر المومنین ھل رأیت
ربک۔ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے قال ویلک یا ذعلب ما کنت اعبد ربا لم اره
فرمایا افسوس ہے اے ذعلب میں ایسے رب کی کسطرح عبادت کر سکتا ہوں جسکو میں نے نہ دیکھا
ہو۔ اس نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ نے اپنے رب کو کسطرح دیکھا ہے فرمایا اے ذعلب
لم تره العیون بمشاهدة الابصار ولکن رأته القلوب بحقائق الایمان اللہ تعالیٰ کو
ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے لیکن اس کو دل ایمان کی حقیقتوں سے دیکھتے ہیں
تحقیق میرا رب لطیف اللطافة ہے۔ مگر اس کی صفت لطف۔ باریکی سے نہیں ہے۔
عظیم العظمة بڑی عظمت والا ہے مگر اسکو بڑا ہونے سے موصوف نہیں کر سکتے (جیسے پہاڑ بلند و آسمان
کبیر الکبریاء بڑی بزرگی والا ہے مگر اسکی صفت کبر مثل نہیں کہا جا سکتی (جیسے کھجور کا درخت بڑا ہے)
جلیل الجلالة۔ بڑی جلالت والا ہے مگر اسکو صفت موٹا پن سے موصوف نہیں کر سکتے کہ وہ موٹا تازہ ہے
قبل کل شئ ہر شے کے اول ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی چیز اس سے پہلے تھی
بعد کل شئ ہر ایک چیز کے بعد ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہر شے کے بعد ہوا ہے (کل چیز
فانی ہوں گی وہ باقی رہے گا) ہر ایک چیز کا ادراک کرنے والا ہے۔ مگر چھو کر اور ٹٹول کر نہیں
نہ مرکب ہے چیزوں میں۔ اور نہ ہی ان سے جدا ہے ظاہر ہے مگر چھوا نہیں جاتا روشن ہے

مگر ظاہر دیکھا نہیں جاتا۔ چاند کی روشنی کی طرح نظر نہیں آتا۔ قریب ہے۔ لیکن قریب
مسافت کے لحاظ سے نہیں۔ قریب ہے مگر ظاہری قرب سے نہیں۔ لطیف ہے۔ مگر
مجسم نہیں۔ موجود ہے لیکن عدم کے بعد واقعہ نہیں ہوا۔ فاعل ہے۔ لیکن مضطر نہیں
مقدر ہے لیکن حرکت سے نہیں۔ ارادہ کرنیوالا ہے لیکن نیت سے نہیں۔ سننے والا ہے
سوائے کانوں کے اور دیکھنے والا ہے سوائے آلہ بصارت کے۔ کوئی جگہ اس کو حاوی
نہیں کوئی وقت اس پر شامل نہیں۔ کوئی صفت اس کو محدود نہیں کر سکتی۔ نہ اس کو
نیند ہے نہ اونگھ الخ۔

سبحان اللہ۔ کلام الامیر۔ امیر الکلام جناب امیر علیہ السلام نے توحید و معرفت و صفات
حق تعالیٰ جل شانہ کو کیسے مختصر کلام میں جامع طور بیان فرمایا ہے۔ کہ عقل حیران رہ
جاتی ہے۔ زیادہ خطبات توحید و عرفان دیکھو نہج البلاغت۔ کتاب التوحید اصول
کافی و کتاب التوحید بحار الانوار و کتاب التوحید صدوق علیہ الرحمۃ تاکہ مذہب شیعہ کی
حقانیت اور روحانیت حاصل ہو۔

مسلمانو! تم لوگ اگر صراط مستقیم۔ راہِ نجات۔ حق کا راستہ۔ معرفت حقیقی اسلام
و معانی تعلیم سید الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معرفت و صفات الٰہی و شان و عزتِ
رسالت پناہی صلعم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمام مذاہب کو چھوڑ کر دامن پنج تن
پاک کا محکم پکڑو۔ جو سیدھا و سچا راہِ ہدایت ہے۔ اور حقیقی دین اسلام ہے۔

جعفری باش گر خدا خواہی
ورنہ در ہر طریق گمراہی

اللھم صل علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد و بارک وسلم

احقر ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر عفی عنہ

آر سیم پریس لاہور میں باہتمام نند لال پرنٹر کے چھپکر شائع ہوا